e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 24 , Issue, 42 Tuesday , November 12 2024 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۴) شمارہ نمبر(۴۲) لکھنؤ، بروز منگل ۱۲-نومبر ۲۰۲۴ء مطابق ۹/جمادی الاول ۱۴۴۶ھ صفحات-۸

لازمی عمر کی تصدیق والی شراب کی فروخت پالیسی کا مطالبہ کرنے والی عرضی پر مرکز کو نوٹس

نئی دہلی، 11 نومبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے شراب کی فروخت سے متعلق مضبوط لازمی عمر کی تصدیق کی پالیسی نافذ کرنے کی ہدایت دینے کی مانگ والی درخواست پر مرکز کو مرکزی حکومت کو نوٹس جاری کیا۔ جسٹس بی آر گوائی اور کے وی وشوناتھن کی بنچ نے دہلی میں مقیم سوشل آکٹیوسٹ وشو ڈرگس ڈرائیونگ (سی اے ڈی ڈی) کی جانب سے دائر عرضی پر مرکز سے جواب طلب کیا ہے۔ سی اے ڈی ڈی کی جانب سے سینئر ایڈوکیٹ پنکی ورما نے عدالت کو بتایا کہ شراب کی فروخت کے تمام مقامات پر عمر کی تصدیق لازمی نظام قائم کرنے، تمام ریاستوں میں شراب کے ریگولیشن کے لیے یکساں ڈھانچہ تشکیل دینے اور شراب کی رکاوٹی چلانے کے بڑھتے ہوئے مسائل کو کم کرنے اور روکنے کے لئے ایک مضبوط پالیسی پر عمل درآمد کی ہدایت دینے کی اپنی کوشش سے اخیل کی گئی ہے۔

یونیورسٹیوں اور کالجوں میں بھرتی کے ضابطے میں تبدیلی کے لیے یو جی سی کا ڈرافٹ تیار، تحقیق پر ہوگا زور

نئی دہلی، یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) جلد ہی یو جی سی ایکٹ بھرتی ضابطہ کا ڈرافٹ لانے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس ضابطہ کے آنے کے بعد کالج اور یونیورسٹیوں میں بھرتی کے قانون میں تبدیلی آ جائے گی۔ اس ضابطہ کے تحت اٹریٹ میٹرش اسٹارٹ اپ جیسے ٹیچوں اور تحقیق پارٹنرشپ کو لے کر تعلیم رکھنے والے پوسٹ ڈگری بجیٹ ڈگری پالیسکن کو سیدھے کالج اور یونیورسٹیوں میں بطور فیکلٹی تقرری کی جا سکے گی۔ یو جی سی کے چیئرمین کی طرف سے دی گئی معلومات کے مطابق اگر کوئی امیدوار گریجویشن پی جی اور پی ایچ ڈی میں الگ الگ موضوع پڑھتا ہے تو اس کی بھی یہی تحریر کے طور پر بھرتی کی جا سکے گی۔ یو جی سی یونیورسٹیوں اور کالجوں میں ٹیچر اور دیگر اکیڈمک اسٹاف کی تقرری کم سے کم اہلیت اور طے کیے گئے معیار کو برقرار رکھنے کے 2018 کے ضابطے میں تبدیلی کی تیاری کر رہا ہے۔

کرناٹک: دلتوں کے مندر میں داخل ہونے پر ہنگامہ

بنگلور (ایجنسی) صوبہ کرناٹک کے بانڈیا میں دلت شخص کے مندر میں داخل ہونے سے وہاں کے مقامی لوگ کافی ناراض ہو گئے۔ دراصل صدیوں پرانے کال بھیرویشور سوامی مندر میں جب دلت برادری کے لوگ داخل ہوئے تو وہاں کے مقامی لوگ خاصا ناراض ہو گئے۔ ان لوگوں نے ناراضگی میں مندر کے اندر سے مورتیاں نکال کر باہر رکھ دیں۔ یہ واقعہ مانڈیا ضلع کے نگیگیرے گاؤں کا ہے۔ اس واقعہ کے بعد پولیس افسران نے گاؤں والوں کے ساتھ میٹنگ کی اور اس کے بعد طے ہوا کہ دلتوں کو مندر میں داخلے کی اجازت دی جائے گی۔ گاؤں والوں نے بتایا کہ یہ مندر ہزاروں سال پرانا ہے۔ حال ہی میں سابق بگاگریس رکن اسمبلی ایم سریناتھ نے اس مندر کی تزئین کرائی تھی۔ کچھ گاؤں والوں نے روایات کا حوالہ دیتے ہوئے مندر میں دلتوں کے داخلے کی مخالفت کی۔ مخالفت کرنے والوں نے کہا کہ دلتوں کے لیے گاؤں میں الگ مندر بنایا گیا ہے۔ افسران کے سمجھانے کے بعد دلتوں کو مندر میں داخلے کی اجازت دے دی گئی۔ مندر کے دروازے دوبارہ کھول دیے گئے اور تمام رسومات بھی ادا کی گئیں۔ احتیاطاً پولیس کی ایک ٹیم ابھی بھی گاؤں میں تعینات ہے تاکہ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آئے۔ تحصیلدار رشیدکمار نے کہا کہ اب معاملے کا حل نکال لیا گیا ہے اور تنازعہ کے حوالے سے احتیاط برتا جا رہا ہے۔

جسٹس سنجیو کھنہ بنے ملک کے 51 ویں سی جے آئی

صدر جمہوریہ مرمو نے دلایا عہدے کا حلف، مدت کار تقریباً 6 مہینے کی ہوگی

نئی دہلی۔ جسٹس سنجیو کھنہ ملک کے نئے چیف جسٹس آف انڈیا بن گئے ہیں۔ راشٹرپتی بھون میں پیر کو ہوئی ایک تقریب میں آنجہانی صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے عہدے کا حلف دلایا۔ اس موقع پر کئی معزز شخصیات موجود تھیں۔ حلف برداری کے ساتھ ہی جسٹس کھنہ 51 ویں چیف جسٹس آف انڈیا بن گئے ہیں۔ ان کی مدت کار 13 مئی 2025 تک یعنی تقریباً 6 مہینے کی ہوگی۔ چیف جسٹس آف انڈیا کے طور پر جسٹس سنجیو کھنہ کے نام کی سفارش جسٹس چندر چوڑ نے کی تھی۔ چندر چوڑ 10 نومبر کو 65 سال کی عمر میں اس عہدہ سے سبکدوش ہو گئے۔ 14 مئی 1960 کو پیدا ہوئے سنجیو کھنہ نے دہلی یونیورسٹی کے سیمپس لاء سنٹر سے قانون کی پڑھائی کی ہے۔ جنوری 2019 سے سپریم کورٹ کے جج کے طور پر کام کر رہے جسٹس سنجیو کھنہ اس دوران کئی بڑے فیصلوں کا حصہ رہے ہیں۔ ان میں ای وی ایم شفافیت کو بنائے رکھنے، انتخابی بانڈ منصوبہ کو ختم کرنا، دفعہ 370 کو منسوخ کرنا اور دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو عبوری ضمانت دینے جیسے فیصلے شامل ہیں۔ سپریم کورٹ میں سینئرٹی ضابطہ کے مطابق جسٹس سنجیو کھنہ 11 نومبر 2024 سے 13 مئی 2025 تک سی جے آئی کے طور پر ملک کی سب سے اعلیٰ عدالت کی قیادت کریں گے۔ سپریم کورٹ میں 18 جنوری 2019 کو جج کے طور پر حلف لینے کے بعد سے اب تک تقریباً 6 سال کے دوران جسٹس کھنہ یہاں 456 بنچ کا حصہ رہے اور 117 فیصلے انہوں نے لکھے۔ دہلی کے ماڈرن اسکول، بارا کھمبہ روڈ سے اسکول تعلیم پوری کی جبکہ 1980 میں دہلی یونیورسٹی سے گریجویٹ ہوئے۔ پھر انہوں نے دہلی یونیورسٹی کے ہی کیمپس لاء سنٹر یعنی ہی ایل سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ جسٹس سنجیو کھنہ ایک معزز خاندان سے تعلق رکھتے ہیں اور دہلی ہائی کورٹ کے سابق جج دیوراج کھنہ کے بیٹے اور سپریم کورٹ کے سابق جج جسٹس ایچ آر کھنہ کے بھتیجے ہیں۔ جسٹس سنجیو کھنہ کی پیدائش 14 مئی 1960 کو ہوئی۔ انہوں نے دہلی کے ماڈرن اسکول بارا کھمبہ روڈ سے اسکولی تعلیم پوری کی جبکہ 1980 میں دہلی یونیورسٹی سے گریجویٹ ہوئے۔ پھر انہوں نے دہلی یونیورسٹی کے ہی کیمپس لاء سنٹر یعنی ہی ایل سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ وہ این ایس ایل سے ایل ایل ایم کے ایگزیکٹیو ممبر تھے۔

جسٹس کھنہ نے دہلی یونیورسٹی کے کیمپس لاء سینٹر سے پیلیٹ آف لاز (ایل ایل بی) مکمل کرنے کے بعد 1983 میں دہلی بار کونسل میں وکیل کے طور پر رجسٹریشن کرایا۔ انہوں نے ابتدائی طور پر دہلی کے تیس ہزاری کمپلیکس کی ضلعی عدالتوں میں اور بعد میں دہلی ہائی کورٹ اور ٹریبونلز میں مختلف شعبوں جیسا کہ کمپنی قانون، ڈائریکٹ ٹیکسیشن، ثالثی، تجارتی قانون، کمپنی لا، لینڈ لا، ماحولیاتی قانون اور بنی نفعت جیسے قانونی شعبوں میں وکالت کی۔ محکمہ انکم ٹیکس کے سینئر اسٹینڈنگ کونسل کے طور پر بھی ان کا طویل عرصہ رہا۔ انہیں 2004 میں قومی دارالحکومت علاقہ دہلی کے لیے اسٹینڈنگ کونسل (سول) کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔ جسٹس کھنہ کو 2005 میں دہلی ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج کے طور پر ترقی دی گئی اور 2006 میں انہیں مستقل جج بنایا گیا۔ دہلی ہائی کورٹ کے جج کے طور پر وہ دہلی جوڈیشل اکیڈمی، دہلی انٹرنیشنل ثالثی مرکز اور قومی عدالت ثالثی مراکز کے چیئرمین رہ چکے اور انچارج کے عہدے پر فائز رہے۔

منی پور میں سی آر پی ایف کی بڑی کارروائی

تصادم کے دوران 11 عسکریت پسند ہلاک، ایک فوجی شہید

امپھال، 11 نومبر (ایجنسی) منی پور میں سی آر پی ایف نے بڑی کارروائی کرتے ہوئے جیر یام میں 11 عسکریت پسندوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس کارروائی میں ایک فوجی جوان کے زخمی ہونے کی خبر بھی سامنے آئی ہے، جسے فوری طور پر علاقہ کے لیے اسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔ کوکی عسکریت پسندوں نے کسانوں اور شہریوں پر مسلسل تیسرے دن حملہ کیا۔ سی آر پی ایف ذرائع کے مطابق عسکریت پسندوں نے سی آر پی ایف کے کیمپ پر حملہ کر دیا تھا، جس کے بعد یہ کارروائی کی گئی۔ منی پور میں گزشتہ 3 دنوں سے سیکورٹی فورسز نے زبردست تلاشی مہم چلائی ہوئی ہے۔ منی پور کی پہاڑی اور گھاٹی کے اضلاع میں تلاشی مہم کے دوران سیکورٹی فورسز نے کئی اسلحے گولہ بارود اور آئی ای ڈی برآمد کیے ہیں۔ آسام رائفلز نے سوموار کو ایک بیان میں اس بات کی جانکاری دی کہ ہفتہ کو آسام رائفلز اور منی پور پولیس کی مشترکہ ٹیم نے ایک تلاشی مہم چلائی۔ جس کے تحت جیرا چاندر پور ضلع کے ایل کھوڈونا ثالی کا ؤں سے متصل ایک جنگل سے ایک 303 رائفل، دو 9 ایم ایم پستول، چھ 12 سنگل بیرل رائفل، ایک 22 رائفل، گولہ بارود اور دیگر جنگی اشیاء ضبط کیے گئے ہیں۔ کانگ پوپی ضلع میں ایس چوگھوبانگ اور مانجنگ کے درمیان مشترکہ ٹیم کی ایک اور کارروائی میں، ایک 5.56 ایم ایم آئی این اس ایس رائفل، ایک پوائنٹ 303 رائفل، دو ایس یو پی ایل بندوقیں، دو 0.22 پستول، دو دیسی ساخت لانچر، گرینیڈ، گولہ بارود بھی ضبط کیا گیا۔ آسام رائفلز، منی پور پولیس اور بارڈر سیکورٹی فورس (بی ایس ایف) کی ایک مشترکہ ٹیم نے اتوار کو کانگ ضلع کے انگلے پوپی کے عام علاقے میں ہتھیار اور گولہ بارود برآمد کرنے کے لیے آپریشن چلایا۔ جس پر منی پور آپریشن شروع کیا، جس کے دوران ایک 0.22 رائفل، گولہ بارود اور دیگر سامان برآمد ہوا۔ جنگی سامان ضبط کر لیا گیا۔ واضح رہے کہ پچھلے سال مئی سے، امپھال وادی کے میتی لوگوں اور منی پور کے قریبی پہاڑی پر مقیم کوکی لوگوں کے درمیان ذات پات کے تشدد میں 200 سے زیادہ لوگ مارے جا چکے ہیں اور ہزاروں بے گھر ہو چکے ہیں۔

مہاراشٹر میں بی جے پی ہارے گی اور یوپی میں کرسی چھین لی جائے گی: اکھلیش

لکھنؤ۔ سماجوادی پارٹی چیف اور سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے تعلق سے ایک پیشین گوئی کی ہے۔ کنوج میں پیر کے روز انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب کے بعد ان کی کرسی چھین لی جائے گی۔ اکھلیش کا کہنا ہے کہ آج کل حکومت کو اپنی کرسی بچانے کا ضمیمہ ہے، کیونکہ دہلی والوں نے طے کرلیا ہے کہ مہاراشٹر انتخاب کے بعد ان کی کرسی نہیں بچے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی کو ہوف تنقید بناتے ہوئے اکھلیش یادو نے کہا کہ یہ دہلی گئے تھے اور چاہتے تھے کہ اپنا کچھ بنوالیں، لیکن اپنا کنبہ نہ بنا پائے، بہت کارگزار طور پر چل رہا ہے۔ یہ نظام قانون کی بہت ڈہائی دیتے ہیں، لیکن ان کا سب سے بڑا پولیس افسر ابھی تک کارگزار ہے۔ مستقل نہیں ہو پایا۔ دہلی والے انتظار کر رہے ہیں کہ کب کرسی چھین لیں۔ اس سے قبل دہلی کے سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے بھی وزیر اعلیٰ یوگی کے تعلق سے اسی طرح کی پیشین گوئی کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ لوک سبھا انتخاب کے نتائج کے وہ ماہ کے اندر یوگی آدتیہ ناتھ کو یوپی کے وزیر اعلیٰ عہدہ سے ہٹا دیا جائے گا۔ بہرحال، سماجوادی پارٹی چیف اکھلیش نے انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جس آپ کو بھروسہ دلا رہا ہوں، مہاراشٹر میں بی جے پی ہارے گی اور یوپی میں کرسی چھین لی جائے گی۔ ان کی کرسی بھی چلی گئی ہوئی جب انھیں لگا کہ دتولی کی زمین مسلم بھائیوں کی زمین ہے۔ جب سب اراکین اسمبلی اکٹھا ہوئے اور کہا کرسی چھین لیں گے۔ تب دوڑ کر گئے اور قانون کو واپس لے لیا۔

کیرالہ: عیسائی گھروں میں اسلام کے خلاف تقسیم کیے گئے پرچے، بی جے پی پر الزام عائد

چنچاکارہ۔ (ایجنسی) کیرالہ کے چنچاکارہ میں اسلام کے خلاف پرچہ تقسیم کرنے کا معاملہ سامنے آیا ہے۔ الزام عائد کیا جا رہا ہے کہ یہ عمل بی جے پی کارکنان نے انجام دیا ہے۔ بی جے پی کارکنان پر الزام ہے کہ ان لوگوں نے عیسائی گھروں میں اسلام مخالف پرچے تقسیم کیے ہیں۔ ان پرچے کے اندر لکھا ہوا ہے کہ دولوگ اسلام کے خلاف ووٹ کریں۔ پرچے میں یہ بھی لکھا ہے کہ اسلام کے بڑھنے سے عیسائی مذہب کو نقصان ہوگا۔ ساتھ ہی پرچے میں بی جے پی کو ووٹ دینے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔ کیرالہ میں یہ پرچہ تشویش وطیق موجب گفتگو بنی ہوئی جاری کیا گیا ہے۔ متنازعہ پرچے کی تقسیم کے بعد سیاسی حلقوں میں ہلچل مچ گئی ہے۔ اپوزیشن پارٹیوں نے متنازعہ پرچے کی تقسیم کو فرقہ وارانہ بہم آہنگی کو بگاڑنے والا عمل قرار دیا ہے۔ جبکہ بی جے پی نے ان الزامات کو سرے سے خارج کر دیا ہے۔ بی جے پی نے اس معاملے سے خود کو الگ کرتے ہوئے واضح طور پر کہا کہ اس سے پارٹی کا کوئی سروکار نہیں ہے۔ بی جے پی نے یہ بھی کہا کہ سازش کے تحت بی جے پی کو بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی بی جے پی نے کہا ہے کہ ایسی سرگرمیوں کے پیچھے جو بھی لوگ ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ متنازعہ پرچے کی تقسیم کو لے کر یہ جانکاری بھی سامنے آئی ہے کہ یہ پرچہ صرف چنچاکارہ میں ہی تقسیم نہیں کیے گئے ہیں بلکہ پلکڈ میں بھی تقسیم کیے گئے ہیں۔ اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران نے کہا اس متنازعہ پرچے کی تقسیم کے بارے میں پہلے الیکشن کمیشن کو آگاہ کیا جائے۔ تقسیم کیے گئے پرچے چیئرمین پارلیمانی انتخاب سے متعلق ہے۔ جبکہ پرچے میں پارلیمانی انتخاب کے بعد کی جانکاری دی گئی ہے۔

دہلی-این سی آر میں فضائی آلودگی کا معاملہ

دہلی حکومت اور پولیس محکمہ کو سپریم کورٹ کی پھٹکار

کوئی مذہب آلودگی کی ترغیب نہیں دیتا، سال بھر پٹاخوں پر پابندی لگانے کا فیصلہ لیں، عدالت عظمیٰ کا سخت رخ

نئی دہلی۔ دہلی۔ این سی آر میں فضائی آلودگی کا معاملہ سنگین رخ اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس درمیان سپریم کورٹ نے ایک معاملے پر سماعت کرتے ہوئے کہا کہ کوئی مذہب آلودگی کو بڑھانے کی ترغیب نہیں دیتا ہے۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر پٹاخے جلائے جاتے ہیں تو وہ صاف نہیں کی پاتی ہے، جو آرٹیکل 21 یعنی زندگی کے حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ عدالت نے دہلی پولیس کمشنر کو حکم دیا ہے کہ وہ ذاتی طور پر 25 نومبر تک ایک حلف نامہ داخل کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی تاکید کی کہ حلف نامہ میں اس بات کا ذکر ہونا لازمی ہے کہ پٹاخوں پر پابندی نافذ کرنے کے متعلق ان کی طرف سے کیا اقدامات کیے گئے ہیں۔ عدالت نے این سی آر کی تمام ریاستوں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ عدالت کے سامنے آئیں اور آلودگی کو ختم کرنے کے لیے اٹھائے گئے اقدامات کے متعلق ہمیں آگاہ کریں۔ سپریم کورٹ نے اپنی سماعت میں دہلی پولیس کمشنر کو پٹاخوں پر پابندی کے موثر نفاذ کے لیے ایک خصوصی سیل بنانے کی ہدایت دی ہے۔ عدالت نے حیرت کا اظہار کیا کہ دہلی حکومت نے پابندی لگانے میں اکتوبر تک تاخیر کیوں کی؟ ہمیں ممکن ہے کہ پٹاخہ استعمال کرنے والوں کو اس سے پہلے ہی پٹاخوں کا استاک مل گیا ہوگا۔ آرٹیکل 21 کے تحت آلودگی سے پاک ماحول میں رہنے کا سب کو حق حاصل ہے۔ ہنیاری طور پر ہمارا یہ ماننا ہے کہ کوئی بھی مذہب ایسی سرگرمی کو بڑھاوا نہیں دیتا ہے جو آلودگی کی ترغیب دیتا ہو یا لوگوں کی صحت کو متاثر کرتا ہو۔

ساعت کے دوران دہلی حکومت اور دہلی پولیس کی جانب سے مقرر کردہ وکیل کو عدالت نے کہا کہ "ہمیں پٹاخوں پر پابندی کا حکم اور اس کی نفاذ کے لیے اٹھائے گئے اقدامات دکھا کیں۔" دہلی سرکار کے وکیل نے حکم نامہ دکھایا جس میں پابندی کے متعلق تمام امور مذکور تھے۔ حکم نامہ دیکھنے کے بعد جسٹ اوکا نے کہا "آپ کا حلف نامہ کہتا ہے کہ صرف دیوالی کے دوران آپ پٹاخوں پر پابندی لگائیں گے۔ شادی اور انتخابی تقریبات کے دوران نہیں لگائیں گے۔" عدالت کے جواب میں دہلی حکومت کے وکیل نے کہا کہ مستقل پابندی کے لیے آپ کی ہدایت پر تمام اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے بعد غور و خوض کیا جائے گا۔ سینئر وکیل گوپال شنکرنارائن نے کہا کہ "صرف دیوالی میں ہی پٹاخوں پر پابندی نہیں ہے، بلکہ پورے ملک میں اس پر مستقل پابندی ہے۔" وکیل نے عدالت کو اس بات سے بھی آگاہ کیا کہ پٹاخوں کی آن لائن فروخت پر بھی پابندی ہے۔ سپریم کورٹ نے اس معاملے میں دہلی حکومت اور دہلی پولیس پر شدید ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ جسٹس اوکا نے کہا کہ آپ اسٹیک ہولڈرز کو ہمارے پاس آنے دیں۔ اگر کوئی آرٹیکل 21 کے تحت پٹاخے جلانے کا حق مانگ رہا ہے تو اسے ہمارے پاس بھیجیں۔ جسٹس اوکا نے یہ بھی کہا کہ پابندی صرف دیوالی تک محدود کیوں؟ پہلے سے ہوشیار کیوں نہیں ہوتے؟ مرکزی حکومت نے کہا کہ دہلی حکومت دسہرہ کے دو دن بعد 14 اکتوبر کو ہدایات جاری کرتی ہے، اس سے پہلے کچھ نہیں کیا گیا۔

فحش ویڈیو کیس میں ریونا کی درخواست ضمانت مسترد

نئی دہلی، 11 نومبر (یو این آئی) سپریم کورٹ نے لوک سبھا انتخابات کے دوران فحش ویڈیو لیک ہونے کے بعد سامنے آئے کیس خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے سے متعلق معاملات میں معطل جنتا دل سیکولر (جے ڈی۔ایس) کے رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کی درخواست ضمانت پر سنے کے روز مسترد کر دی۔ جسٹس بیلا ایم ترویدی اور جسٹس ستیش چندر شرما کی بنچ نے کہتے ہوئے ضمانت کی درخواست پر غور کرنے سے انکار کر دیا کہ ریونا کے خلاف سنگین الزامات ہیں۔ عرضی گزار کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ منکل روہتگی اور ایڈوکیٹ بالاجی سری نواسن کے دلائل سننے کے بعد بنچ نے کہا: "آپ (ریونا) سے کہیں زیادہ طاقتور ہیں۔" بنچ کے سامنے وکیل نے استدلال کیا کہ اگرچہ الزامات سنگین ہیں، لیکن شکایت میں ابتدائی طور پر تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعہ 376 کے تحت زیادتی کے الزامات کا ذکر نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی دلیل دی کہ معاملے میں چار شیٹ داخل کر دی گئی ہے اور درخواست گزار اس کیس میں پہلے ہی الیکشن ہار چکے ہیں۔ وکیل نے عدالت سے دوبارہ استدعا کی کہ درخواست گزار کو چھوڑا جائے اور درخواست کی تجدید کی اجازت دی جائے۔ اس پر بنچ نے کہا کہ ہم کچھ نہیں کہیں گے۔

وقف ترمیمی بل: میٹنگوں میں کورم پورا نہیں ہو رہا، اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے جے پی سی چیف پر عائد کیا الزام

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی بل 2024 کے لیے تشکیل جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) کی کارکزاری پر ایک بار پھر اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے سوال اٹھا دیا ہے۔ جے پی سی میں شامل اپوزیشن پارٹیوں کے اراکین نے کمیٹی چیف پر الزام عائد کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھنے کے بعد کچھ لکھ دیا ہے۔ اس خط میں جے پی سی کے اپوزیشن اراکین نے ریاستی دوروں کی کارکردگی کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کی شکایتوں کے عمل کی تلقین دہانی کے باوجود جے پی سی چیف جگدمبیکا پال نے ریاستوں کا دورہ جاری رکھا ہے۔ اس کے بعد اپوزیشن اراکین نے 5 ریاستوں کے دورہ کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ ساتھ ہی جے پی سی چیف کی قیادت میں ہو رہی میٹنگوں میں کورم پورا نہ ہونے کا الزام بھی عائد کیا ہے۔ اپوزیشن اراکین کی طرف سے عائد الزامات پر جے پی سی چیف جگدمبیکا پال کا بیان بھی سامنے آیا ہے۔ انھوں نے اپنے اوپر عائد الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ "پارلیمانی کمیٹیوں کا مطالعہ ایک غیر رسمی عمل ہے۔ ان ریاستی دوروں میں کورم جیسا کوئی رسم نہیں ہوتا ہے۔" 9 نومبر کو لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھنے کے بعد کچھ اپوزیشن اراکین نے کہا کہ "5 نومبر کو ہوئی میٹنگ کے بعد ہمیں امید تھی کہ جگدمبیکا پال کی قیادت میں جے پی سی کے ریاستی دوروں کو ملتوی کیا جائے گا۔" ان کا کہنا ہے کہ کمیٹی کی رپورٹ طے کرنے کی کوئی فوری ضرورت نہیں تھی۔ خبر رساں ایجنسی پی ٹی آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق جے پی سی چیف جگدمبیکا پال کے خلاف الزام عائد کرتے ہوئے لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کو خط لکھنے والوں میں اے راجہ، محمد جاوید اور کلیان بنرجی شامل ہیں۔ انھوں نے کہا کہ انھیں بہت تیزرفتاری جب انھیں پتہ چلا کہ 10 نومبر سے شروع ہونے والے جے پی سی دورہ کو ملتوی نہیں کیا گیا تھا۔ اس لیے انھوں نے اس کا بائیکاٹ کرنا ہی مناسب سمجھا۔

کرناوتی ٹرین بم دھماکہ

ناکافی ثبوت وشواہد کی بنیاد پر تین مسلمان بری

احمد آباد، 11 نومبر (یو این آئی) ممبئی احمد آباد کرناوتی ٹرین میں بم دھماکہ انجام دینے کی سازش رچنے کے احتیاطی سنگین الزامات سے تین مسلمانوں کو آج احمد آباد کی سیشن عدالت نے ناکافی ثبوت وشواہد کی بنیاد پر بری کر دیا۔ جاری ایک رجسٹرڈ کے مطابق احمد آباد سیشن عدالت نے ملزمین محمد عامر شکیل، سید عاکف ظفر الدین اور اسلم کشمیری کا اندار سال پرانے مقدمہ سے بری کر دیا۔ ملزمین محمد عامر شکیل، سید عاکف ظفر الدین کو جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی کی جانب سے قانونی امداد فراہم کی گئی تھی، ایڈوکیٹ ڈی ڈی پٹھان نے ملزمین کی کامیاب پیروی کی۔ 18/فروری 2006/کو کرناوتی ٹرین میں اس وقت بم دھماکہ کیا تھا جب ٹرین پلیٹ فارم نمبر 2 / اور 3 / پر آ کر رکی تھی، بم بلاسٹ میں 25 / لوگ زخمی ہوئے تھے جبکہ پولیس کا بھی ایک بڑا نقصان ہوا تھا جس میں چائے کے دو اسٹال شامل تھے۔ استغاثہ کے مطابق سوٹ کیس میں ویڈیو گلوکارڈی ایکس بھرا ہوا تھا جسے اسے ڈبے میں رکھا گیا تھا۔ مقدمہ کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے مقدمہ کی تفتیش کی ذمہ داری ریاستی اے ٹی ایس کو سونپی گئی تھی جس نے ملزمین کے خلاف تعزیرات ہند، یو اے پی اے، آتش گیر مادہ کے

قانون اور پبلک پراپرٹی کے نقصان کے قوانین کی مختلف دفعات کے تحت مقدمہ قائم کیا تھا اور سیشن عدالت میں چارج شیٹ بھی داخل کی تھی۔ دوران حتمی بحث ایڈوکیٹ ڈی ڈی پٹھان نے سیشن عدالت کے جج ایس ایل ٹھکر کو بتایا کہ استغاثہ ملزمین کے خلاف عدالت میں پختہ ثبوت پیش کرنے میں ناکام ثابت ہوا ہے جبکہ جن تین ملزمین کو اس مقدمہ میں ملزم بنایا گیا ہے وہ پہلے سے ایک دوسرے مقدمہ میں جیل میں مقید تھے۔ ایڈوکیٹ ڈی ڈی پٹھان نے زبانی بحث کے ساتھ ساتھ عدالت میں تحریری بحث بھی داخل کی اور عدالت کی توجہ تفتیشی ایجنسی کی جانب سے کی جانے والی خامیوں کی طرف مبذول کرائی تھی جبکہ تفتیشی ایجنسی کی جانب سے ملزمین کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں کا بھی ذکر کیا تھا۔ دوران بحث ایڈوکیٹ ڈی ڈی پٹھان نے عدالت کو مزید بتایا تھا کہ استغاثہ نے ملزمین کے خلاف کرناوتی ٹرین میں بم دھماکہ کرنے کی سازش کے تحت ایک دوسرا مقدمہ بھی بنایا تھا لیکن اس مقدمہ میں بھی استغاثہ ملزمین کے خلاف الزامات ثابت نہیں کر سکی جس کے بعد احمد آباد سیشن عدالت نے 9 / مارچ 2021 کو 3 ملزمین بری کر دیا تھا۔ ایڈوکیٹ ڈی ڈی پٹھان نے عدالت کو مزید بتایا تھا کہ اس مقدمہ میں پولس نے ان لوگوں کو گرفتار کیا ہے جو حادثہ کے وقت احمد آباد میں تھے ہی نہیں بلکہ وہ ممبئی کی آرتھر روڈ جیل میں مقید تھے۔ پولس نے اصل مجرمین کو پکڑنے کی بجائے بے قصور ملزمین کو گرفتار کرلیا اور انہیں ایک بوگس مقدمہ کا سامنا کرنے پر مجبور کیا گیا۔

پریاگ راج میں یوپی پی ایس سی امیدواروں کا زبردست احتجاج

پولیس کے ساتھ ہوئی جھڑپ، احتجاج کی وجہ سے امتحانات بھی ہو سکتے ہیں متاثر

پریاگ راج: 11 نومبر۔ یوپی پبلک سروس کمیشن کے پی سی ایس پری 2024 اور آر او/اے آر او ابتدائی امتحان 2023 میں نارملائزیشن کے خلاف امیدواروں کا زبردست احتجاج شروع ہو گیا ہے۔ ہزاروں امیدوار پریاگ راج میں جمع ہوئے اور نعرے لگائے۔ طلباء ہاتھوں میں پوسٹرز اور بینرز لے کر مسلسل نعرے لگا رہے ہیں۔ مختلف طلباء نے پولیس کی بیریکیڈ بھی توڑ دیں جس کے بعد ان کی پولیس سے جھڑپ ہوئی۔ پولیس نے مشتعل افراد کو منتشر کرنے کے لیے لاٹھی چارج کیا۔ طلباء کا مطالبہ ہے کہ پی سی ایس پری 2024 اور آر او/اے آر او پری 2023 کے امتحانات ایک دن میں ایک شفٹ میں کرائے جائیں۔ طلباء نے دو دن قبل پبلک سروس کمیشن کے خلاف گاندھی پارک دھرنا پر پرامن احتجاج کا اعلان کیا تھا، انہوں نے کہا تھا کہ یہ احتجاج غیر معینہ مدت کے لیے ہے۔ احتجاج اس وقت تک جاری رہے گا جب تک کمیشن کی جانب سے امتحان ایک دن اور ایک شفٹ میں کرانے کی یقین دہانی نہیں کرائی جاتی۔ امیدواروں کے احتجاج کے پیش نظر یوپی پبلک سروس کمیشن کے دفتر کے سامنے سخت سے سخت سی بڑی تعداد میں پولس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔ کمیشن کے چاروں طرف بیریکیڈ لگا کر پولس فورس تعینات کیا گیا ہے۔ وجرا گاڑی، فائر بریگیڈ اور آر اے ایف کو بھی موقع پر تعینات کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی طلباء میں بھی زبردست غصہ دیکھا جا رہا ہے۔ طالب علم تیزی سے جارحانہ ہوتے جا رہے ہیں۔ ایسے میں پولیس انتظامیہ نے بھی حالات سے نمٹنے کے لیے پوری تیاری کر لی ہے۔ دونوں طرف سے تصادم دیکھا جا رہا ہے۔

طلباء کا احتجاج دیکھ کر اے ڈی سی پی سٹی ابھیشیک بھارتی بھی موقع پر موجود ہیں۔ انہوں نے طلبہ سے اپیل کی ہے کہ وہ احتجاجی مقام کے لیے متعین جگہ پر جا کر احتجاج کریں اور اپنا میمورنڈم پیش کریں۔ یکین طالب علم قبول کرنے کو تیار نظر نہیں آتے۔ طلباء کے احتجاج کے باعث ٹریفک بھی متاثر ہو رہی ہے۔ سڑکیں جام ہونے لگی ہیں۔ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ پی ایس پری 2024 کے امتحان 1 اور 8 دسمبر کو طے کیا گیا ہے۔ جبکہ آر او/اے آر او ابتدائی 2023 کا امتحان 22 اور 23 دسمبر کو منعقد کیا جائے گا۔ طلباء کے احتجاج کی وجہ سے امتحانات بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ احتجاج کے پیش نظر پولیس اور انتظامیہ چوکس ہے۔

حزب اللہ پر پیجر حملوں کی منظوری ہم نے ہی دی تھی

اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کا اعتراف

تل ابیب (ایجنسی) اسرائیلی وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو نے اقرار کو کہا کہ ستمبر میں حزب اللہ پر پیجر حملوں کی منظوری انہوں نے ہی دی تھی۔ اس حملے میں تقریباً 40 افراد کی موت اور 3000 کے قریب زخمی ہوئے تھے۔ اسرائیلی وزیر اعظم کے ترجمان اومر دوسترى نے اے ایف پی کو بتایا کہ نیتن یاہو نے اقوار کو تصدیق کی کہ انہوں نے لبنان میں پیجر آپریشن کو گرین لائٹ دی۔ لبنان پر اسرائیلی حملوں کی شروعات سے قبل ہوئے پیجر حملے کے بارے میں نیتن یاہو کا پہلا عوامی قبولنامہ بیروت کی جانب سے ان حملوں پر اقوام متحدہ میں مل ابیب کے خلاف شکایت درج کرنے کے چند دن بعد سامنے آیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس سال ستمبر میں، حزب اللہ کے ارکانین کی جانب سے استعمال کیے جانے والے پیجرز اور واکی ٹاکیز میں ریموٹ دھماکوں کے لیے اسرائیل کو بڑے پیمانے پر ذمہ دار ٹھہرایا گیا تھا، جس نے ابھی تک اس میں ملوث ہونے کی تصدیق یا تردید نہیں کی تھی۔ ایسا پہلی بار ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم نے اس کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ لبنان کے وزیر صحت عصطفی بیرام اور دیگر حکام نے اے پی کو بتایا کہ انہوں نے جنیوا کا سفر کیا اور منگل کو جنیوا کنونشن میں ہتھیار کو ایک ساتھ لاتی ہے۔ لبنانی وزیر نے کہا کہ "جنگ اور تصادم کا یہ طریقہ ان لوگوں کے لیے راستہ کھول سکتا ہے جو بین الاقوامی انسانی قانون سے بچ رہے ہیں اور جنگ قائم کر رہے ہیں۔ ہم ایک ایسی صورت حال میں ہیں جہاں عام چیزیں یعنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال ہونے والی اشیاء خطرناک اور جان لیوا بن جاتی ہیں۔"

اسرائیل نے یمن کی سمت سے داغا گیا بیلسٹک میزائل فضا میں تباہ کر دیا

غزہ (ایجنسی) اسرائیلی فوج نے آج پیر کے روز بتایا ہے کہ اس نے یمن کی سمت سے داغے گئے ایک بیلسٹک میزائل کو فضا میں تباہ کر دیا۔ اسرائیلی نشریاتی ادارے کے مطابق میزائل کی باقیات گرنے کے نتیجے میں بیت المقدس کے مغربی علاقے میں آگ بھڑک اٹھی۔ اسرائیلی فائر بریگیڈ کے ادارے کے مطابق جھاڑ اس کے کارکنان آگ بجھانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔ یمن میں حوثی جماعت اسرائیل کے اندر اہداف کو نشانہ بنانے کی کوشش میں ڈرانوں کو داغتی رہتی ہے تاہم اس میں زیادہ تر کو فضا میں روک دیا جاتا ہے۔ رواں سال جولائی اور ستمبر میں یمن میں الحدیدہ کی بندرگاہوں کو اسرائیلی لڑاکا طیاروں نے حملوں کا نشانہ بنایا۔ یہ کارروائیاں حوثی جماعت کی جانب سے اسرائیل کی سمت ڈرون طیارے اور میزائل بھیجے جانے کے جواب میں کی گئیں۔ حوثی ملیشیا گزشتہ سال نومبر سے یمن کے قریب بین الاقوامی جہاز رانی کو حملوں کا نشانہ بنایا ہے۔ اس کا مقصد اسرائیل کی جانب سے جاری جنگ میں فلسطینیوں کے لیے اظہار یکجہتی ہے۔ ان حملوں کے نتیجے میں امریکا اور برطانیہ نے یمن میں حوثیوں کے زیر انتظام ٹھکانوں پر حملے کیے۔ اس کے سبب عالمی تجارت متاثر ہوگئی کیوں کہ جہازوں کے مالکان نے اپنے جہازوں کا رخ خیبرہ احمر اور نہر سوئز سے دور موڑ دیا تاکہ وہ جنوبی افریقہ کی جانب سفر میں زیادہ طویل راستہ اختیار کریں۔ اسرائیلی حوثی طیاروں نے گزشتہ رات اقوار اور بیر کی صبح تک کئی جنوبی قصبوں پر حملے کیے۔ رات سے لے کر بیر کی صبح تک اسرائیلی جنگی طیاروں نے جنوبی لبنان میں برج رحال اور العباسیہ کے درمیانی علاقوں البرغلیہ، الرادیہ، الجبچہ، راش ابلی، باتولیہ، قلاویہ، برج قلاویہ، عین التوتہ کالونی پر بمباری کی۔ اسرائیلی فورسز نے جنوبی لبنان کے مغربی اور وسطی سیکٹروں میں ایک سے زیادہ مقامات سے لبنانی سرزمین میں دراندازی کی کوشش کی۔ قومی خبررساں ایجنسی کے مطابق صبح کے وقت حزب اللہ نے جنوبی لبنان میں رامیہ، الناقورۃ اور عیتا الشعب کے علاقوں میں اسرائیلی افواج کے مراکز کو نشانہ بنایا۔ پیر کو علی الصباح اسرائیلی فورسز نے جنوبی لبنان کے قصبوں الناقورہ، جبل بلیونہ، علما الشعب، طیرحرفا، الضہیرہ اور عیتا الشعب پر حملے کیے۔ واضح رہے 23 ستمبر سے اسرائیلی جنگی طیاروں نے لبنان میں حملوں کا ایک وسیع سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جنوبی لبنان کے کئی علاقوں، مشرقی لبنان میں البقاع، والرکھوست بیروت، بیروت کے جنوبی مضافات، جبل لبنان کے کئی علاقوں کو نشانہ بنایا گیا۔ یکم اکتوبر سے اسرائیلی فوج نے لبنان میں زمینی آپریشن بھی شروع کر رکھا ہے۔ لبنان میں اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ (یونیسف) کے دفتر کے مطابق تنازعات کے بڑھنے کے بعد سے لبنان میں اسرائیلی حملوں میں 200 سے زیادہ بچے ہلاک ہو چکے ہیں۔ لبنانی وزارت صحت کے ایمرجنسی آپریشن سینٹر کے مطابق 8 اکتوبر 2023 میں فوجی کارروائی کے آغاز سے لے کر اب تک لبنان میں فضائی بمباری اور توپ خانے کے حملوں کے نتیجے میں 3100 سے زائد افراد جاں بحق اور 14000 سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔

ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکا میں خواتین کی فوربی تحریک زور پکڑنے لگی

واشنگٹن (ایجنسی) ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد امریکا میں 'فوربی' نامی تحریک زور پکڑنے لگی، جس کے تحت نوجوان لڑکیاں اس عزم کا اعادہ کرتی دکھائی دیتی ہیں کہ وہ مردوں سے تعلقات استوار نہیں کریں گی، نہ شادی کریں گی اور نہ ہی بچے پیدا کریں گی۔ امریکی نشریاتی ادارے 'سی این این' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد فوری طور پر امریکا بھر کی نوجوان لڑکیاں سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر 'فوربی' تحریک پر بات کرتی دکھائی دیں۔ نوجوان خواتین دوسری خواتین کو 'فوربی' تحریک جوائن کرنے کے لیے اکساتی دکھائی دیں اور بہت ساری لڑکیوں نے ٹک ٹاک سمیت دوسرے پلیٹ فارمز پر معلوماتی ویڈیوز شیئر کیں۔ امریکی جریدے 'ملہم برگ' کے مطابق ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے امکانات روشن ہوتے ہی امریکا کی خواتین نے خود کو 'فوربی' نام میں آن لائن رجسٹر کرنا شروع کیا، انہوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارمز سمیت دیگر ٹیلیفون پلیٹ فارمز پر اس اہم کا حصہ بننے پر زور دیا۔ سی این این کے مطابق مذکورہ مہم میں اگرچہ نوجوان لڑکیوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ وہ کسی بھی مرد سے تعلقات استوار نہیں کریں گی، ان کے ساتھ جنسی تعلق قائم کریں گی، نہ شادی کریں گی اور نہ ہی بچے پیدا کریں گی، تاہم شادی شدہ خواتین نے اس نعرے میں تبدیلی کرتے ہوئے دوسرے عزائم کا اعادہ کیا۔ امریکا کی خواتین ویڈز کا خوہش ہے کہ امریکا کے مردوں کے ساتھ نہ دوستی رکھی جائے گی، نہ جنسی تعلق قائم کیے جائیں گے، نہ ان سے شادی کی جائے گی اور نہ ہی بچے پیدا کیے جائیں گے۔ شادی شدہ خواتین نے کہا کہ وہ مردوں کی سرپرستی میں چلنے والے کاروبار کا بائیکاٹ کریں گی، وہاں ملازمت نہیں کریں گی، مردوں کے لیے کوئی کام نہیں کریں گی۔ سی این این اور ملہم برگ کے مطابق امریکا میں ابھی پی فور تحریک ابتدائی مراحل میں ہے اور لاکھوں لڑکیاں اس مہم سے بے خبر ہیں، تاہم ڈونلڈ ٹرمپ کی جیت کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر تیزی سے اس کی تشہیر نے مہم کو مشہور کر دیا ہے۔ امریکا بھر میں زیادہ تر غیر شادی شدہ اور نوجوان لڑکیاں فوری طور پر 'فوربی' مہم کا حصہ بن رہی ہیں، تاہم شادی شدہ خواتین مذکورہ مہم کے مقاصد اور نعروں کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کر رہی ہیں۔

ملک کو دہشت گردی سے پاک کر کے ہی دم لیں گے: ایردوان

انقرہ، 11 نومبر (یو این آئی) صدر رجب طیب ایردوان نے ایک بار پھر دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عزم کا پیغام دیا۔ قصر چنکایا میں کل ایوینہ اجلاس کے بعد قوم سے خطاب کرتے ہوئے، صدر ایردوان نے اپنی تقریر کا آغاز جنگ آزادی کے سپہ سالار اور جمہوریہ ترکیہ کے بانی غازی مصطفیٰ کمال اتاترک کو ان کی 86 ویں برسی پر ایک بار پھر خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کیا۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں عزم کا اظہار کرتے ہوئے ایردوان نے کہا کہ ہم کل پھر میں ایک ایسا خوشحال، پرامن اور محفوظ ماحول یقینی طور پر قائم اور مستحکم کریں گے جہاں دہشت گردی نہ ہو اور علیحدگی پسند تنظیم کا سیاہ سایہ سیاست اور معاشرے سے مکمل طور پر ہٹ جائے۔ صدر نے زور دے کر کہا کہ ترکیہ قندیل میں موجود دہشت گردی کے سرغنوں کے ہاتھوں چلنے والی اس خونی اور مکار موت کی مشین کو تباہ کرنے کا عزم رکھتا ہے اور اس سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔

سلامتی کونسل میں اسرائیل پر دباو بڑھانے کے لیے قرارداد پیش کی جائے: فلسطینی وزیراعظم

یروشلم، 11 نومبر (یو این آئی) فلسطینی وزیراعظم محمد مصطفی نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کرنے کی اپیل کی ہے جو اسرائیل کو غزہ میں نسل کشی روکنے پر مجبور کرے۔ فلسطینی سرکاری خبر ایجنسی وفا کے مطابق، اسلامی تعاون تنظیم۔ عرب لیگ کے غیر معمولی مشترکہ سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں منعقدہ ابتدائی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مصطفی نے کہا کہ اقوام متحدہ چارٹر کی 7 ویں قرارداد کے تحت سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی جانی چاہیے جو قابض طاقت اسرائیل کو غزہ میں جنگ بندی پر مجبور کرے، انسانی امداد کی فوری فراہمی کو یقینی بنائے اور سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں پر عمل درآمد کرے۔ مصطفی نے کہا کہ اسرائیل کے فلسطینی علاقوں کے خلاف جاری جنگی جرائم کے ارتکاب پر فوری قیصلہ دینے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ مصطفی نے دوبارہ اپنی اس تجویز کو دہرایا کہ فلسطینی ریاست کی شناخت کے عمل کو مکمل کرنے، فلسطینی اقوام متحدہ میں مکمل رکنیت کی حمایت کرنے، اور اسرائیل کو دو ریاستی حل پر عمل درآمد کرنے کے لیے سیاسی، قانونی اور معاشی اقدامات کرنے کی دعوت دی۔

مصطفی نے اقوام متحدہ میں فلسطینی ریاست کی مکمل رکنیت کے لیے سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کرنے اور اس قرارداد پر سربراہی اجلاس کے فوراً بعد عمل درآمد کرنے، نیز اسرائیل کی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت کو معلق کرنے کے لیے اقدامات کرنے" کی اپیل کی۔ مصطفی نے مزید کہا کہ عرب اور اسلامی ممالک کو عالمی عدالت انصاف میں اسرائیل کے خلاف نسل کشی کے مقدمے میں شامل ہونا چاہیے اور آئی سی جے کو اسرائیل کی جانب سے انسانی امداد کی فوری فراہمی کو یقینی بنائے اور سلامتی کونسل کی متعلقہ قراردادوں پر عمل درآمد کرے۔ مصطفی نے کہا کہ اسرائیل کے فلسطینی علاقوں کے خلاف جاری جنگی جرائم کے ارتکاب پر فوری قیصلہ دینے کے لیے کام کرنا چاہیے۔ مصطفی نے دوبارہ اپنی اس تجویز کو دہرایا کہ فلسطینی ریاست کی شناخت کے عمل کو مکمل کرنے، فلسطینی اقوام متحدہ میں مکمل رکنیت کی حمایت کرنے، اور اسرائیل کو دو ریاستی حل پر عمل درآمد کرنے کے لیے سیاسی، قانونی اور معاشی اقدامات کرنے کی دعوت دی۔

جاپانی بحریہ کے جہاز میں دھماکہ

ٹوکیو، 11 نومبر (یو این آئی) جاپان کے جنوب مغربی حصے میں بحریہ کے ماین سویپر جہاز میں آگ لگنے کے نتیجے میں عملے کا ایک فرد لاپتہ اور ایک زخمی ہوگیا۔ سرکاری ٹی وی این ایچ کے کی رپورٹ کے مطابق، جاپان میری ٹائم سیلف ڈیفنس فورس کے حکام نے بتایا کہ فوکوکا صوبے کے موناکاتا شہر کے ساحل کے قریب بحریہ کے "اوکوشیما" نامی ماین سویپر جہاز میں آگ لگ گئی۔ حکام نے بتایا کہ آگ کے نتیجے میں عملے کا ایک فرد زخمی اور ایک لاپتہ ہوگیا۔ حکام نے بتایا کہ آگ لگنے کے وقت دونوں افراد انجن روم میں موجود تھے، اور زخمی فرد کی حالت ہسپتال میں بہتر ہے۔ حکام نے کہا کہ خلاص و بچاؤ کی کارروائیاں جاری ہیں اور آگ لگنے کی وجہ کا پتہ لگانے کے لیے تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔ بتایا گیا کہ ماین سویپر جہاز پر تقریباً 45 افراد سوار تھے اور یہ ایک مشق کے حصے کے طور پر کاگوشیما صوبے کے ایک بندرگاہ کی طرف جا رہا تھا۔ رپورٹ کے مطابق جہاز آگ کی وجہ سے چلنے کے قابل نہیں رہا اور عملے کو نکال لیا گیا۔

آسٹریا جانے کے خواہشمند افراد کیلئے ملازمتوں کی بڑی پیشکش

ویانا، 11 نومبر (یو این آئی) آسٹریا حکومت نے آئندہ سال 2025 کے لیے ہنر مند افراد کی کمی کو پورا کرنے کے لیے 110 نئے شعبہ جات کی تشہیر مرتب کی ہے جس کیلئے ہزاروں غیر ملکی کارکنان کی ضرورت ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک افراد قوت کی کمی کے پیش نظر اپنے ویزہ مراحل کو آسان اور سہل رکھتے ہیں تاکہ جلد از جلد معاملات پر بہتر طریقے سے قابو پایا جاسکے۔ اسی سلسلے میں دنیا بھر کے ہنرمندوں اور محنت کشوں کے لیے آسٹریا میں ملازمت کرنے اور معیاری زندگی بسر کرنے کے بھرپور مواقع موجود ہیں، اس حوالے سے آسٹریا کی جانب سے پرکشش تنخواہوں کی پیش کش کی جارہی ہے۔ نومبر 2024 میں آسٹریا کے ایمپلائمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے کیے جانے والے اعلان سے یہ بات ظاہر ہے کہ حکومت مختلف شعبوں میں افرادی قوت کی کمی کو پورا کرنے کے لیے اپنی حکمت عملی کو مضبوط کر رہی ہے، جس میں صحت، انجینئرنگ اور دیگر شعبے شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق حکومت کا یہ اقدام ان غیر ملکی ہنر مند افراد کے لیے بہترین مستقبل بنانے کا ایک شاندار موقع ہے، جس میں آسان ویزا پروسس اور پرکشش تنخواہیں شامل ہیں جو آسٹریا میں کام کرنے کے خواہش مندوں کو درکار ہیں۔ آسٹریا اپنی خوبصورتی اور بہترین معیار زندگی کے لیے مشہور ملک ہے، جس میں ہنر مند افرادی قوت کی ضرورت کے باعث انیگریشن پالیسی میں متعدد تبدیلیاں کی جا رہی ہیں۔ آسٹریا نے اپنی اسکل شارٹیج لسٹ میں 110 نئے پیشے شامل کیے ہیں، جس سے عالمی ہنر مند افراد کو ورک پرمٹ حاصل کرنا آسان ہوگیا ہے، جو عموماً پرکشش تنخواہ کے ساتھ کے ساتھ ہے۔ آسٹرین وزیر محنت مارٹن کوچ کا کہنا ہے کہ آسٹریا میں ہنر مند کارکنوں کی مانگ میں اضافہ ہو رہا ہے جیسا کہ ریڈ وائٹ، ریڈ کارڈ کے لیے درخواستوں میں گزشتہ سال کے مقابلے میں 35 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔ مارٹن کوچ کے مطابق 2025 میں منظور شدہ درخواستوں کی تعداد 13,500 تک پہنچ سکتی ہے۔ اس وقت آسٹریا میں ہیلتھ کیئر، فرانسپورٹ، انجینئرنگ، تعلیم اور خدمات تخلیقی کے شعبے میں غیر معمولی مواقع موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شعبہ صحت میں نرسز، ٹرینیں، ڈاکٹرز، شعبہ فرانسپورٹ میں ٹرین اور بس ڈرائیور، کنٹرولز، شعبہ انجینئرنگ میں مکینیکل اور الیکٹریکل انجینئرز، ڈیٹا پروسیسنگ اسپیشلسٹ، شعبہ تعلیم میں چائلڈ کیئر ورکرز، سوشل ورکرز کے علاوہ سروس اور تخلیقی شعبے میں شیف، پینٹرز، فلورسٹ، ہیئر ڈریسرز وغیرہ شامل ہیں۔ مذکورہ معلومات آسٹریا کے ایمپلائمنٹ آف فارن نیشنلز ایکٹ اور سیٹلمنٹ اینڈ ریزیڈنس ایکٹ میں تبدیلیوں کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جس سے ہنر مند غیر ملکی کارکنوں کے لیے داخلہ آسان بنایا گیا ہے۔ آسٹریا میں انجینئر کو سالانہ 50 تا 70 ہزار یورو، بس اور ٹرین ڈرائیور کو سالانہ 35 ہزار تا 50 ہزار یورو، سائیکلیسٹ اور ہیئر ڈریسرز کو سالانہ 25 ہزار تا 35 ہزار یورو اور شیفز کو سالانہ 30 ہزار تا 45 ہزار یورو تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔ آسٹریا میں ورک پرمٹ کے لیے درخواست دینے کے لیے امیدوار کو پہلے اپنی پیشہ ورانہ اہلیت کی تصدیق کرنا ہوگی، مطلوبہ دستاویزات تیار کرنا ہوں گی، اور آسٹریا کے سفارت خانے کے ذریعے اپنی درخواست جمع کرنی ہوگی۔ ورک پرمٹ کے لیے 6 ماہ کے ویزے پر قیام لازم ہے۔

81 سالہ امریکی صدر جو بائیڈن کی ساحل پر لڑکھڑا کر چلنے کی ویڈیو وائرل

ڈیلاویئر، 11 نومبر (یو این آئی) امریکی صدر جو بائیڈن کی ساحل سمندر پر لڑکھڑا کر چلنے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہے۔ 81 سالہ امریکی صدر جو بائیڈن کی ایک ویڈیو سامنے آئی ہے جس میں انہیں امریکی ریاست ڈیلاویئر کے ساحل پر چلنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ جو بائیڈن اپنی اہلیہ جل بائیڈن کے ساتھ گاڑی سے اتر کر ساحل کی طرف بڑھتے ہیں مگر اس دوران جو بائیڈن کو ساحل کی ریتیلی زمین پر چلنے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور وہ بار بار خود کو کھا کر سنبھلتے ہیں۔ اس سے قبل بھی جو بائیڈن کی کچھ ویڈیوز سامنے آئی تھیں جن میں انہیں سیڑھیوں پر گرتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔

انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں پاکستان کی حمایت جاری رکھیں گے، چین

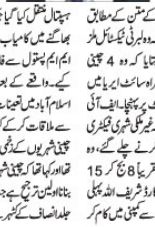

بیجنگ (ایجنسی)۔ چین نے ایک بار پھر انسداد دہشت گردی کی کارروائیوں میں پاکستان کی حمایت جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا ہے۔ غیر ملکی خبر رساں ادارے راکٹر کی رپورٹ کے مطابق چین کی جانب سے یہ اہم بیان پاکستان کے تجارتی مرکز کراچی میں گزشتہ ہفتے فائرنگ کے ایک واقعے میں 2 چینی شہریوں کے زخمی ہونے کے باوجود سامنے آیا ہے۔ چین کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے اپنے بیان میں کہا کہ چین انسداد دہشت گردی کی کوششوں میں پاکستان کے ساتھ تعاون جاری رکھے گا۔ ترجمان چینی وزارت خارجہ لن جیان نے دارالحکومت بیجنگ میں ایک باقاعدہ نیوز کانفرنس کے دوران کہا کہ چین اور پاکستان دونوں ممالک کے تعلقات کو خراب کرنے کی تمام کوششوں کو ناکام بنانے کے عزم کو ظاہر رکھتے ہیں اور صلاحیت بھی۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ پاکستان اور چین دونوں اس طرح کی سرگرمیوں میں ملوث دہشت گردوں سے ان کی کارروائیوں کی قیمت وصول کرنے کا بھی عزم اور صلاحیت رکھتے ہیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے کراچی پولیس نے سائٹ انڈسٹریل ایریا میں کارمنٹ فیکٹری کے اندر 2 چینی شہریوں کی جان لینے کی کوشش پر متعدد نجی سکیورٹی گارڈ کے خلاف دہشت گردی کی دفعات کے تحت مقدمہ درج کر لیا تھا۔ درج فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) کے متن کے مطابق شکایت کنندہ نجیب الرب نے بتایا کہ وہ غیر ملکی شہری فیکٹری میں سکیورٹی انچارج ہے، مزید بتایا کہ وہ 4 چینی شہریوں، پولیس اور نجی گارڈز کے ہمراہ سائٹ ایریا میں واقع ظفر پرنٹ تقریباً 8 تا 2 منٹ پر پہنچا۔ ایف آئی آر کے مطابق اس کا مزید کہنا تھا کہ غیر ملکی شہری فیکٹری میں پہلی منزل پر بنی شیشیں نصب کرنے چلے گئے، وہ اپنے کام میں مصروف تھے کہ صبح تقریباً 8 بج کر 15 منٹ پر ایڈیشنل سکیورٹی کمپنی کا گارڈ شریف اللہ پہلی منزل پر پہنچا، جو تقریباً 4 سے 5 ماہ سے کمپنی میں کام کر رہا تھا۔ ایف آئی آر کے مطابق ملزم نے اپنی 9 ایم ایم پستول سے نامعلوم وجوہات پر قتل کرنے کے ارادے سے چینی شہریوں پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں 2 چینی شہری زخمی ہوگئے، جنہیں فوری طور پر ایدھی سینٹر ہسپتال منتقل کیا گیا جبکہ مشتبہ گارڈ اپنی پستول کے ہمراہ بھاگنے میں کامیاب رہا۔ پولیس نے موقع پر پہنچ کر 9 ایم ایم پستول سے فائر کردہ گولیوں کے خالی خول برآمد کیے۔ واقعے کے بعد وفاقی وزیر داخلہ محسن نقوی نے اسلام آباد میں تعینات چین کے سفیر جیانگ زی ڈونگ سے ملاقات کر کے کراچی میں گارڈ کی فائرنگ سے دو چینی شہریوں کے زخمی ہونے کے واقعے پر اظہار افسوس کیا تھا اور کہا تھا کہ چینی شہریوں اور مفادات کی حفاظت کو یقینی بنانا ہمیں ترجیح ہے جب کہ کراچی واقعے میں ملوث افراد کو جلد انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے گا۔

فرانس نے فلسطینی جھنڈوں پر پابندی لگادی

پیرس، 11 نومبر (یو این آئی) فرانس نے اسرائیل کے خلاف میچ میں فلسطینی جھنڈوں پر پابندی لگادی ہے۔ فرانسیسی دارالحکومت میں پولیس کے سربراہ نے یورپا لیگ میچ میں فرانسیسی قومی ٹیم اور اسرائیل کے درمیان آئندہ میچ کے دوران فلسطینی پرچموں پر پابندی کا اعلان کیا ہے۔ فرانسیسی میڈیا کے ساتھ ایک انٹرویو میں لارینٹ نونیز نے کہا کہ اسٹیڈیمز میں فلسطینی جھنڈوں سمیت سیاسی طور پر حوصلہ افزائی والے پیغامات نہیں ہوسکتے اسٹیڈیم میں صرف فرانسیسی اور اسرائیلی پرچم موجود ہوں گے۔ پیرس پولیس کے سربراہ نے کہا کہ 4,000 سے زیادہ سکیورٹی اہلکار تعینات کیے جائیں گے جن میں 2,500 اسٹیڈ ڈی فرانس کے اطراف کو محفوظ بنانے کے لیے تعینات ہوں گے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ ایسٹیڈیم جیسے سکیورٹی مسائل پیدا نہ ہوں۔ دوسری جانب ڈچ پولیس نے 100 سے زائد فلسطینی حامی مظاہرین کو حراست میں لے لیا جنہوں نے ایمسٹرڈیم میں اس ہفتے اسرائیلی ٹیم بال شالکین کے ساتھ ہونے والی جھڑپوں کے بعد مظاہروں پر پابندی کی خلاف ورزی کی تھی۔ دارالحکومت کے ڈیم اسکوئر پر جمع ہونے والے تینگروں مظاہرین غزہ پر اسرائیلی حملے کے حوالے سے " آزاد فلسطین کے حق میں " اور "نسل کشی" کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔

ایران اور سعودی عرب کے فوجی سربراہوں کی ملاقات

تہران (ایجنسی) ایران کی مسلح افواج کے شعبہ تعلقات عامہ کے حوالے ارنا کی رپورٹ کے مطابق سعودی مسلح افواج کے چیف آف جنرل اسٹاف جنرل فیاض بن حمید الروئیلی نے اتوار کے روز تہران میں ایرانی مسلح افواج کے چیف آف جنرل اسٹاف میجر جنرل محمد باقری سے ملاقات اور گفتگو کی۔ اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے میجر جنرل محمد باقری کا کہنا تھا کہ مشترکہ اقدار اور توانائیوں کے پیش نظر دونوں ملکوں کی مسلح افواج کے درمیان تعاون کے فروغ کے وسیع امکانات پائے جاتے ہیں۔ ایران کے چیف آف جنرل اسٹاف نے دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی شعبوں میں تعاون کی سطح کو بہتر بنانے اور تعلیمی و تربیت کے میدان میں تجربات کے تبادلے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ میں خوشی ہوگی کہ سعودی بحریہ کی آئندہ سال ایران کی بحری مشقوں میں حصہ لے یا بحری حیثیت سے شریک ہو۔ میجر جنرل باقری نے سعودی عرب میں اسلامی تعاون تنظیم کے ہنگامی اجلاس کے انعقاد کے بارے میں کہا کہ اسلامی ممالک کے اتحاد کے حوالے سے اس اجلاس کا انعقاد ایک قابل تعریف قدم ہے۔ ایران اور سعودی عرب کے فوجی سربراہوں کے درمیان ملاقات میں دوطرفہ دفاعی اور فوجی تعلقات اور تعاون کے فروغ پر غور کے ساتھ ساتھ مسئلہ فلسطین کے بارے میں بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

غزہ میں ظلم کی ساری حدیں پار، شہدا کی تعداد 44 ہزار کے نزدیک

غزہ (ایجنسی) فلسطین کی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ گزشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران غزہ کے خلاف غاصب صہیونی حکومت نے تین بار جارحیت کا ارتکاب کیا جس میں ایک دن میں اکیاون فلسطینی شہید اور ایک سو چونسٹھ دیگر زخمی ہوئے۔ ان شہدا کی تعداد اولاً اکہتر غزہ کے خلاف دہشتناک صہیونی جارحیت میں شہید ہونے والے فلسطینیوں کی تعداد بڑھ کر تینتالیس ہزار تک پہنچ گئی ہے جبکہ ایک لاکھ دو ہزار نو سو اکیس دیگر زخمی ہو چکے ہیں۔ شہید اور زخمیوں کی تعداد میں ابھی حالات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے کہ غزہ کے خلاف دہشتناک صہیونی جارحیت کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور صہیونی حکومت نے اپنے تازہ حملے میں غزہ کے شمال میں واقع جبالیہ کیمپ میں پرانی سڑک کو نشانہ بنایا جس کا نتیجہ فلسطینی شہید ہوئے جن میں تیرہ بچے شامل ہیں۔ دوسری جانب انروا کے سربراہ لازارینی نے غزہ کے شمالی علاقوں کی صورت حال پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ ان علاقوں میں صہیونی حکومت کی جانب سے ایک ماہ کے دوران نسل کشی اور نسلی تطہیر کے واقعات کے بعد اب ان علاقوں میں شدید بھوک مری کا بھی مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔

سعودی عرب: تاریخ میں پہلی بار صحرا نے سفید چادر اوڑھ لی

ریاض، 11 نومبر (یو این آئی) سعودی عرب کی تاریخ میں پہلی بار عرب صحرا نے سفید چادر اوڑھ لی، برف سے ڈھکے نخلستان دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔ تاریخ میں پہلی بار سعودی عرب کے صحرا برف باری کے بعد موسم سرما کے مجموعہ میں تبدیل ہوگیا ہے ہم دنوں میں شہری شہر میں تھا ہوا صحرا اور اس کی گرم ریت کے ٹیلے اب برف سے ڈھک گئے ہیں۔ یہ وہ منظر ہے جو ہمیں وقت سعودی عرب کے ایک صحرا میں دیکھا جاسکتا ہے؛ تاریخ میں پہلی بار سعودی عرب کے ایک صحرا کے بعد موسم سرما کے منظر میں بدل دیا۔ ویڈیو میں دیکھا جاسکتا ہے کہ بنجر ریاض صحرا ایک غیر متوقع منظر میں تبدیل ہوگیا ہے اور برف کے گالے زمین پر گرتے نظر آرہے ہیں۔ ایسے میں لوگوں کا ایک قافلہ برف کی تہہ پر محتاط قدم رکھتے ہوئے چلتا دکھائی دے رہا ہے جو دیر کوڈھانپے ہوئے ہے۔ اس موقع پر لوگوں کی بڑی تعداد اپنی گاڑیوں سے نکل کر اس نایاب موسم کی تصاویر اور ویڈیوز کے منظر کو نظر کیمروں میں محفوظ کر رہی ہے۔ سعودی محکمہ موسمیات کے مطابق الضوء صحرا میں درجہ حرارت بعض مقامات پر 55 ڈگری سینٹی گریڈ تک پہنچ سکتا ہے، اس لیے اس اچانک تبدیلی کو ایک غیر معمولی واقعہ قرار دیا جا رہا ہے۔

سماجوادی پارٹی مجرموں کا پروڈکشن ہاؤس، وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بیان پر

سپا کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق کا پلٹ وار

سنبھل:11 نومبر (پی این ایس) سماج وادی پارٹی کے سنبھل کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے اتر پردیش کے وزیر داخلی یوگی آدتیہ ناتھ کے ذریعہ سماجوادی پارٹی کو مجرموں کا پروڈکشن ہاؤس کہے جانے پر پوچھا کہ یوگی مہاراج کی سیاسی پالیسی یہاں گنڈارکی میں کیوں ختم ہوجاتی ہے؟ ضیا الرحمن برق نے کہا کہ جب وہ یہاں آتے ہیں تو ہندو۔مسلم،مندر۔مسجد، بجلی اور کسّے کی زبان نہیں بولتے اور نہ ہی مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں، بلکہ سماجوادی پارٹی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے کہا کہ یا تو انہیں یہاں بی جے پی امیدوار سے سیکمنا ہوگا کہ سیاست کیسے کرنی ہے یا پھر بی جے پی امیدواروں کو اس سے سیکمنا ہوگا کہ کس طرح کی سیاست کرنی ہے۔ کیونکہ دونوں کا سیاسی انداز مختلف ہے۔سماج وادی پارٹی کے سنبھل کے رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے کہا کہ اگر وزیر اعلیٰ یوگی اس طرح کی بات کرتے ہیں تو پھر آئین اور قانون کی کیا ضرورت ہے؟ رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے کہا کہ سماجوادی پارٹی کے لوگ یہاں غنڈہ گردی نہیں کرنے دیں گے لیکن آر ایس ایس والے یہاں طاقت کے زور پر غنڈہ گردی کرتے ہیں۔رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے الزام لگایا کہ کنڈرکی انتخابات میں پولیس انتظامیہ نے جمہوریت کو تباہ کیا ہے۔پولیس نے یہاں دہشت کا ماحول بنا رکھا ہے،گاؤں کے سربراہ، راشن ڈیلر، پٹرول پمپ آپریٹر، کالج آپریٹر،ڈاکٹر،انجینئر سبھی کو پولیس اور متعلقہ محکموں کی طرف سے دھمکیاں دی جارہی ہیں۔اس طرح الیکشن کرانے کو کیا فائدہ؟انہوں نے کہا کہ اگر الیکشن کمیشن یہاں منصفانہ اور پوری ایمانداری کے ساتھ انتخابات کرائے تو یہ سیٹ سماج وادی پارٹی کی ہے اور کسی میں سماج وادی پارٹی سے یہ سیٹ چھیننے کی ہمت نہیں ہے۔پریاگ راج کے کمبھ میلے میں 50 کلومیٹرک غیر ہندوؤں کے داخلے پر پابندی لگانے اور غیر ہندوؤں کو دکانیں لگانے کی اجازت نہ دینے کے سنت سماج کے مطالبے پر رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ یہ سب کچھ بی جے پی کے لوگ کررہے ہیں۔سنگھ کے لوگ سماج کو ہندو اور مسلم کے نام پر تقسیم کرکے اپنی سیاست چلانا چاہتے ہیں۔رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد یہ لوگ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ان کے پیروں تلے سے زمین کھسک رہی ہے اور 2027 میں سماج وادی پارٹی کی حکومت آنے والی ہے،اس لیے یہ لوگ اس طرح کی باتیں کررہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ بی جے پی کے لوگ مذہب کے نام پر یہاں منصفانہ اور پوری ایمانداری کے ساتھ انتخابات کرائے تو یہ سیٹ سماج وادی پارٹی کی چھیننے کی ہمت نہیں ہے۔پریاگ راج کے کمبھ میلے میں 50 کلومیٹرک غیر ہندوؤں کے داخلے پر پابندی لگانے اور غیر ہندوؤں کو دکانیں لگانے کی اجازت نہ دینے کے سنت سماج کے مطالبے پر رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ یہ سب کچھ بی جے پی کے لوگ کررہے ہیں۔سنگھ کے لوگ سماج کو ہندو اور مسلم کے نام پر تقسیم کرکے اپنی سیاست چلانا چاہتے ہیں۔رکن پارلیمنٹ ضیاء الرحمن برق نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات میں شکست کے بعد یہ لوگ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ان کے پیروں تلے سے

ملکارجن کھرگے کے بیان سے سنت برادری میں غصہ

سنتوں سے مانگیں معاف: ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک

لکھنؤ:11 نومبر (پی این ایس) یوپی ضمنی انتخابات سے پہلے سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے پر الزامات لگا رہی ہیں۔اس تناظر میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے نے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ پر متنازعہ بیان دے ڈالا۔ ان کا بیان اب سیاست کے ساتھ مذہبی رنگ بھی اختیار کررہا ہے۔اس پر سنت سماج نے اپنا شدید ردعمل ظاہر کیا ہے۔دراصل، کھرگے نے سی ایم یوگی کے بھگوا کپڑوں کی نفرت کی سیاست بتاتے ہوئے بیان دیا تھا۔اس پر سنت سماج ان ڈی اے کی اتحادی جماعتوں کے ساتھ مل کر کانگریس کو آڑے ہاتھوں لے رہے ہیں۔ سنتوں کا کہنا ہے کہ کھرگے کے بیان سے ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اس کے علاوہ بی جے پی کی حلیف جماعتیں بھی کھرگے کے بیان پر اعتراض کر رہی ہیں۔ڈپٹی سی ایم برجیش پاٹھک نے کہا کہ کانگریس کی یہاں پرانی ذہنیت ہے۔کانگریس کی تاریخ ہمیشہ جھوٹ بولنے اور سماج میں دراڑ پیدا کرنے والی رہی ہے۔کانگریس نے کبھی ہندو مذہب اور سناتن دھرم کا احترام نہیں کیا۔انہیں اپنے بیان کے لئے سنتوں سے معافی مانگنی چاہئے اس کے علاوہ کابینی وزیر رام پرکاش راٹی بھرے بھی کانگریس پر حملہ کیا۔انہوں نے کہا کہ کانگریس کی تاریخ عوام کو تقسیم کرکے اقتدار حاصل کرنے کی ہے۔پسماندہ،دلت اور مسلم برادریوں کو دھوکہ دیا گیا ہے۔اقتدار میں رہتے ہوئے انہوں نے کبھی تعلیم،صحت،صفائی اور کسانوں کی فلاح و بہبود پر توجہ نہیں دی۔آل انڈیا سنت سمیتی کے جنرل سکریٹری سوامی جتیندرانند سرسوتی نے کہا کہ کھرگے کا بیان گھٹیا اور قابل مذمت ہے۔خبردار کیا کہ اگر ہندو مذہب اور سناتن دھرم پر حملے بند نہ ہوئے تو سنت سماج سخت جوابی کارروائی کرے گا۔انہوں نے کانگریس کو آل انڈیا جرج کمیٹی قرار دیا۔ایودھیا کے سنت سوامی گوپالی داس مہاراج نے بھی کھرگے کے بیان کی سخت مذمت کی۔انہوں نے کہا کہ ملکارجن کھرگے کے نام میں کھرگ ہے۔اس کا کام تقسیم کرنا اور کاٹنا ہے۔جبکہ یوگی آدتیہ ناتھ کا نام یوگا کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے متحد کرنا۔

آر ڈی ایس او کے زیر اہتمام ہمدرد عدالت

لکھنؤ۔ RDSO میں 11 نومبر 2024 کو شری امر ناتھ دوبے، پرنسپل چیف پرسنل آفیسر/ RDSO کی رہنمائی میں ہمدرد عدالت کا انعقاد کیا گیا تاکہ متوفی ملازمین کے زیر کفالت افراد کے لیے ہمدردانہ تقرری سے متعلق شکایات کو نمٹا جا سکے۔زیر کفالت افراد اور شکایت کنندگان نے اپنی شکایات موجود افسران کے سامنے پیش کیں۔ ہمدرد عدالت نے تمام شکایت کنندگان کی شکایات کو بڑے تحمل کے ساتھ سنا اور انہیں ریلوے بورڈ کے قواعد کے تناظر میں قابل قبول طریقے سے حل کیا گیا اور متعلقہ قواعد کی کاپیاں بھی فراہم کی گئیں۔تمام شکایت کنندگان مکمل طور پر مطمئن تھے اور اپنے مسائل کے خوش اسلوبی سے حل پر تحریری اطمینان کا اظہار کیا۔

’ہندوستانی نرسوں کی رہائی میں مرحوم حسن نصر اللہ کا تھا اہم کردار‘

روضہ زینبیہ میں منعقد مجلس ایصال ثواب سے مولانا حیدر عباس رضوی کا خطاب

شہزادی کونین حضرت فاطمہ زہرا کی شہادت کے سلسلہ میں خمسہ مجالس آج سے

لکھنؤ (پریس ریلیز) راجہ جی پورم کے نکیت رائے تالاب واقع روضہ زینبیہ کی جانی زہرا کمیٹی کے جانب وشنبہ 11 اکتوبر کو بعد نماز مغربین روضہ کے مولانا طاہر جرولی بال جب حرب اللہ رہنما مرحوم حسن نصر اللہ و دیگر شہیدوں کے ایصال ثواب کیلئے مجلس عزا کا اہتمام کیا گیا۔ تلاوت کلام پاک سے مجلس کا آغاز ہوا جس کے بعد شعرا نے منظوم نذرانہ عقیدت پیش کیا اس کے بعد مجلس کو مولانا حیدر عباس رضوی دانش نے خطاب کیا۔مولانا نے شہید حسن نصر اللہ کی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور ان کے ذریعہ ہندوستانی نرسوں کی رہائی کیلئے اٹھائے گئے قدم کا خصوصی ذکر کیا۔انہوں نے کہ یہ نرسیں عراق کے شمالی شہر تکریت کے ایک اسپتال میں محصور تھیں جن کو داعش کے دہشت گردوں نے قید کر رکھا تھا اور انہیں آزاد کرانے میں شہید حسن نصر اللہ نے اہم کردار ادا کیا۔ہمیں اپنے ملک کیلئے کئے گئے حسن نصر اللہ کے احسان کو بھلانا نہیں چاہئے۔ مولانا نے شہادت کی اہمیت پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔مولانا نے جب کربلا کے شہیدوں کا ذکر کیا تو یہاں موجود سبھی عزادار اشکبار ہو گئے اور اپنے آنسوؤں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے آیت اللہ خامنہ ای و امام وقت کی خدمت میں تعزیت پیش کی۔

دوسری جانب شہزادی کونین، دل بند مصطفےٰ، زوجہ مرتضیٰ مادر حسنین، خاتون جنت حضرت فاطمہ زہرا کی دل سوز شہادت کی 75 ویں روایت پر ’عزائے فاطمیہ‘ کے عنوان سے راکبین جانی زہرا محفل کمیٹی کی جانب سے خمسہ مجالس کا اہتمام منگل 12 نومبر سے بعد نماز مغربین نکیت رائے تالاب واقع شبیہ روضہ زینبیہ میں کیا گیا ہے۔ان مجالس کو مختلف علما خطاب کریں گے۔کمیٹی کے جنرل سکریٹری سید آفتاب رضوی کی اطلاع کے مطابق مجالس کا آغاز تلاوت ربانی سے ہوگا جس کے بعد شعرا بارگاہ معصومہ عالم میں منظوم نذرانہ عقیدت پیش کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ منگل 12 نومبر کو شجاع عباس پیش خوانی کے فرائض انجام دیں گے جس کے بعد ہوسے والی مجلس کو ناظمیہ عربک کالج کے پروفیسر مولانا ظہیر عباس خطاب کریں گے جبکہ بدھ 13 نومبر کو اختر مظفری پیش خوانی کریں گے اور جامعہ ناظمیہ لکھنؤ کے پروفیسر مولانا سید محمد حسنین باقری جو راسی مجلس کو خطاب کریں گے۔اسی طرح جمعرات 14 نومبر کو مظفر کاچھوی کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید ضیغم حیدر مجلس کو خطاب کریں گے اور جمعہ 15 نومبر کو حسن مرزا پوری کی پیش خوانی کے بعد مولانا سید احتشام حسنین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔انہوں نے بتایا کہ اس سلسلہ کی آخری دلدوز عزائی مجلس شنیچر 16 نومبر کو ہوگی۔ اس میں تلاوت ربانی کے بعد ظفر فیض آباد پیش خوانی کے فرائض انجام دیں گے جبکہ شبیہ سینٹرل وقف بورڈ کے رکن اور عالم نگر مسجد کے امام جمعہ مولانا سید رضا حسین رضوی مجلس کو خطاب کریں گے۔ پروگرام کے آخری دن کمیٹی کے صدر نواب عمران علی خاں شعرا و ذاکرین اور سبھی مہمانوں کی آمد پر تکلفات تشکر پیش کریں گے۔

بہرائچ تشدد: مکانوں کے انہدامی معاملے کی سماعت اب 18 نومبر کو

لکھنؤ:11 نومبر (پی این ایس) بہرائچ کے مہراج گنج میں موتی مرحن کے دوران تشدد کے ملزمین کے گھروں کو گرانے کے معاملے میں پیر کو بھی سماعت نہیں ہو سکی۔عدالت نے سماعت کے لیے 18 نومبر کی نئی تاریخ دی ہے۔آپ کو بتاتے ہیں کہ انہدامی نوٹس چیلنج کرنے والی درخواست کی سماعت پیر کو ہونی تھی تاہم عدالت نے کیس کی سماعت کے لیے اگلی تاریخ دے دی۔جسٹس اے آر مسعودی اور جسٹس سبھاش ودیارتھی کی ڈویژن بنچ نے بدھ کو لاسوسی ایشن فار پروٹیکشن آف سول رائٹس کی طرف سے دائر پی آئی ایل کی سماعت کرتے ہوئے ریاستی حکومت کو کئی نکات پر جواب داخل کرنے کا زبانی حکم دیا تھا۔پچھلی سماعت میں عدالت نے ریاستی حکومت سے زبانی طور پر پوچھا تھا کہ کیا نوٹس جاری کرنے سے پہلے باقی کوئی سروے کرایا گیا تھا یا نہیں؟ جن لوگوں کو نوٹس جاری کیا گیا کیا وہ تعمیر شدہ احاطے کے مالک ہیں یا نہیں؟ نوٹس جاری کرنے والی اتھارٹی ان کو جاری کرنے کی اہل تھی یا نہیں۔ان نکات کے علاوہ عدالت نے حکومت سے یہ بھی پوچھا کہ کیا پوری تعمیر ایس کا کوئی حصہ غیر قانونی تعمیر تھا یا نہیں؟ سماعت کے دوران عدالت نے زبانی تبصرہ کیا تھا کہ فی الحال ریاستی حکومت کو کوئی ایسی کارروائی نہیں کرنی چاہئے جو قانون کے مطابق نہ ہو۔

ذیابیطس اور دل کی بیماری: صحت کا بڑھتا ہوا بحران

لکھنؤ:ڈاکٹر نتیش گنج جیسا کہ لکھنؤ جیسے شہری علاقوں میں ذیابیطس اور قلبی امراض (CVD) میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے،ان دونوں حالات کا اضرار صحت کے بڑھتے ہوئے بحران کے طور پر ثابت ہو رہا ہے۔ حالیہ مطالعات سے شہر میں ذیابیطس کے کیسز میں نمایاں اضافہ ہوا ہے اور ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ ذیابیطس اور دل کی بیماری کے درمیان تعامل مریضوں کے لیے خطرہ بڑھاتا ہے۔ڈاکٹر نتیش گنج، ایم بی بی ایس، ایم ڈی (انٹرنل میڈیسن)، ڈی ایم (اینڈوکرائنولوجی اینڈ میٹابولزم)، لکھنؤ میں میڈانتا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں اینڈوکرائنولوجی اور ذیابیطس کے ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر،اس دوہرے صحت کے خطرے کی شدت پر زور دیتے ہیں۔"ذیابیطس دل کی بیماریوں کے خطرے کو نمایاں طور پر بڑھاتا ہے، بشمول دل کے دورے، فالج اور دل کی ناکامی"۔ڈاکٹر گنج کہتے ہیں۔"ہائی بلڈ شوگر خون کی نالیوں اور اعصاب کو نقصان پہنچا سکتی ہے،جس سے دل کی بیماری کا انتظام دشوار ہو جاتا ہے۔جب اس پر قابو نہ رکھا جائے تو یہ تکلیف دہ پیچیدگیاں اور جلد موت کا باعث بھی بن سکتا ہے۔"ڈاکٹر گنج کے مطابق لکھنؤ میں ذیابیطس کے بڑھنے کا تعلق جدید شہری کاری سے ہے جس کی وجہ سے زیادہ بیہودہ طرز زندگی اور کھانے کی غیر صحت مند عادات ہیں۔"ذیابیطس کے شکار لوگ اکثر کم عمری میں دل کے مسائل پیدا کرتے ہیں ان لوگوں کے مقابلے میں جن کی حالت نہیں ہے، اور اس کے نتائج بدتر ہوتے ہیں۔" ServierIndia کی طرف سے منعقد عام میں جاری کردہ اس مضمون میں نوٹ کیا گیا ہے۔"دونوں حالات کو ایک ساتھ سنبھالنا ایک پیچیدہ لیکن ضروری کام ہے۔اسی لیے ہم ایک جامع نگہداشت کا بااثر فراہم کرنے پر توجہ مرکوز کر رہے ہیں جو ان مریضوں کی ضروریات کو متعدد زاویوں سے پورا کرتا ہے۔"

شیعہ وقف بورڈ ملازمین نے کیا کام کا بائیکاٹ

لکھنؤ:11 نومبر (پی این ایس) شیعہ سینٹرل وقف بورڈ کے ملازمین نے میر کو کام کا بائیکاٹ کیا۔انہوں نے 41 ماہ کی بقایا تنخواہ کی ادائیگی کا مطالبہ کیا۔ملازمین کا الزام ہے کہ انہیں گزشتہ پانچ ماہ سے مسلسل تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ایسے میں گھر کے اخراجات پورے کرنا مشکل ہوگیا ہے۔وہ اپنے بچوں کے اسکول کی فیس اور گھر کا کرایہ بھی ادا کرنے کے قابل نہیں ہیں۔اس وقت شیعہ سنٹرل وقف بورڈ میں 14 ملازمین کام کررہے ہیں۔ ریگلر تنخواہوں کی عدم ادائیگی کے باعث ملازمین کی 41 ماہ کی تنخواہیں واجب الادا ہیں۔ ملازمین کو گزشتہ پانچ ماہ سے مسلسل تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔تنخواہوں کی باقاعدہ ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے ملازمین کی 37 ماہ کی تنخواہیں پہلے ہی بقایا ہیں۔ تنخواہوں کی ادائیگی کے لیے ملازمین نے بورڈ کے چیئرمین سے حکومت کو متعدد بار خطوط ارسال کیے لیکن تنخواہیں ادا نہیں کی گئیں۔ بورڈ کے ملازم منتظر مہندی نے کہا کہ وقف بورڈ کے ملازمین کو گزشتہ پانچ ماہ سے مسلسل تنخواہیں نہیں مل رہی ہیں۔ایسے میں ملازمین کے سامنے مالی بحران پیدا ہوگیا ہے۔ بہت سے ملازمین بیمار ہیں لیکن انہیں علاج کروانے کے قابل نہیں ہیں۔گزشتہ بورڈ کی جانب سے تنخواہوں کی باقاعدہ ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے ملازمین کو تنخواہیں واجب الادا ہیں۔ایسے میں ان کے پاس جمع پونجی بھی نہیں ہے۔ ملازم عابد رضا کا کہنا تھا کہ تنخواہ نہ ملنے کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کی اسکول فیس بھی جمع نہیں کرا سکے۔ صورتحال یہ ہے کہ بچوں کو فیس کے عوض اسکول میں بٹھایا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ کام کا بائیکاٹ کرکے احتجاج پر مجبور ہیں۔

اودھ کی مشہور سرزمین زیدپور میں مولانا سید عالم مہدی کی کتاب تاریخ سادات زیدپوری رسم اجرا علماء کرام کی موجودگی میں عمل میں آئی۔

ممتاز پی۔جی کالج میں قومی یوم تعلیم کا انعقاد

لکھنؤ 11 نومبر۔ممتاز پی جی کالج کے مولانا علی میاں ہال میں آزادی ہند کے پہلے وزیر تعلیم مولانا ابوالکلام آزاد کی یوم پیدائش کو قومی یوم تعلیم کے طور پر منایا گیا جس میں کالج کی تینوں فیکلٹیز کے طلبا و طالبات نے پر بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔اس سے قبل پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کالج کے پرنسپل پروفیسر محمد حسان نے مہمانان ممتاز پی جی کالج کے سابق پرنسپل پروفیسر عتیق احمد فاروقی اور شعبہ پی جی کالج کیمسٹری شعبہ کے سابق صدر ڈاکٹر شوکت تقی کا استقبال کیا۔اس موقع پر مولانا آزاد اور جدید تعلیمی نظام کے عنوان پر تقریری مقابلے میں طلبا و طالبات نے تعلیم کے لیے مولانا آزاد کی خدمات پر اپنا تقاریر پیش کیں۔اس مقابلہ جات پروگرام میں طلبا محمد ارسلان (سال اول)، ابو طالب (سال اول) اور محمد اشرف (سال سوم) نے بالترتیب اول، دوم اور سوم مقام حاصل کیا۔اس تقریری مقابلے میں بطور حکم پروفیسر عتیق احمد فاروقی اور ڈاکٹر شوکت تقی نے اپنے فرائض انجام دیے۔اس سے قبل گزشتہ ۹ نومبر کو شاعر مشرق علامہ اقبال کے یوم پیدائش کی مناسبت سے منعقد عالمی یوم اردو کے موقع پر طلبا و طالبات کے درمیان مضمون نگاری کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں محمد منہاج عالم بی اے سال دوم، محمد شکیل بی اے سال سوم اور زینب جنید بی ایس سی سال سوم نے بالترتیب اول، دوم اور سوم مقام حاصل کیا۔ان طلبا و طالبات کو مہمانان کے بدست میڈل ٹرافی اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ان دونوں اور محمد اشرف کو سرٹیفکیٹ دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی گئی۔مہمان خصوصی پروفیسر عتیق احمد فاروقی نے مولانا آزاد کی ہمہ جہت شخصیت کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ مولانا آزاد کے تعلیمی میدان میں کئے گئے کاموں، قائم کیے گئے اداروں اور اداروں کی مثبتیت کا ذکر کیا۔اپنے خطاب میں انہوں نے کہا کہ مولانا آزاد جیسا ایک شخص صدیوں میں پیدا ہوتا ہے۔انہوں نے مزید مولانا آزاد کی ہمہ جہتی شخصیت اور اس وقت کے مسائل سے نمٹنے کے ان کے طریقوں پر گفتگو کی۔پرنسپل پروفیسر محمد خان نے کہا کہ جب ہندوستان آزاد ہوا تو مولانا ابوالکلام آزاد کو ہندوستان کا پہلا وزیر تعلیم بنایا گیا۔وزیر تعلیم، کا عہدہ سنبھالتے ہی مولانا نے یہ عزم کیا کہ ہندوستان میں تعلیم نظام کی ایسی پختہ بنیاد ڈالی جائے جس پر آنے والی نسلیں ایک عالمی شان کی تعلیم کرنے کے کام بخوبی انجام دے سکیں۔ پروگرام میں ڈاکٹر شوکت تقی نے بھی مولانا آزاد کی خدمات اور ملک کی آزادی کے لئے ان کی بھرپور حصے داری کا ذکر کیا۔مولانا آزاد پنڈت نہرو کے اس قول سے متفق تھے کہ اگر ہندوستانی یونیورسٹیاں اپنے کام کو بخوبی انجام دیں تو یہ ملک کی ترقی میں ایک اہم قدم ہوگا۔ آزاد نے دیگر علوم فنون کے ساتھ فنی تعلیم کی ضرورت بھی محسوس کی اور اس کیلئے آل انڈیا کونسل فار ٹیکنیکل ایجوکیشن کے نام سے ایک مرکزی ادارہ کا قیام کیا اور ملک بھر میں تکنیکی تعلیم کے نئے شعبہ قائم کرنے کا کارنامہ انجام دیا۔پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر محمد سلمان خان ندوی نے کہا کہ مولانا آزاد نے تعلیم نسواں، پروفیشنل تعلیم اور تعلیم صنعت وحرفت کو بھی اہل وطن کیلئے ضروری قرار دیا۔

پرائیویٹ پریکٹس کا لالچ

کے جی ایم یو کے ڈاکٹر پرائیویٹ اسپتال لے گئے اور آپریشن کیا، مریض کی ہوگئی موت

لکھنؤ:11 نومبر (پی این ایس) یوپی کے بارہ بنکی میں ایک نوجوان نے محبت کے بعد مدھیہ پردیش کی لڑکی سے شادی کرلی۔اہل خانہ کے ساتھ سسرال پہنچنے والی دلہن لاکھوں کی نقدی اور زیورات لے کر فرار ہو گئی۔نوجوان کو ایک کیس میں جیل بھیج دیا گیا۔اب جب نوجوان کے بھائی نے عدالت سے رجوع کیا تو لڑکی سمیت تین افراد کے خلاف دھوکہ دہی اور چوری کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔یہ معاملہ تھانہ محمد پور کھالہ کے گاؤں سرسنڈ کا ہے۔گاؤں کے رہنے والے فردھر گوپال نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔بتایا کس کا کہنا بھائی جھوینڈر شکلا پتھرہ ضلع سندھی، مدھیہ پردیش میں کام پر گیا تھا۔وہاں اس کی پرایا نامی لڑکی سے دوستی ہوگئی۔22 اپریل کو لڑکی اور اس کے بھائی جھوینڈر کی شادی لکھنؤ کے آریہ سماج مندر میں ہوئی۔5 مئی کو پرایا اپنے بھائی اس اور والد راجندر کے ساتھ سرسنڈ پہنچی۔رات قیام کرنے کے بعد صبح جیون لایتہ ہو گئے۔فردھر گوپال کا الزام ہے کہ تینوں نے ایک لاکھ روپے اور 2-3 لاکھ روپے کے زیورات چرائے ہیں۔کافی تلاش کے بعد جب سندھی اپنے بھائی کے ساتھ مدھیہ پردیش پہنچا تو نوجوان کو جھوٹے مقدمے میں جیل بھیج دیا گیا اور وہاں سے واپس آنے کے بعد محمد پور کھالہ پولیس سے انصاف کی اپیل کی۔

سسرال میں پہلے ہی دن دلہن نے مجادیا تبلکہ

لواحقین لگا رہے ہیں تھانے کے چکر

لکھنؤ:11 نومبر (پی این ایس) یوپی کے بارہ بنکی میں ایک نوجوان نے محبت کے بعد مدھیہ پردیش کی لڑکی سے شادی کرلی۔اہل خانہ کے ساتھ سسرال پہنچنے والی دلہن لاکھوں کی نقدی اور زیورات لے کر فرار ہو گئی۔نوجوان کو ایک کیس میں جیل بھیج دیا گیا۔اب جب نوجوان کے بھائی نے عدالت سے رجوع کیا تو لڑکی سمیت تین افراد کے خلاف دھوکہ دہی اور چوری کا مقدمہ درج کیا گیا ہے۔یہ معاملہ تھانہ محمد پور کھالہ کے گاؤں سرسنڈ کا ہے۔گاؤں کے رہنے والے فردھر گوپال نے پولیس اسٹیشن میں شکایت درج کرائی۔بتایا کس کا کہنا بھائی جھوینڈر شکلا پتھرہ ضلع سندھی، مدھیہ پردیش میں کام پر گیا تھا۔وہاں اس کی پرایا نامی لڑکی سے دوستی ہوگئی۔22 اپریل کو لڑکی اور اس کے بھائی جھوینڈر کی شادی لکھنؤ کے آریہ سماج مندر میں ہوئی۔5 مئی کو پرایا اپنے بھائی اس اور والد راجندر کے ساتھ سرسنڈ پہنچی۔رات قیام کرنے کے بعد صبح جیون لایتہ ہو گئے۔فردھر گوپال کا الزام ہے کہ تینوں نے ایک لاکھ روپے اور 2-3 لاکھ روپے کے زیورات چرائے ہیں۔کافی تلاش کے بعد جب سندھی اپنے بھائی کے ساتھ مدھیہ پردیش پہنچا تو نوجوان کو جھوٹے مقدمے میں جیل بھیج دیا گیا اور وہاں سے واپس آنے کے بعد محمد پور کھالہ پولیس سے انصاف کی اپیل کی۔

اودھ نامہ

ڈگرا بھی بھی کٹھن ہے

ہمارے ملک کے آئین نے انصاف کے مندر عدالت کو اتنی اہمیت دی ہے اس کے سامنے بڑے بڑے سر جھکائے باادب کھڑے ہونے پر مجبور ہیں، پھر وہ ضلع جج کی عدالت ہو یا عدالت عالیہ ہو یا عدالت عظمیٰ ہو،ہاں دلیلوں کے ماہر وکیل صاحبان سے لے کر بڑے بڑے عہدے، رتبے، اور مرتبے والے لوگ بھی سر جھکا کر ہی کھڑے ہوتے ہیں کیوں کہ وہاں ہر دلیل کی قابلیت کام آتی ہے نہ ہی کسی کی بے پناہ دولت اور نہ کسی کا رتبہ۔ کرسی پر بیٹھے ہوئے حاکم کی نگاہوں ہمارے آپ کے مقدر کا فیصلہ کرتی ہے فیصلہ آپ کے حق میں ہو یا خلاف عدالت سے باہر نکل کر صرف آپ اپنی تسکین کے لئے اپنی خوشی یا ناراضگی کا دبی زبان میں اظہار تو کرسکتے ہیں، لیکن فیصلے پر آپ اعتراض یا تبصرہ کھلے طور پر نہیں کرسکتے، کیوں کہ عدالت کے فیصلے کے خلاف آپ کے منہ سے نکلا ہوا ایک بھی جملہ آپ کو توہین عدالت کا مجرم بنادے گا اور پھر آپ اسی عدالت کے رحم وکرم پر ہوں گے اور بحث سوائے معذرت اور رحم کی اپیل کے علاوہ آپ کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں بچے گا۔ لیکن یہ سب گذرے وقت کی باتیں لگتی ہیں کیونکہ وقت اور حالات کے بدلنے کا اثر اگر ایک طرف سماج کے سبھی شعبوں پر پڑا تو کہیں نہ کہیں ہلکا سا ہی اس کا اثر عدالتوں پر بھی پڑتا محسوس ہونے لگا لیکن یہ بھی ہوا کہ اندھیرے میں روشنی کی کرنیں ہمیشہ موجود رہتی ہیں۔ جو گہرے سے گہرے اندھیرے پر بھی بھاری پڑتی ہے۔ جب بابری مسجد کی صلہ ہوا تو دیکھا گیا کہ سارے الزامات غلط ثابت ہوئے اور سارے شواہد بابری مسجد کے حق میں گئے لیکن اس کے باوجود خصوصی اختیارات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فیصلہ فریق مخالف کے حق میں دے دیا گیا۔اس فیصلہ کو الگ الگ عقلوں نے الگ الگ نظر اور الگ الگ زاویے سے دیکھا گیا۔ اور ایک طبقہ تو بالکل ہی مایوس ہو کر رہ گیا۔ اس دوران دو اہم مقدمے سپریم کورٹ میں اور زیر سماعت تھے یعنی علی گڑھ مسلم ی ونیورسٹی کا اقلیتی کردار کا مقدمہ اور دوسرا مدارس ایکٹ کا مقدمہ جسے ہیا کورٹ نے غیر آئینی قرار دے دیا تھا۔ لوگوں میں ایک طرح کی مایوسی تھی، اور چیف جسٹس کی رٹائرمنٹ کا وقت قریب آتا جارہا تھا۔

آخر کار ملک کے چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نگھ اپنی مدت کار مکمل کر کے رخصت ہو گئے۔ لیکن دیکھا گیا کہ چیف جسٹس کے آخری ہفتہ میں مقدمات کی فہرست چونکا نے والی تھی۔ لوگ امید کر رہے تھے کہ وہ جاتے جاتے نہ صرف مدرسہ ایکٹ کو غیر آئینی قرار دے کر الہ باد ہائی کورٹ کے فیصلے کی توثیق فرما ئیں گے، بلکہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو بھی پامال کر کے خصت ہوں گے مگر ان کے لیے صدر مملکت کا عہدہ طے ہو جانے یا کسی صوبے کا گورنر بنا دیا جائے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوا اور انھوں نے مدرسہ ایکٹ کے بعد علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی رائے ہموار کردی۔ اس کے علاوہ بلڈوزر کی ایک کاوائی پر پچیس لاکھ روپے کے سرکاری معاوضہ کا فیصلہ کر کے سرکاری دیگالی پر ضرور اچھا دیا۔ خیر لوگ کچھ بھی کہیں کچھ بھی سوچیں لیکن یہ حقیقت ہے کہ جسٹس چندر چوڑ نے آخری ہفتے میں اپنے ذاتی وقار کے ساتھ ساتھ عدلیہ کے وقار کو بھی بلند کیا۔

سپریم کورٹ نے چیف جسٹس کے آخری دن 3-4 کی اکثریت سے، عزیز باشا کیس میں اپنی ہی عدالت میں کیے جانے والے 1967 کے فیصلے کو مسترد کر دیا۔ اور تازہ فیصلے میں مرتب شدہ اصولوں کے مطابق اب ایم یو کی اقلیتی حیثیت کا نئے سرے سے تعین کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ان ہدایات کی روشنی میں کسی تعلیمی ادارے کا اقلیتی درجہ محض اس لیے ممنوع نہیں ہوگا کہ پارلیمنٹ نے اس کو کنٹرول کرنے یا نگرانی کے لیے کوئی قانون بنایا ہے یا وہ ادارہ غیر اقلیتی افراد کے ذریعہ چلایا جارہا ہے۔ اس طرح گویا عزیز باشا مقدمہ میں سپریم کورٹ کا سابقہ موقف اور استدلال دونوں کو غلط ٹھہرا دیا گیا اور بلاواسطہ مسلم یونیورسٹی کا اقلیتی درجہ بحال ہو گیا۔ اس فیصلے کے خلاف جسٹس سوریہ کانت، جسٹس دیپانکر دتا اور جسٹس ستیش چندر شرما نے ایک تکنیکی نکتہ اٹھاتے ہوئے کہا کہ 1981 میں دو ججوں کی بنچ کی طرف سے کیس کو سات ججوں کی بنچ میں بھیجنا قانون کے مطابق غلط تھا۔ چیف جسٹس ڈی وائی چندر چوڑ نے فیصلہ سناتے ہوئے مزید یہ بھی کہا کہ آرٹیکل 30 کا اطلاق ان تعلیمی اداروں پر یکساں طور پر ہوتا ہے جو آئین ہند نافذ ہونے سے قبل قائم ہوئے ہوں یا نفاذ کے بعد وجود میں آئے ہوں۔ سپریم کورٹ نے اقلیتی کردار کی خاطر اس کے مکمل طور پر اقلیت کے زیر انتظام ہونے کی شرط بھی ختم کر دی یعنی سرکار اقلیتی ادارے کو چلانے کی خاطر وسائل فراہم کرنے سے انکار نہیں کرسکتی۔ اقلیتی درجہ کی خاطر اس کا اقلیت کے ذریعے قائم ہونا کافی ہے۔ اے ایم یو اقلیتی ادارہ ہو نے یا نہ ہونے کا فیصلہ کرنے کی خاطر اب یہ دیکھنا ہوگا کہ اسے کس نے قائم کیا۔ عدالت نے وضاحت کی کہ ادارے کے قیام کی اصل بنیاد پر غور کر کے معلوم کرنا ہوگا کہ ادارے کے پیچھے کس کا ذہن تھا۔

اب جو ہدایات سپریم کورٹ نے طے کی ہیں ان کی روشنی میں تین ججوں کی بینچ جب اے ایم یو کی اقلیتی حیثیت کو تسلیم کرے گی تو وہاں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل، دیگر پسماندہ طبقات (او بی سی) اور اقتصادی طور پر کمزور طبقات (ای ڈبلیو ایس) کے لیے نشستیں محفوظ کرنے کی حاجت ختم ہو جائے گی۔ اس کے بعد مسلمانوں کے موقر ترین تعلیمی ادارے کی خوشنمائی بھی بحال ہو جائے گی۔ لیکن یہ سب جتنا کہنے میں آسان لگتا ہے کیا واقعی عملاً بھی اتنا آسان ہے یہ کہنا مشکل ہے۔ اگر چہ 1981 میں حکومت وقت نے قانون پاس کر کے اسے اقلیتی درجہ دے دیا تھا مگر پھر حکومتیں بدلیں اور رویے بدلے چنانچہ نتیجے بھی بدلے۔ بابا صاحب کا آئین اور ملک میں رائج آئی پی سی اور سی آر پی سی میں ہر بات اتنی واضح طور پر لکھی گئی ہے جو ہر مجرم کو سزا دلانے اور ہر بے گناہ کو سزا سے بچانے کے لئے کافی ہے لیکن یہ تبھی ممکن ہے جب انصاف آنکھ پر پٹی باندھ کر کیا جائے۔

ٹرمپ کی واپسی اور مختلف ممالک کے ساتھ امریکہ کے تعلقات

ڈونلڈ ٹرمپ نے چار سال کے عرصے کے بعد دوبارہ امریکی صدر کا عہدہ سنبھال لیا ہے، وہ 47ویں امریکی صدر بن گئے ہیں اور ان کی واپسی امریکی مفادات کو ترجیح دینے اور دیگر اقوام کی طاقت اور صف بندی کی بنیاد پر اتحادوں کا اندازہ لگانے کے اپنے نقطہ نظر کی طرف واپسی کا اشارہ دیتی ہے

اسد مرزا

امریکی صدر کے طور پر دوبارہ بیٹھنے کے بعد عالمی سطح پر یہی توقع کی جارہی ہے کہ زیادہ تر ممالک کے ساتھ امریکہ کے تعلقات اسی طرح پر چلیں گے جو کہ ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنی پہلی صدارت کے دوران اپنائی تھی۔ ٹرمپ کی نظر میں جن عالمی رہنماؤں کو یا تو دوست یا دشمن کے طور پر دیکھا جائے گا، ان میں ہندوستان اور دیگر کئی ممالک کو وائٹ ہاؤس کے ساتھ بہتر تعلقات استوار کرتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔ ٹرمپ کی واپسی کو وزیر اعظم مودی کے لیے ایک مثبت پیش رفت کے طور پر دیکھا جارہا ہے، جن کے سابق امریکی صدر کے ساتھ مضبوط تعلقات ہیں۔ دونوں رہنماؤں نے برسوں میں ایک دوسرے کی عوامی سطح پر تعریف کی ہے اور ذاتی تعلقات استوار کیے ہیں۔ ہندوستان۔ امریکہ باہمی تعلقات کے مثبت رہنے کی امید کی جاسکتی ہے کیونکہ مضبوط دوطرفہ تعلقات پر توجہ ٹرمپ کے پالیسیوں کے مطابق ہوگی۔

روس کے ساتھ اس کی بات چیت کے بارے میں ٹرمپ کا موقف وزیر اعظم مودی کا ماسکو کے ساتھ قریبی تعلقات برقرار رکھنے کی اجازت دے سکتا ہے، جو تاریخی اور دفاع کے معاملے میں ہندوستان کا کلیدی شراکت دار ہے۔ اس سے قبل، جو بائیڈن انتظامیہ نے نئی دہلی سے عدم اطمینان ظاہر کیا تھا جب مودی نے جولائی میں ماسکو میں پوٹن سے ملاقات کی تھی۔

سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان، جو کہ مملکت کے حقیقی حکمران ہیں، وہ امریکہ کے ساتھ طویل عرصے سے انتظار کے جانے والے سیکیورٹی معاہدے کے لیے کوششوں کو دوبارہ بحال کرسکتے ہیں۔ ٹرمپ، جنہوں نے ابراہیم معاہدے میں نگہبانی کردار ادا کیا تھا جس نے اسرائیل اور کئی عرب ممالک کے درمیان سفارتی تعلقات قائم کیے تھے، اس کے مطابق توقع ہے کہ اب امریکہ سعودی عرب کو اس معاہدے میں شامل کرنے کے لیے اس فریم ورک کو وسعت دینے پر توجہ مرکوز کرے گا۔

اگر ٹرمپ اسرائیل اور سعودی عرب کے درمیان امن معاہدہ کرانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، تو یہ امریکہ کے لیے سعودی عرب کو اپنی سیکیورٹی سپورٹ بڑھانے کی راہ ہموار کرسکتا ہے۔ اس سے سعودی عرب اپنی توجہ اقتصادی ترقی کی طرف مبذول کر سکے گا اور ایران سے ممکنہ خطرات سے متعلق خدشات کو کم کرسکے گا۔

اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے سبکدوش ہونے والے صدر جو بائیڈن کے ساتھ کشیدہ تعلقات رہے تھے لیکن توقع ہے کہ وہ وائٹ ہاؤس کے ساتھ دوبارہ پہلے والے تعلقات قائم کرسکیں گے۔ ڈونلڈ ٹرمپ مکمل طور پر اسرائیل کے لیے امریکی حمایت کو توقیت دیں گے، بائیڈن کے برعکس، جس نے حماس کے خلاف اسرائیل کی جنگ کے تناظر میں فلسطینی شہریوں کے مصائب کے بارے میں خدشات پر کچھ فوجی امداد روک دی تھی۔ ٹرمپ سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ ایک بڑے علاقائی تنازعے کو ختم دینے کے خطرات کے باوجود، ایرانی پراکسیوں کے خلاف جنگ کو آگے بڑھانے اور فلسطینی ریاست کے قیام کی مخالفت کرنے پر نیتن یاہو کے موقف سے زیادہ تعمیری کا مظاہرہ کرسکتے ہیں۔

دوسری جانب روس کے صدر ولادیمیر پوتن ڈونلڈ ٹرمپ کی واپسی کو مغرب میں تقسیم سے فائدہ اٹھانے اور یوکرین میں مزید خوانخواہ حاصل کرنے کے موقع کے طور پر دیکھتے ہیں۔ آنے والے امریکی صدر سے توقع ہے کہ وہ نیٹو کے اتحادیوں کے اتحاد میں تناؤ پیدا کرسکتے ہیں اور اپنی امریکہ فرسٹ' پالیسی سے یوکرین کے لیے امداد کے مستقبل کو غیر یقینی بنا سکتے ہیں۔ تاہم، اس کے غیر متوقع ہونے نے کریملن میں خدشات کو جنم دیا ہے کہ ٹرمپ مختصر مدت میں، پوٹن پر ایک تصفیہ پر مجبور کرنے کے لیے تنازع کو بڑھا سکتے ہیں، جس کے ممکنہ تباہ کن نتائج ہوں گے، بشمول جوہری تصادم کے۔

ترکی کے صدر رجب طیب اردگان ٹرمپ کی صدارت میں تعلقات میں بہتری کے منتظر ہو سکتے ہیں۔ اردگان اور ٹرمپ نے دوستانہ تعلقات برقرار رکھے ہیں، اکثر خوفن پر بات چیت کرتے ہیں، اردگان نے انہیں علیرادوست' بھی کہا تھا۔ بائیڈن انتظامیہ کے برعکس، ٹرمپ کی واپسی اردگان کو واشنگٹن تک براہ راست رسائی فراہم کرسکتی ہے۔ ٹرمپ کا جنگ مخالف موقف اور تجارت پر توجہ یہ اردگان کو فائدہ پہنچا سکتا ہے، لیکن اسرائیل پر ان کی تنقید تناؤ پیدا کرسکتی ہے۔ مزید برآں، چین کے ساتھ تعلقات کو مضبوط کرنے کے لیے ترکی کے حالیہ اقدامات امریکہ کے ساتھ اپنے تعلقات کو متوازن کرنے میں چیلنجز پیش کرسکتے ہیں۔

اس سب کے برعکس ایران نے اب تک ٹرمپ کی واپسی کے اثرات کو کم اہمیت دی ہے، کیونکہ تہران کو امید تھی کہ وہ پابندیوں سے متاثر اس کی معیشت کو کم کرسکتے ہیں۔ اسرائیل کے ایک مضبوط حامی، ٹرمپ نے اپنی پہلی مدت کے دوران ایران پر تڑپا دہ سے زیادہ دباؤ' کی پالیسی کا اطلاق کیا تھا۔ وہ ایران کو پہلے سے عائد کردہ امریکی پابندیوں کو سخت کرکے مزید تنہا کرسکتے ہیں۔ تاہم، ٹرمپ کو ایک بدلے ہوئے خطے کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ ایران نے حال ہی میں سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ تعلقات مضبوط کیے ہیں، باقی دونوں ممالک نے زیادہ سے زیادہ دباؤ' کے امریکی نقطہ نظر کی حمایت کی تھی۔

ٹرمپ کی جیت چین کے صدر شی جن پنگ کے لیے ایک مشکل وقت میں آئی ہے، کیونکہ اپنی پہلی صدارت کے دوران بھی ٹرمپ نے چین سے برآمد کی جانے والی اشیاء پر ٹیرف بڑھانے کی دھمکی دی تھی کیونکہ دوطرفہ تجارت میں چین کی برآمدات امریکی برآمدات سے کہیں زیادہ رہی ہیں۔

ٹرمپ کی جیت نے جاپان کے رہنما پر نئے دباؤ میں اضافہ کیا ہے۔ ٹرمپ نے اکثر امریکہ کے ساتھ جاپان کے تجارتی سرپلس پر تنقید کی ہے اور جاپان پر زور دیا ہے کہ وہ تقریباً 55,000 فوجیوں کی امریکی فوجی موجودگی کے لیے مزید ادائیگی کرے۔ جاپان نے پہلے ایسے مطالبات کی مزاحمت کی تھی، لیکن موجودہ معاہدہ 2026 میں ختم ہونے والا ہے۔ مزید برآں، جاپان کو چین کو سیمی کنڈکٹر چپ بنانے والے آلات کی برآمدات پر دباؤ کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے، جسے امریکہ محدود کرنا چاہتا ہے۔

ٹرمپ کی دوبارہ واپسی اس کے ہم منصب میکسیکو کے لیے باعث تشویش ہوسکتی ہے کیونکہ اپنی پہلی صدارت کے دوران بھی ٹرمپ کا الزام تھا کہ میکسیکو سے بڑی تعداد میں غیر قانونی مہاجرین امریکہ پہنچتے ہیں، جسے وہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ ساتھ ہی دونوں ملکوں کے درمیان باہمی تجارت پر بھی ایک بڑا سوالیہ نشان لگ سکتا ہے۔ کینکڈا ان کے درمیان آزاد تجارتی معاہدے کا 2026 میں دوبارہ جائزہ لیا جائے گا اور امید ہے کہ ٹرمپ اس معاہدے کو ختم کرسکتے ہیں۔

اگر امریکہ کے یورپی اتحادیوں بالخصوص برطانیہ کا ذکر کریں تو امریکہ اور برطانیہ میں خوشگوار تعلقات قائم رہنے کے بہت کم امکانات ہیں، کیونکہ اب ایک بڑے لیے عرصے کے بعد برطانیہ میں لیبر پارٹی اقتدار میں آئی ہے اور اپنی انتخابی مہم کے دوران بھی برطانوی وزیر اعظم کیر اسٹارمر ٹرمپ کی پالیسیوں اور ان کی بحیثیت ایک سیاستدان کافی تنقید کرچکے ہیں۔ لیکن اس کے برعکس فرانس کے صدر ایمانوئل میکرون کو پہلے ہی ٹرمپ کے ساتھ کام کرنے کا تجربہ ہے، جو انہیں اپنے یورپی ساتھیوں کے مقابلے میں قابل قدر تجربہ فراہم کرسکتا ہے۔

درحقیقت، ٹرمپ کی پہلی میعاد کے دوران دونوں رہنماؤں نے ایٹل طاہر پر ملاقات کی تھی اور باہمی تعلقات کو فروغ دینے کا عزم ظاہر کیا تھا۔ ٹرمپ کی واپسی سے میکرون کے ریڈیکل کے اپنی میشنوں کے درمیان گہرے انضمام کے ذریعے یورپی یونین کو تقویت دینے کے لیے مزید تحریک بھی مل سکتی ہے۔ آبشکس اور زیادہ سے زیادہ یورپی لیونیج کے امکانات کے باوجود ٹرمپ اثر پر اگر امریکہ کا اقتصادی دباؤ حاوی ہوا تو اس کا منفی اثر تعلقات پر ہوسکتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی اٹلی کی وزیر اعظم جورجیا میلونی کے ڈونلڈ ٹرمپ اور ان کے نزدیکی ایلون مسک کے ساتھ قریبی تعلقات رہے ہیں اور موجودہ حالات میں میلونی خود کو یورپی یونین اور وہائٹ ہاؤس کے درمیان ایک معتبر ثالث کے طور پر پیش کرسکتی ہیں۔ مجموعی طور پر یہی کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ ڈونلڈ ٹرمپ ایک ایسے شخص ہیں جو کہ عملاً عام سیاست دانوں کے برخلاف ایسے فیصلے لیتے ہیں جو کہ کوئی بھی عام سیاست دان لینے میں ہچکچاہٹ ظاہر کرسکتا ہے، اس لیے آئندہ چار سالوں میں مختلف ممالک کے ساتھ امریکہ کے تعلقات کے بارے میں کوئی بھی رائے ابھی ذوق سے تاثمین کی جاسکتی ہے۔

(رابطہ کے لیے: www.asadmirza.in)

جھارکھنڈ: گھوڑا اور میدان بالکل آمنے سامنے

ڈاکٹر سلیم خان

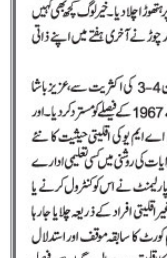

جھارکھنڈ میں انتخابی مہم شباب پر ہے۔ پہلے دور کی پولنگ کل ہونے والی ہے اس لیے اوام وخواص سب کی دھڑکن تیز ہوگئی ہے۔ بی جے پی یہ چاہتی ہے کہ ریاستی حکومت کے بغیر اس کے لیے انتخاب جیتنا بے حد مشکل ہے اس لیے جارکھنڈ ناجائز ہر طریقہ استعمال کر کے اقتدار میں آنے کی بھرپور جدوجہد کرتی ہے۔ موجودہ حکومت کے ایکشن میں بڑے فائدے ہوئے۔ پولیس انتظامیہ کے ہاتھوں میں آتے ہی لوگوں کو ڈرانا دھمکانا آسان ہوجاتا ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات کروا کر فسادیوں کو تحفظ فراہم کرنا سہل ہوتا ہے۔ مجرم پیشہ افراد کو دوٹکا کرنے کی خاطر چند گھنٹے کی مہلت دینا اور پیش رفت یا رام گری جیسے بدزبانوں کو پناہ دینا ممکن ہوجاتا ہے نیز سرکاری سہولیات بانٹنے میں بھی آسانی ہوتی ہے۔ قومی انتخاب سے قبل سرکاری خزانے سے بیٹھنے والی سہولیات کو وزیر اعظم نریندر مودی حکومت سے ریڑیاں کہتے تھے۔ پارلیمانی انتخاب سے قبل انہوں نے ممبئی میں یہاں تک کہہ دیا تھا کہ اس طرح ملک دیوالیہ ہوجائے گا لیکن بی جے پی جارکھنڈ، مدھیہ پردیش میں کامیابی کا چمتکار صرف اور صرف لاڈلی بہن یوجنا کے سبب ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ مہاراشٹر میں بی جے پی کی مہایوتی سرکار کو لاڈلی بہن کے ساتھ ساتھ لاڈلا بھائی بھی یاد آگیا۔

جھارکھنڈ کے اندر بھی بی جے پی اقتدار پر قابض ہوکر سرکاری خزانے سے عوام کو رشوت دینا چاہتی تھی مگر اسے وہ موقع نہیں ملا۔ اس کے برعکس جھارکھنڈ یکی موجودہ بے دبھر سے خواتین کے لیے ماہانہ کیش ٹرانسفر کی رقم 1000 روپے سے بڑھا کر 2500 روپے کرنے کا اعلان کردیا۔ اب بی جے پی اس فیصلے کو چیلنج کرنے کی تیاری کررہی ہے لیکن اگر اس نے یہ قطعی کردی تو اسے عوام دشمن بتا کر ہرا نا بہت آسان ہوجائے گا۔ اوام ایم ایم نے آسٹریٹ کے دوسرے ہفتے میں پکھیہ میننگ کے اندر ماہانہ 2100 روپے منتقل کرنے کی ادائیگی شروع کردی۔ ریاست کی 53 لاکھ خواتین کو اس منصوبے کا فائدہ ہورہا ہے اور ان سے بڑی امیدیں وابستہ ہیں۔ بی جے پی نے میانسان ندی کو اس دیگل کے ساتھ عدالت میں چیلنج کیا تھا کہ اس انتخاب سے صرف چار مہینے پہلے ایک رشوت کے طور پر نافذ کیا جارہا ہے۔ یہ چیلنج کامیاب نہیں ہوا کیونکہ بی جے پی خود مدھیہ پردیش اور مہاراشٹر میں اسی طرح کے منصوبے انتخابات کے اعلان سے بالکل پہلے نافذ کرچکی تھی۔

بی جے پی کی گوگو۔ دیدی منصوبہ (سنتھالی میں گوگو کا مطلب ماں ہے) سے اوام ایم کی زوردار مخالفت کے باعث نادانستہ طور پر زیادہ حمایت حاصل کرگئی۔ بے اوام ایم حکومت اگر کہہ دیتی کہ وہ قرض ہارنے پر پہلے ہی غور کررہی تھی اور بغیر کسی بھگدڑ کے یہ کام ہوجاتا لیکن اس نے بی جے پی کے ناکام وعدے اور مودی کی اجودھیا خصانت یاد دلاتے ہوئے منصوبے کا مذاق اڑانا شروع کردیا۔ بے اوام ایم کے سکریٹری وینود پانڈے نے بی جے پی پر الزام لگایا کہ اس نے 500 روپے میں گوگو۔ دیدی فارم خریدنے پر مجبور کرکے خواتین کو دھوکہ دینے کی کوشش کی۔ انڈیا اتحاد کے دیگر رہنماؤں نے بھی اسے بی جے پی کی دھوکہ دہی قرار دیا۔ بی جے پی کی جانب سے 500 روپے میں ایل پی جی سلنڈر فروخت کرنے جیسے جملوں کی یاد بھی دلائی۔ اس بابت پانڈے پوچھتے ہیں: ''بی جے پی مدھیہ پردیش اور راجستھان میں وعدے نہیں نبھا سکی تو یہاں کی خواتین اس پر

فیصد، ماہم پور میں 25 فیصد، گانڈے میں 23 فیصد اور نڈی میں 22 فیصد مسلم ووٹ ہیں۔ راجیہ صوار اور مہاگاما میں 17 فیصد نیز ٹپاہیں 16 فیصد مسلم رائے دہندگان ہیں۔ اس کے علاوہ جھارکھنڈ میں مسلمان سیاست میں حاشیہ پر ہیں۔

2019 کے انتخابات میں جے ایم ایم، کانگریس اور آر جے ڈی نے متحد ہوکر الیکشن لڑا تھا۔ اس اتحاد میں شامل جے ایم ایم کے امیدوار کو ٹکٹ نہیں ملا تھا۔ اس اتحاد میں نافذ ہونے سے قبل جو توقع کی جارہی تھی کسی مسلم امیدوار کو ٹکٹ نہیں دیا۔ اس بار بھی وہی حال ہے۔ اس کے باوجود بی جے پی نے مبینہ بنگلہ دیشیوں کی دراندازی کا مسئلہ گرم کر دکھایا ہے۔ بی جے پی کے سبھی بڑے رہنما کسی نہ کسی بہانے اس مسئلے کو مسلسل اخبار ہے فی الحال وزیر اعظم سے لے کر وزیر داخلہ اور شیوراج سنگھ چوہان، ہمنتا بسوا سرما سبھی بی جے پی کے کئی لیڈروں نے یہ مسئلہ اخبار میں بھر دیا ہے مگر وہ بھول جاتے ہیں کہ جھارکھنڈ کو بنے ہوئے 24 سال ہوچکے ہیں۔ ان میں سے بی جے پی نے 13 سال حکومت کی ہے۔ اس دوران اسے کبھی بھی اس مسئلہ کا خیال نہیں آیا مگر اب قبائلی ووٹ ان سے کھسکنے لگا تو مسلمان یاد آگئے۔ موجودہ سیاسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے یہ بھونڈے طریقہ سے کھیلا جانے والا مسلم کارڈ جس کی ہوا نکالتے ہوئے سیمنت سورن نے کہا جیسنہ کو پناہ دینے والے رہنماؤں کی بات کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ انہوں نے عوام کو اسلام کا خوف دلایا کہ نتشن تیواری نے سیاسی افق پر اڑنے والے جیل کووں کو مار گرانے کی تلقین بھی کی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ رائے دہندگان ان کے بیان پر کتنا عمل کرتے ہیں اور ان کا نشانہ کتنا درست بیٹھتا ہے؟

☆☆☆

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی لڑائی ختم نہیں ہوئی !

شکیل رشید

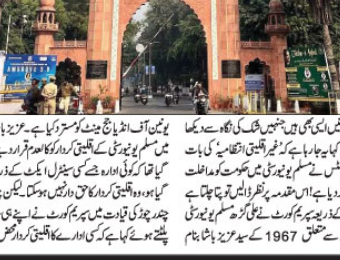

علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے اقلیتی کردار پر اٹھنے والے سوالات پر، چیف جسٹس چندر چوڑ کے جمعہ کے فیصلے نے فی الحال تو رک کی لگا دی ہے، لیکن سوالات کرنے والے اور مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو ختم کرانے کی خواہش رکھنے والے، کتنے دن خاموش رہیں گے، اور کیا چیف جسٹس کے فیصلے نے مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو ہمیشہ کے لیے محفوظ بنا دیا ہے، اس بارے میں حتمی طور پر ابھی کچھ کہا نہیں جاسکتا ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے، کہ خود چیف جسٹس کی سربراہی والی سات رکنی بنچ نے، ایک تین رکنی بنچ کو، مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے حتمی فیصلہ کی ذمہ داری سونپ دی ہے۔ حالانکہ تین رکنی بنچ اپنا فیصلہ چیف جسٹس کی سربراہی والی سات رکنی بنچ کے فیصلہ کی روشنی ہی میں کرے گی، لیکن جب تک کوئی فیصلہ نہیں آجاتا، ایک دھڑکا لگا رہے گا۔ عدلیہ پر ان دنوں بڑا دباؤ رہتا ہے، اور دباؤ کا کبھی بھی حتمی اثر بھی پڑ جاتا ہے، اس کی سب سے روشن مثال بابری مسجد کا فیصلہ ہے۔ کہ وہ عدم عناصر بھی ہیں جو مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی کے خلاف ہیں۔ ان عناصر میں سکھرانی ٹولہ بھی شامل ہے، بلکہ پیش پیش ہے۔ نہ جانے کب یہ عناصر کوئی چال چل جائیں اور ایک سیدھا سادا فیصلہ کوئی اور رخ اپنا لے۔ لہذا جب تک مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کے تعلق سے کوئی حتمی فیصلہ نہیں آجاتا، تب تک دھڑکنیں بے قابو رہیں گی۔ لیکن ضروری ہے کہ دھڑکنوں کو قابو میں کیا جائے اور جمعہ کے فیصلہ پر خوش رہ کر آگے کا لائحہ عمل طے کیا جائے۔ چیف جسٹس نے اپنے فیصلہ میں، جو چار جج صاحبان کی حمایت اور تین کی مخالفت کی بنیاد پر دیا گیا اکثریتی فیصلہ ہے، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو برقرار رکھا ہے، انہوں نے بہت واضح لفظوں میں کہا ہے کہ اقلیت کے ذریعہ بنایا گیا ادارہ اقلیتی ادارہ مان کیا اور مانا جائے گا، اگر اس ادارہ کا انتظام غیر اقلیت کے ہاتھوں میں ہے تب بھی اس کا اقلیتی کردار متاثر نہیں ہوگا، اور انتظامیہ غیر اقلیت کی ہوسکتی ہے، لیکن اسے ادارہ کے اقلیتی کردار سے چھیڑ چھاڑ کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔ سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا مسلم یونیورسٹی نے غیر مقدم کیا ہے، مسلم دانشوروں نے بھی اسے سراہا ہے۔ لیکن فیصلہ میں کچھ باتیں ایسی بھی ہیں جنہیں شک کی نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ مثلاً کہا یہ جارہا ہے کہ غیر اقلیتی انتظامیہ کی بات کر کے چیف جسٹس نے مسلم یونیورسٹی میں حکومت کو مداخلت کا موقع فراہم کردیا ہے۔ اس مقدمہ پر نظر ڈالیں تو پتا چلتا ہے کہ اپنے فیصلہ کے ذریعہ سپریم کورٹ نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار سے متعلق 1967 کے سید عزیز باشا بنام یونین آف انڈیا کیس مقدمہ کو مسترد کردیا ہے۔ عزیز باشا کے فیصلے میں مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ کوئی ادارہ جسے کسی سینٹرل ایکٹ کے ذریعہ قائم کیا گیا ہو وہ اقلیتی کردار کا حق دار نہیں ہوسکتا۔ لیکن چیف جسٹس چندر چوڑ کی قیادت میں سپریم کورٹ نے اپنے ہی سابقہ فیصلے کو پلٹتے ہوئے کہا ہے کہ کسی ادارے کا اقلیتی کردار محض اس بنیاد پر

مالک، پبلشر، پرنٹر و ایڈیٹر تدریس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

مضمون و مراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

شہید اول: سعید جناب ابوعبداللہ محمد شمس الدین

مولانا سید علی ہاشم عابدی

آٹھویں صدی ہجری کے معروف شیعہ عالم، فقیہ، متکلم، شاعر، ادیب، مجاہد، شہید سعید جناب ابوعبداللہ محمد شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ سن 734 ہجری میں جبل عامل لبنان کے ایک دیندار اور علمی خانوادہ میں پیدا ہوئے، آپ کو شیخ الطائف، علامۃ زمان، امین الحق، امام الفقیہ، شیخ الشہید، شہید اول کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی زوجہ جناب ام علی رحمۃ اللہ علیہا بھی عالمہ اور فقیہہ تھیں، آپ کے تین بیٹے جناب رضی الدین ابوطالب محمد، جناب ضیاءالدین ابوالقاسم علی اور جناب جمال الدین ابومنصور حسن رضوان اللہ علیہم عالم اسلام کے عظیم اور نامور عالم وفقیہ تھے۔ آپ کی بیٹی جناب فاطمہ رضوان اللہ علیہا بھی فقیہ و عالمہ تھیں اور انھیں "ست الشائخ"، یعنی فقہاء کی استاد کہا جاتا تھا۔

امام الفقیہ شہید اول رحمۃ اللہ علیہ جناب فخرالمحققین رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم عالم وفقیہ کے شاگرد تھے اور جناب فاضل مقداد رضوان اللہ تعالیٰ علیہ جیسے عظیم علماء وفقہاء نے آپ کے سامنے زانوئے ادب تہہ کئے۔ نیز مختلف موضوعات پر کتابیں تالیف فرمائی۔ آپ کی کتابوں کی طویل فہرست ہے خصیصی الدروس الشرعیہ اور اللمعۃ الدمشقیہ کی شہرت زباں زد خاص وعام ہے۔

شہید اول نہ فقط شیعہ فقہ کے عالم تھے بلکہ اہلسنت کے بھی چاروں فقہوں کے عالم تھے۔ ظاہر ہے آپ باب مدینۃ العلم امیر المومنین امام علی علیہ السلام کے سچے شیعہ اور پیروکار تھے لہذا جب بھی کوئی فقہی سوال کیا جاتا تو آپ پوچھنے والے کو اسی کی فقہ کے مطابق جواب دیتے تھے۔

حکومت وسیاست کے سلسلہ میں شہید اول رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کا ماننا تھا کہ چونکہ لوگوں کے مفادات ایک دوسرے سے متصادم ہیں، اس لئے ایک قانون ہونا چاہئے اور وہ شریعت ہے اور حاکم معصوم امام یا ان کا نائب ہو۔ (القواعد والفوائد، جلد 1 صفحہ 36)

شہید اول رحمۃ اللہ علیہ حاکم کی تقرری اور اس کی شرعی حیثیت کو (انتخاب) الٰہی سمجھتے تھے اور ان کا ماننا تھا کہ ولی اور رہبر کے تقرر کا معاملہ دوسرے معاملات سے بہت مختلف ہے اور چونکہ اس سلسلہ میں الٰہی حکم معاشرے کے ایک مخصوص فرد (معصوم) کی طرف اشارہ کرتا ہے اس لئے آپ انکی اطاعت کو واجب سمجھتے تھے اور ان ہی کو معاشرے کا جائز رہنما سمجھتے تھے۔ لہٰذا جو کوئی اس معیار (نص الٰہی) کے علاوہ معاشرے پر حکومت کرے وہ غیر شرعی ہے۔ (القواعد والفوائد، جلد 1 صفحہ 183)

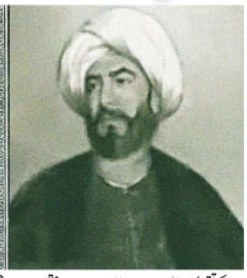

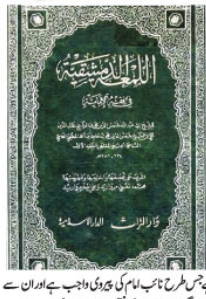

آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت، امام معصوم کی حکومت اور نائب امام کی ہی حکومت کو شرعی سمجھتے تھے۔ آپ نے نائب امام کے جو شرائط بیان کئے ان میں ایک ایمان یعنی شیعہ ہونا، دوسرے احکام الٰہی کے سلسلہ میں علم واجتہاد (اللمعۃ الدمشقیہ، صفحہ 75) تیسرے عدالت کہ (مومن عالم وفقیہ میں) تقویٰ، مروت اور سخی پائی جائے اور وہ اخرافات سے دور ہو۔ (الدروس الشرعیہ، جلد 2 صفحہ 125) لہذا رہبر وہی ہوگا جسمیں عدالت، کمال اور فتویٰ دینے کی صلاحیت ہو۔ (اللمعۃ الدمشقیہ صفحہ 79)

شہید اول رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے ماننے کے مطابق عصر غیبت میں خاص نائب کے علاوہ عام نائبین بھی رہبر وحاکم ہو سکتے ہیں۔ آپ کے نزدیک عصر غیبت میں فقیہ جامع الشرائط کی پیروی امام معصوم کی جانب سے منصوب نائب کی پیروی کی طرح ہے۔ (الدروس الشرعیہ، جلد 2 صفحہ 67) شہید اول رحمۃ اللہ علیہ نے واضح فرمایا کہ فقیہ جامع الشرائط نائب امام کے حکم میں ہے اور ان کی پیروی اسی طرح واجب ہے جس طرح نائب امام کی پیروی واجب ہے اور ان سے انحراف گویا امام معصوم کے نقیب نائب سے انحراف ہے۔

9 جمادی الاول سن 786 ہجری کو ایک سال کی قید با مشقت کے بعد دو ناک طریقے سے دمشق میں شہید اول رحمۃ اللہ علیہ کو شہید کیا گیا کہ پہلے سر وتن میں جدائی کی گئی، پھر لاش کو سولی پر چڑھایا گیا اور لوگوں کو جمع کر کے عصر تک نگہبانی کی گئی اور آخر میں لاش کو اتار کر نذر آتش کر دیا گیا۔ دشمن یہ سمجھ رہا تھا کہ اس طرح وہ آپ کو ختم کر دے گا لیکن جب تک حوزات علمیہ ومدارس علمیہ قائم ہیں، آپ کی کتابیں خصوصاً "لمعۃ" پڑھی جاتی رہے گی آپ کا نام اور ذکر زندہ وجاوید رہے گا۔ ہاں! آپ کے دشمن تاریخ کے قبرستان میں ضرور گمنام ہو گئے۔

شہید اول رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب لمعہ جو آج حوزات علمیہ کے نصاب کی زینت ہے اسے آپ نے اذیت ناک قید خانہ میں فقط سات دن میں لکھا اور بعض بیانات کے مطابق شہید اولؒ نے یہ کتاب اپنے خون سے لکھی ہے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث "علماء کے قلم کے روشنائی شہدا کے خون سے افضل ہے" پر غور کیا جائے تو ہمارے لئے شہید کی عظمت واضح ہوگی۔ اور خون سے تحریر کے زرید شہید اولؒ نے بتادیا کہ میرے قلم کی روشنائی اور خون میں فرق نہیں۔ شہدا کے خون ہی میرے قلم کی روشنائی ہے۔

☆☆☆☆

علامہ اقبال اور مولانا مودودی

پروفیسر رحیم بخش شاہین

علامہ اقبال کے ایک معروف عقیدت مند اور مقرب بارگاہ سید نذیر نیازی کی یہ تحریر بہت روز "دنیا" لاہور کے اقبال نمبر بابت، اپریل ۱۹۶۹ء میں علامہ اقبال کی دعوت پر مولانا مودودی کا پنجاب میں "کے زیر عنوان شائع ہوئی تھی۔

۱۹۳۸ء میں حضرت علامہ اقبال کی وفات سے قبل چند ہفتے پہلے چودھری نیاز علی صاحب جاوید منزل (میوروڈ لاہور) تشریف لائے۔ علامہ محمد اسد (سابق لیوپولڈ ویش) بھی ان کے ساتھ تھے چودھری صاحب نے علامہ اقبال کی مزاج پرسی کے بعد عرض کیا کہ انہوں نے قلعہ جمال پور (پٹھان کوٹ) میں ایک وقف دارالسلام کے نام سے قائم کیا ہے کہ تاکہ وہاں مسلمانوں کی اصلاح وتربیت اور دینی تعلیم کا انتظام کیا جائے ان کی خواہش تھی کہ حضرت علامہ اس کام میں ان کی رہنمائی فرمائیں اور جیسا ان کا مشورہ ہو اس کے مطابق بعض علمائے دین کو دارالاسلام آنے کی دعوت دی جائے۔

حضرت علامہ نے فرمایا کہ دینی مدارس کی تو کوئی کمی نہیں، بہتر ہوگا چودھری صاحب اس وقف سے کوئی اور کام لیں۔

چودھری صاحب نے عرض کیا کہ آپ ہی فرمایئے اس وقف سے کیا کام لینا چاہیے۔

حضرت علامہ نے فرمایا:

"میرے نزدیک اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی ضرورت فقہ اسلامی کی تشکیل جدید ہے۔ بحالت موجودہ ہم روز بروز اسلام سے دور ہٹ رہے ہیں اور اس کی وجہ یہی ہے کہ دوسیاسی واجتماعی مسائل جنہوں نے موجودہ زمانے میں ایک خاص شکل اختیار کرلی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء ان مسائل کو سمجھیں اور حالات کو اسلامی شرائع کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔"

اس پر سوال پیدا ہوا کہ اکابر علماء کا تو دارالاسلام آنا محال نظر آتا ہے، وہ اپنے اپنے مراکز میں بیٹھے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ حضرت علامہ نے کہا کہ یہ ٹھیک ہے۔ مگر اس کے باوجود ملک میں ایسے پڑھے لکھے نوجوانوں کی کمی نہیں جن کے دل میں اسلام کا درد ہے اور جو مسائل حاضرہ سے بھی بخوبی واقفیت رکھتے ہیں، ان میں نئے اور پرانے تعلیم یافتہ سبھی شامل ہیں ضرورت ان کو جمع کرنے کی ہے۔ پھر حضرت علامہ نے محمد اسد صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے چودھری نیاز صاحب سے کہا۔ دیکھئے یہ آپ کے سامنے بیٹھے ہیں، کیوں نہ یہ اس کام کو ہاتھ میں لیں؟

چودھری صاحب نے کہا کہ اسد صاحب ضرور اس کام میں میرا ہاتھ بٹائیں گے مگر اس کام کے لئے تو ایک جماعت کی ضرورت ہے!

حضرت علامہ نے فرمایا۔ آپ ٹھیک کہتے ہیں جہاں تک کچھ لوگوں کو جمع کرنے کا تعلق ہے۔ شاید میں کچھ نام تجویز کرسکوں، سردست ایک نام میرے ذہن میں آتا ہے۔

"حیدرآباد سے ترجمان القرآن کے نام سے ایک بڑا اچھا رسالہ نکل رہا ہے۔ مودودی صاحب اس کے ایڈیٹر ہیں، میں نے ان کے مضامین پڑھے ہیں۔ دین کے ساتھ ساتھ وہ مسائل حاضرہ پر بھی نظر رکھتے ہیں، ان کی کتاب الجہاد فی الاسلام مجھے بہت پسند آئی ہے، آپ کیوں نہ انہیں دارالاسلام آنے کی دعوت دیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ دعوت قبول کریں گے۔"

اس پر سوال پیدا ہوا کہ مودودی صاحب کو دارالاسلام آنے کی دعوت کون دے۔ طے پایا کہ اس پوری گفتگو کے حوالے سے میں ان کی خدمت میں علامہ کی طرف سے ایک مفصل خط لکھوں اور دریافت کروں کہ وہ کن وکن سے دارالاسلام آسکتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ میں نے مودودی صاحب کی خدمت میں مفصل خط لکھا جس کے جواب میں انہوں نے دارالاسلام آنے پر آمادگی ظاہر فرمائی۔ مگر اس کے ساتھ اپنی بعض مجبوریوں اور ذمہ داریوں کا ذکر بھی کیا۔ جن کی تفصیل چودھری نیاز علی صاحب کو پہنچادی گئی۔ کچھ دنوں بعد چودھری پھر لاہور تشریف لائے تو معلوم ہوا کہ انہوں نے مودودی صاحب کے دارالاسلام آنے کے لئے جملہ انتظامات کر دیئے ہیں۔

(جاری)

نظم - اَمر اَبنسا

غلام مرتضےٰ خالدی کیف کاکوروی

گھٹائیں رو رہی تھیں، آسماں پر خون کے آنسو
زمیں کی گود میں، بکھرے تھے، رات کے گیسو
ہلا جاتا تھا، اس طوفان سے ویرانۂ عالم
ہواؤں کا تموج تھا، زبانِ حال سے ماتم
بھٹکتی پھرتی تھی، صحرا، "ہندوستاں کی دیوی"
غموں سے چور، تڑپتی، گرتی اور اُٹھتی
بدن پر سیکڑوں زخم اور زخموں سے لہو جاری
لباسِ نازنیں تھا، تارتار اور عصمت تھی شرماتی
زباں پر، ایک، طوفانی غم دل کا، فسانہ تھا
یہ حالِ زار، گویا، شکوۂ جورِ زمانہ تھا
یہ کہتی جارہی تھی، نازنیں ناز پرورده
کہ گاندھی جی ہمارے! بائے! ہم سے گرگئے پردا
مہاتما وہ، اندھیری رات میں جس سے اُجالا تھا
کہ جس سے آدمیت کا، جہاں میں بول بالا تھا
گذارے عمر جو، اَہِنسا کو سیکھانے میں
وہ ہنسا کا شکار ہو، یہ کیسی ریت زمانے میں
سہارا دو مجھے! آؤ! کہاں ہو تم، مرے پیارے
ذرا! صورت تو دِکھلاؤ! کہاں ہو تم مرے پیارے
بکایت اَبر گرجا، اور بجلی تلملا اُٹھی
فضا میں آتما، گویا کسی کی مسکرا اُٹھی
جو مژکر اُس نے دیکھا، پھر وہی صورت نظر آئی
کہ جس کے چھوٹنے سے، ہر طرف تھی شام تنہائی
اُفق سے تا اُفق تک، پرچم اُمید لہرائے
فضا کی گود میں اُس کو "گاندھی جی" نظر آئے
اُسی اندازِ دیرینہ سے زیرِ لب تبسم تھا
مخاطب کرکے ہندوستاں کی دیوی کو، تکلم تھا
مجھے حیرت ہے، کہ تم نے حقیقت یہ مری سمجھی
(مٹا سکتی ہے انساں کو کسی پستول کی گولی)
ہو اگر جسم رُخصت تو ہا نہیں سکتی
جو رازِ زندگی سمجھا، اُسے موت آ نہیں سکتی
حیات و موت کیسی؟ میری زندگی جاودانی ہے
مجسم میں اَہِنسا ہوں، اَہِنسا غیرفانی ہے

☆☆☆☆

مولانا آزاد کی نثر میں فلسفیانہ عناصر

گزشتہ سے پیوستہ

(غبار خاطر کے حوالے سے)

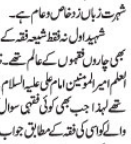

ڈاکٹر مجاہد الاسلام

مگر غالب اور مولانا آزاد میں فرق یہ ہے کہ غالب کی جب اپنے وقت میں قدرنہ ہوئی تو انہوں نے اپنی شاعری کو پرانی شراب کی مانند قرار دے دیا اور کہا کہ جیسے جیسے وقت گزرے گا میری شاعری کی قدر ومنزلت میں اضافہ ہوگا۔ جب کہ مولانا آزاد اپنی علمیت کو بے موسم کے پکے ہوئے پھل سے تشبیہ دے کر یہ بتانا چاہتے ہیں پھل میں پختگی تا نہ آنے کی وجہ سے گرچہ اس کے ذائقہ میں ولذت نہیں ہوتی جو موسم کے پکے ہوئے پھل میں ہوتی ہے اس کے باوجود اس میں ایک قسم کی غرابت ہونے کی وجہ سے ہر موسم میں لوگوں کی اس سے دلچسپی بنی رہتی ہے۔ اب مولانا اس قوسے سے ایک کلیہ اخذ کرتے ہیں اور اس کا انطباق پہلے ایک عالمی قوسے وحقیقت پر کرتے ہیں۔ اگلا اقتباس دیکھئے:

"غور کیجیے تو انسان کے افکار واعمال کی دنیا کا یہی حال ہے۔ یہاں صرف موسم کے درخت ہی نہیں اگتے موسم کے دماغ بھی اگا کرتے ہیں اور پھر جس طرح یہاں کا ہر فضائی موسم اپنے مزاج کی ایک خاص نوعیت رکھتا ہے اور اسی کے مطابق اس کی تمام پیداوار ظہور میں آتی رہتی ہے، اسی طرح وقت کا ہر دماغی موسم بھی اپنا ایک خاص معنوی مزاج رکھتا ہے، اور ضروری ہے کہ اس کے مطابق طبیعتیں اور ہمتیں ظہور میں آئیں۔ لیکن چونکہ یہاں فطرت کی یکسانیوں اور ہم آہنگیوں کی طرح اس کی گاہ گاہ کی ناہمواریاں بھی ہوئیں اور یہاں کا کوئی قانون اپنے قلتات اور شواذ سے خالی نہیں، اس لیے کبھی کبھی ایسا بھی ہونے لگتا ہے کہ نادقت کے پھلوں کی طرح نادقت کی طبیعتیں ظہور میں آجاتی ہیں۔ اسے کارخانہ نشوونما کے کارہائے کارکو نقص کہیے یا زمانے کی غلط اندیشی وقت (Anachornasm) لیکن بہرحال ایسا ضرور ہے ایسی نادقت کی طبیعتیں جب کبھی ظہور میں آئیں گی تو نادقت کے پھلوں کی طرح موسم کے لیے اجنبی ہوں گی، بنہ تو دوقت کا ساتھ دے سکیں گی۔ نہ وقت ان کے ساتھ میل کھا سکے گا۔ تاہم ان کی نمود میں ایک طرح کی غرابت ہوتی ہے، اس لیے نادقت کی چیز ہونے پر بھی بے قدر نہیں ہوجاتیں۔ لوگوں کو مزہ یا نہ ملے لیکن اس کی گراں قیمتی کا اعتراف ضرور کریں گے۔"

(ایضاص 114)

اس سلسلے کو آگے بڑھاتے ہوئے پھر ان متذکرہ حقائق کا انطباق دوخوبیوں پر کرتے ہیں:

"میرا اور زمانہ کا باہمی معاملہ بھی شاید کچھ ایسی ہی نوعیت کا ہوا۔ طبیعت کی بے میل افتاد فکر وعمل کے کسی گوشہ میں بھی وقت اور موسم کے پیچھے چل نہ سکی۔ اسے وجود کا نقص کہیے لیکن یہ ایک ایسا نقص تھا جو اول روز سے طبیعت اپنے ساتھ لائی تھی اور اس لئے وقت کی کوئی خارجی تاثیر اسے بدل نہیں سکتی تھی۔ زمانہ جو قدرتی طور پر موسمی چیزوں کا دلدادہ ہوتا ہے، اس نادقت کے پھل میں کیا لذت پا سکتا تھا؟ لوگ کھاتے ہیں تو مزہ نہیں ملتا تاہم اس بے مزگی پر بھی اپنی قیمت ہمیشہ ارزاں ہی رہی۔ لوگ جانتے ہیں کہ مزہ نہ ملے۔ مگر یہ چیز ارزاں نہیں ہوسکتی۔"

(ایضاص 124)

غالبؔ کے پہلے نقاد مولانا الطاف حسین حالی غالبؔ کے تعلق سے فرماتے ہیں:

"مرزا کی طبیعت پکھراں قسم کی واقع ہوئی تھی کہ وہ عام روش پر چلنے سے ہمیشہ کنی کھوں پھرتا جاتے تھے۔ وہ خدمت شرگاہ کے سبب خود شاعری سے نفرت ظاہر کرتے تھے، عامیانہ خیالات اور محاورات سے جہاں تک ہوسکتا تھا اجتناب کرتے تھے۔۔۔۔ بلکہ وہ شیخ میں لباس میں، طعام میں، طریق ماندوبود میں، یہاں تک کہ مرنے اور جینے میں بھی عام طریقے پر چلنا پسند نہ کرتے تھے۔"

(ص 120 یادگار غالب: الطاف حسین حالی، دہلی 2011)

جب ہم مولانا آزاد کی حیات اور ان کے کنائے کا بنظر غائر مطالعہ کرتے ہیں تو ہم کو ان کے یہاں بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں نظر آتی ہے۔ اب ہو، سیاست، ہو خورد ونوش ہو، نشست وبرخاست ہو یا زندگی کا کوئی اور دوسرا شعبہ ہی کیوں نہ ہو مولانا آزاد عام لوگوں کے برعکس ہر جگہ اپنی انفرادیت کو قائم رکھتے ہیں۔

"۔۔۔۔۔۔۔ بازار میں بیشہ وہی چیز رکھی جاتی ہے جس کی مانگ ہوتی ہے اس لیے ہر ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہے ہر آنکھ اسے قبول کرتی ہے مگر میرا معاملہ اس سے بالکل الٹا رہا۔ جس چیز کی بھی عام مانگ ہوئی میری دکان میں جگہ نہ پاسکی۔ لوگ زمانہ کے روز بازار میں ایسی چیزیں ڈھونڈ کر لائیں گے جن کا رواج عام ہو، میں نے ہمیشہ ایسی چیز ڈھونڈ ڈھونڈ کر رجع کی جس کا کہیں رواج نہ ہو۔ اوروں کے لیے جو پسند وانتخاب کی علت ہوئی۔ وہی میرے لیے ترک واعراض کی علت بن گئی۔ انہوں نے دوکانوں میں ایسا سامان سجایا جس کے لیے سب کے ہاتھ بڑھیں۔ میں نے کوئی چیز ایسی رکھی نہیں جس کے لیے سب کے ہاتھ بڑھ سکیں۔۔۔۔ لوگ بازار میں دوکان لگاتے ہیں تو ایسی جگہ ڈھونڈ کر لگاتے ہیں، جہاں خریداروں کی بھیڑ لگتی ہو، میں نے جس دن اپنی دکان لگائی تو ایسی جگہ ڈھونڈ کر لگائی جہاں کم سے کم گاہکوں کا گزر ہوسکے۔"

(ص، 115 غبار خاطر: مولانا ابوالکلام آزاد، لاہور۔2005)

ظاہر ہے ایک ایسا آدمی جس کی یہ سوچ ہو جس کا یہ عمل ہو اس کو تمام شاہراہ سے کٹ ہی جانا تھا، چنانچہ مولانا کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا:

"۔۔۔۔۔۔مذہب میں، ادب میں، سیاست میں، فکر ونظر کی عام راہوں میں جس طرف بھی نکل پڑا اکیلا ہی نکلنا پڑا، کسی راہ میں بھی وقت کے قافلوں کا ساتھ نہ دے سکا۔۔۔۔ جس راہ میں بھی قدم اٹھایا، وقت کی منزلوں سے اتنا دور ہوتا گیا کہ جب مڑ کے دیکھا تو گرد راہ کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اور یہ گرد بھی اپنی تیز رفتاری کی اڑائی ہوئی تھی۔۔۔۔ تیز رفتاری سے تلووں میں چھالے پڑ گئے۔ لیکن عجب نہیں، راہ کے کچھ خوش وخاشاک بھی صاف ہو گئے ہوں۔"

(ایضاص 115)

غبار خاطر ہی میں دوخط "چڑیا چڑے کی کہانی" کے عنوان سے ملتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طرح جانوروں کو بھی اس روئے زمین پر پیدا کیا، ان کی مختلف اقسام ہیں، کچھ جانور ایسے ہیں جو انسانی آبادی میں رہتے ہیں جن کو انسان پالتا ہے ان کو متعینہ وقت پر غذا فراہم کرتا ہے، ان کی ضرورتوں کا پورا خیال رکھا جاتا ہے، کچھ ایسے ہیں جو جنگلوں میں رہتے ہیں اور اپنے خورد ونوش کا خود ہی انتظام کرتے ہیں۔ انہی میں کچھ ایسے بھی ہیں جو رہتے ہیں انسانی آبادی ہی میں مگر ان کو عموماً پالا نہیں جاتا ہے یہ اپنا رزق خود فراہم کرتے ہیں، اس کے لئے وہ کافی تگ ودو بھی کرتے ہیں انہی میں ایک گوریا ہے جس کا ہم یہاں پر ذکر کرنے جارہے ہیں، مولانا آزاد نے اس خط کو "چڑا چڑے" کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ چڑیا چھوٹے جسموں کی ہوتی ہیں۔

ان خطوں میں وہ یہ تو بہت سی باتیں کہی گئی ہیں مگر موٹے موٹے طور پر دیکھیے تو دو باتیں بہت اہم ہیں، پہلی بات تو یہ کہ انسان اپنی سعی پیہم سے اپنے مقصد کو حاصل کرسکتا ہے، اور اس کی مخالف طاقتوں کا پیدا ہونا ان کا مقدر ہی ہے چاہے، بنتا ہیں اس کے حصول میں اس کو کچھ پریشانی ہی کیوں نہ ہو۔ مولانا آزاد کو جنگ آزادی میں قید وبند کی صعوبتوں سے بھی گزرنا پڑا، 1943 میں ان کو گرفتار کر کے قلعہ احمد نگر کی جیل میں بند کردیا گیا ان کو رہائش کے لئے جو کمرہ دیا گیا تھا وہ استعمال نہ ہونے کی وجہ سے جہاں جگہ جگہ سے مخدوش تھا، وہیں گوریوں نے بھی اس کو اپنا ٹھکانا بنالیا تھا۔ مولانا آزاد جب اس میں قیام پذیر ہوئے تو انہوں نے صاف صفائی کرنے کی کوشش کی اور یہ کوشش ان کی طرف سے کئی مرتبہ ہوئی مگر گوریوں کی ضد کے آگے وہ بار آور نہ ہوسکیں، خطوط کے یہ حصے دیکھئے:

"اب گیارہ بج رہے تھے۔ میں کھانے کے لئے چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد واپس آیا تو کمرہ میں قدم رکھتے ہی ٹھٹک کے رہ گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سارا کمرہ پھر حریف کے قبضے میں ہے اور اس اطمینان وفراغت سے اپنے کاموں میں مشغول ہیں، جیسے کوئی حادثہ پیش آیا ہی نہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جس تھیلے کی ہیبت پر سب سے زیادہ بھروسہ کیا گیا تھا وہی حریفوں کی کامجوئیں کا ایک ذریعہ بن گیا تھا۔ باس کا سرا جو گھونسلے سے باہر نکل رہا تھا، گھونسلے میں جانے کے لئے لب دہلیز کا کام دینے لگا تھے چن چن کر لاتے ہیں اور اس نو قعیر دہلیز پر بیٹھ کر بہ اطمنان تمام گھونسلے میں بچھاتے جاتے ہیں ساتھ ہی چوں چوں بھی کرتے جاتے۔"

(ص 162 غبار خاطر: مولانا ابوالکلام آزاد لاہور 2005)

خدا کی کائنات میں پائے جانے والے جمادات و نباتات میں تنوع وبوقلمونی ہے۔ یہی بوقلمونی انسانی مزاج میں بھی رچی بسی ہوئی ہے کوئی نرم تو کوئی گرم تو کوئی ان کے بیچ کا موقع شناس، کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات ہی سننا پسند نہیں کرتے ہیں چاہے اس کے لئے ان کو اپنی جان ہی کیوں نہ دینی پڑ جائے، دوسری قسم ان لوگوں کی طرف جو حاصل اور حالات کو دیکھ کر اپنی پالیسی طے کرتے ہیں، مولانا آزاد نے جب یہ دیکھا کہ حریف طاقتور ہے رہا ہے تو وہ اپنا رویہ نرم کر لیتے ہیں۔ یہ خطہ دیکھئے:

"اپنی دھی فتح مندیوں کا یہ صرف انگیز انجام دیکھ کر بے اختیار ہنسنے نے جواب دے دیا، صاف نظر آگیا کہ چند لمحوں کے لیے حریف کو عاجز کردینا تو آسان ہے مگر ان جوشیں استقامت کا مقابلہ کرنا آسان نہیں، اور اب اس میدان میں ہار مان لینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا۔"

(ایضاص 216)

مولانا ان سے دوستی ہی نہیں کر لیتے ہیں، بلکہ وہ ان چڑیوں کو چارہ ڈالنا بھی شروع کردیتے ہیں۔ مگر ایسا بھی نہیں ہے اب جب فریق مخالف کے دوستی کی طرف قدم بڑھے ہیں تو چڑیاں بھی اپنے تحفظات وتکلفات کو بالائے طاق رکھ کر فوراً ہی دانوں پر ٹوٹ پڑتی ہیں۔ بلکہ ان کی چنگچاہٹ جاتے جاتے جاتی ہے۔

اگلا اقتباس دیکھئے:

"ایک دن خیال ہوا کہ جب صلح ہوگئی تو چاہیے کہ پوری طرح صلح ہو۔ یہ ٹھیک نہیں کہ دریں گھر میں اور دریں بے گانوں کی طرح۔ میں نے باہر چنے خانے سے تھوڑا سا کچا چاول منگوایا اور جس صوفے پر بیٹھا کرتا ہوں، اس کے سامنے کی دری پر چند دانے چھک دیئے، پھر اس طرح سنبھل کے بیٹھ گیا جیسے ایک شکاری دام بچھا کے بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔ کچھ دیر تک تو مہمانوں کو توجہ ہوئی بھی تو ایک انداز غلط سے معاملہ آگے نہیں بڑھا۔ لیکن پھر صاف نظر آگیا کہ مشوشان ستم پیشہ کے تغافل کی طرح یہ تغافل بھی نظر بازی کا ایک پردہ ہے، ورنہ جیسے رنگ کی دری پر سفید سفید ابھرے ہوئے دانوں کی کشش ایسی نہیں کہ کام نہ کر جائے۔"

(ایضاص 217)

دنیاوی معاملوں میں بھی دیکھا جاتا کہ ہے دو فریقوں میں رنجش شروع ہی نہیں ہوئی کہ فوراً تاختی شروع ہوجاتی ہے ایک دوسرے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے ہیں، برسوں تک ایک دوسرے کے لئے نا آشنا بن جاتے ہیں۔ مگر اسی میں کوئی فریق ذرا سمجھداری کا ثبوت فراہم کرتا ہے، اور آگے بڑھ کر معاملے کو رفع دفع کرتا ہے تو تعلقات پر برسوں کی جمی ہوئی برف یک لخت روئی کا گالا بن کر بکھرنے لگتی ہے۔ یہاں پر بھی سب کچھ ایسا ہی ہوتا ہے، شروع کی تناتنی کے بعد جب آزاد ان چڑیوں کو دانہ ڈالتے ہیں تو یہ عدم دلچسپی کا مظاہرہ کر لی ہیں مگر پھر فوراً ہی تھوڑی سی چنگچاہٹ اور تھوڑے سے تامل کے بعد یہ چڑیا کیں دانا چگنے میں مشغول ہوجاتی ہیں، آگے کے یہ خطہ دیکھئے:

"خیر خدا خدا کر کے اس عشوہ تغافل نما کے ابتدائی مرحلے طے ہوئے اور ایک بت طناز نے صاف صاف دانوں کی طرف رخ کیا، مگر یہ رخ بھی کیا قیامت کا رخ تھا۔۔۔۔ ہزار تغافل اس کے جلو میں چل رہے تھے۔۔۔۔ التفات وتغافل کی ان عشوہ گریوں کی ایسی جلوہ فرشی ہوہی رہی تھی کہ نگاہیں ایک تہوتنہ چڑے نے جو اپنی قلندرانہ بے دماغی اور رندانہ جرأتوں کے لحاظ سے پورے حلقہ میں ممتاز تھا، مسلسل کارکی درازی سے آتا کرب یا کنہ قدم اٹھا دیا اور ذہان حال سے یہ نعرہ لگا تا ہوا بیک دفعہ دانوں پر ٹوٹ پڑا۔"

(ایضاص 219)

کسی بھی معاملے میں دیکھ لیجئے پہلے ہی قدم میں لغزش کا خطرہ رہتا ہے اگر وہ کامیاب ظہور آتو پھر بعد والے قدموں کو بھی اٹھنے میں کوئی مشکل نہیں ہوتا ہے، چنانچہ یہاں پر بھی ایسا ہی ہوتا ہے قلندر کے قدم اٹھنے کے ساتھ ساتھ اس کی دوسری ساتھی چڑیا بھی دانے پر ٹوٹ پڑتی ہیں، یہاں پر قابل غور یہ کہ پہلا قدم اٹھتا ہے مگر بڑے تامل اور غور وفکر کے بعد۔ خط کے یہ حصے دیکھئے:

"اس قدم کا اٹھنا تھا کہ معلوم ہوا جیسے اچانک تمام کے ہوئے قدموں کے بندھن کھل پڑے، اب نہ کسی قدم میں جھجک تھی، نہ کسی نگاہ میں تذبذب۔ مجمع کا مجمع یکدفعہ دانوں پر ٹوٹ پڑا اور اگر انگریزی محاورہ کی تعبیر مستعار لی جائے تو کہا جاسکتا کہ تھیلے تامل کی برف اچانک فوٹ گئی۔ یا یوں کہیے کہ پگھل گئی۔ غور کیجئے تو اس کارگاہ عمل کی ہر گرہ شکن کے قدم رانیاں ہمیشہ ہی ایک قدم کے انتظار میں رہا کرتی ہیں۔ جب تک یہ نہیں اٹھتا، سارے قدم زمین میں گرے رہتے ہیں۔ یہ اٹھا اور گویا ساری دنیا اچانک اٹھ گئی۔"

(ایضاص 219)

پھر جب تامل بسیار کے بعد آپس کا تجاب اٹھ جاتا ہے تو جانی دشمنوں کو بھی ایک دوسرے کے قریب آنے میں دیر نہیں لگتی ہے۔ چنانچہ یہاں پر بھی ایسا ہی ہوا، چڑیا گیں مولانا کے بہت قریب آگئیں اتنا قریب کہ وہ مولانا کے پاس ہی بیٹھ کر آپس میں چہلیں کرنے لگتی ہیں۔ اگلا اقتباس دیکھئے:

"بارہا ایسا ہوا کہ میں اپنے خیالات میں محو، لکھنے میں مشغول ہوں۔ اتنے میں کوئی لڈنیس بات نوک قلم پر آگئی یا عبارت کی مناسبت نے اچانک کوئی پرکیف شعر یاد دلا دیا۔ اور بے اختیار اس کیفیت کی خود رفتگی میں میرا سر وشانہ ہلنے لگا یا منہ سے ہانکل گیا اور یکا یک زور سے پروں کے اڑنے کی ایک کی آواز سنائی دی اب جو دیکھتا ہوں تو معلوم ہوا کہ ان یاران بے تکلف کا ایک طائفہ نیچے بغل میں بیٹھا ہے حال اپنی اچھل کود میں مشغول تھا اچانک انہوں نے دیکھا کہ یہ پتھر اب ہلنے لگا ہے تو گھبرا کر اڑ گئے، عجب نہیں، اپنے جی میں کہتے ہوں، یہاں صوفے پر ایک پتھر پڑا رہتا ہے لیکن کبھی کبھی آدمی بن جاتا ہے۔"

(ایضاص 222)

مولانا کی ان سطروں کی توثیق فارسی کے اس مشہور شعر سے بھی ہوتی ہے:

خوش دہ بدرانِ وکبک دھمام
کہ یک رودت افتد ہائے مدام

(اگر تم تیتر، چکور، کبوتر اور چڑیوں کو مستقل مزاجی سے دانہ ڈالتے رہو گے تو ایک دن ہا ہی تمہارے جال میں پھنس جائے گا)

(ص 280، آب گم: ممتاز احمد یوسفی، دہلی 2012)

اس خط کا دوسرا حصہ خودی، جہد وعمل وحرکت سے متعلق ہے خودی سے متعلق علامہ اقبال نے ایک خط اپنی حیات میں پروفیسر نکلسن کو لکھا تھا، اس خط میں وہ بقول پروفیسر نور الحسن نقوی:

"خودی کا ترجمہ پرسنالٹی (شخصیت) سے کرتے ہیں۔ اس خط کے مطالعے سے خودی کا جو مفہوم واضح ہوا ہے اسے یوں بیان کیا جاسکتا ہے کہ ہر شخص کو قدرت کی طرف سے کچھ صلاحیت ملی ہوئی ہیں جن سے وہ خود بھی پوری طرح واقف نہیں ہوتا۔ ان صلاحیتوں اور لیاقتوں کے مجموعے کو خودی کہا جاسکتا ہ

وزیر اعظم کے بیان 'ایک ہیں تو محفوظ ہیں' پر سنجے راؤت کا جواب

ممبئی۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخابات کے لیے تمام پارٹیوں نے اپنی تیاریاں تیز کردی ہیں۔ رہنماؤں میں الزامات اور جوابی الزامات کا دور بھی تیز ہوگیا ہے۔ دریں اثناشیوسینا یوبی ٹی کے رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے وزیر اعظم نریندر مودی کے بیان 'اگر ہم متحد ہیں تو ہم محفوظ ہیں' پر جوابی حملہ کیا ہے۔ سنجے راؤت نے کہا، مودی جی جب آپ مہاراشٹر آئیں گے تو ہم محفوظ نہیں رہیں گے۔ سنجے راؤت نے کہا" مہاراشٹر ملک کا ایک اہم مقصد ہے۔ پہلے مہاراشٹر سے چوروں کو بھگایا گیا اور پھر دہلی سے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور امت شاہ ان دنوں مہاراشٹر میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ اگر وہ بیان میں کہ" وہ ایک کب جاتے ہیں؟" وزیر اعظم مودی نے کہا تھا، اگر ہم ایک ہیں تو محفوظ ہیں، لیکن میں کہتا ہوں کہ مودی جی، جب تک آپ مہاراشٹر آئیں گے تو ہم محفوظ نہیں رہیں گے۔ واضح رہے کہ جمعہ کو مہاراشٹر کے دھولے میں وزیر اعظم مودی نے اپوزیشن پر طنز کرتے ہوئے اگر ہم متحد ہیں تو محفوظ ہیں بیان دیا تھا۔ وزیر اعظم نے کہا، اپوزیشن اتحاد مہاوکاس اگھاڑی کی گاڑی میں نہ تو پہیے ہیں اور نہ ہی بریک۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کون بیٹھے گا اس پر لڑائی چل رہی ہے۔

'مسلمان وقف املاک کو دین کا حصہ سمجھتا ہے'

وقف ترمیمی بل مسلمانوں سے وقف جائداد ہڑپنے کی ایک سازش ہے: مولانا فضل الرحیم مجددی

نئی دہلی۔ وقف ترمیمی بل کو مسلمانوں کو وقف جائدادوں سے بے دخل کرنے اور قبضہ کی راہ ہموار کرنے کی ایک سازش قرار دیتے ہوئے آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری مولانا فضل الرحیم مجددی نے کہا کہ حکومت سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ ہرگز یہ تصور نہ کرے کہ مسلمان وقف ترمیمی بل کی منظوری کو قبول کرلیں گے۔ انہوں نے اس امر اظہار افسوس کیا کہ 'اسپیکر کمیٹی کے ذریعہ اتہام آج یہاں تحفظ اوقاف کانفرنس' کی صدارت کرتے ہوئے کہی۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے زور زبردستی اس بل کو پاس کرنے کی تو نہ صرف مسلمانوں بلکہ دستور کی بھی خلاف ورزی ہوگی اور ہر انسان کے ساتھ انصافی ہوگی جو دستور میں یقین رکھتا ہے۔ انہوں نے برادران وطن کو آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ آج یہ مسلمانوں کے ساتھ ہو رہا ہے جب کسی اور کے ساتھ بھی ہوگا کیوں کہ ہر مذاہب کے ماننے والوں کے پاس لاکھوں ایکڑ زمینات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ قانونی حق ہے کہ ہم اس کے خلاف احتجاج کریں۔ انہوں نے کہا کہ آج نال کٹورہ اسٹیڈیم میں صرف میرٹھ سے لوگ آئے ہیں کل پورے اتر پردیش سے آئیں گے، راستھان سے آئیں گے، مدھیہ پردیش سے آئیں گے، بہار سے آئیں گے اور دہلی کے سڑکوں پر کہیں جگہ نہیں ہوگی۔

انہوں نے کہا کہ یہ وقف ترمیمی بل مسلمانوں سے وقف جائداد ہڑپنے کی حکومت کی ایک سازش ہے۔ یہاں کا مسلمان وقف املاک کو دین کا حصہ سمجھتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ دوسری قوموں کے مقابلے میں مسلمان حق وحلال کی کمائی فلاحی کاموں میں زیادہ خرچ کرتے ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اپوزیشن جماعت اور حکومت کی اتحادی سیکولر جماعت اس بل کی مخالفت کریں گی اور ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ اگر یہ جماعتیں تنبیہ کرلیں کہ یہ بل پاس نہیں ہونے دیتا ہے تو یہ بل پاس نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر سیکولر جماعتوں نے ایسا نہیں کیا تو مسلمانوں کو وقت دینے کے بارے میں سوچنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کو ملک سے پے پناہ محبت ہے اور اس کی بقاء کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کرتے آئے ہیں۔ تاقیامت ایسا کریں گے۔ انہوں نے وقف ترمیمی بل پر مسلمانوں کو متحد ہونے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی مسلم پرسنل لا بورڈ آواز دے گا آپ لوگ جمع ہوجائیں گے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا ہم احتجاج کے دوران قانون اور امن کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ سابق رکن پارلیمنٹ محمد ادیب نے ملک کے حالات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں بستیوں میں پہلے بھائی کی طرح رہتے تھے لیکن اب شہر کی طرح رہتے ہیں۔ ہمیں اپنی اور بوجھ سمجھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جن کو پاکستان کو جانا تھا وہ چلے گئے ان کا الزام ہم تو پوچھا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سیاسی طور پر نظر انداز کیا جاتا ہے۔ ایک دلت کی ٹھیک ہوتی ہے تو تمام سیاسی پارٹیاں دستک دینے لگتی ہیں لیکن اگر مسلمان کی ہوتی ہے تو کوئی جھانکنے بھی نہیں جاتا۔ سمینار پرسنل لاء بورڈ کے سکریٹری مولانا عمرین محفوظ رحمانی نے کہا کہ وقف ترمیمی بل کے خلاف ہم میں جس طرح مسلمانوں نے بیداری کا ثبوت پیش کیا ہے وہ لائق تحسین ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وقف ترمیمی بل اگر حکومت کا مشاہداس و مساجد اور خانقاہوں پر قبضہ کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدارس پر خاص طور پر نشانہ ہے اس لئے مدارس نے چھاپین آزادی پیدا کئے ہیں، قوادت دی ہے۔ وہ تاجروں کے خلاف سیدہ پر رہے ہیں۔ یہ سیاسی تحریک کے بانی ہر علی نے کہا کہ قوم ہمارے ساتھ ہے تو ہم سرکار سے ٹکر لینے کے لئے تیار ہیں۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وقف ترمیمی بل کے خلاف نوجوانوں کو تیار کرنے کی ضرورت ہے اور نوجوانوں کو اس کیلئے آگے آنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ میں مولانا فضل الرحیم مجددی صاحب کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ اگر ضرورت پڑی تو اس پر ہزار ٹیکر آئیں گے۔ اس کے دائش سینٹی اور دھرنے بھی خطاب کیا۔

فضائی آلودگی: پرالی جلانے سے پنجاب کے کئی شہروں کی فضا ہوئی خراب، دہلی میں بھی صورتحال جوں کی توں برقرار

نئی دہلی۔ سخت انتباہ کے باوجود گزشتہ کچھ دنوں سے پرالی کو آگ لگانے کے واقعات کی وجہ سے پنجاب کے کئی شہروں میں ہوا کا معیار خراب حالت میں ریکارڈ کیا جارہا ہے۔ اس وجہ سے کھلے میں سانس لینا بھی لوگوں کی صحت کے لیے نقصاندہ ہونے لگا ہے۔ حالات ایسے ہیں کی تاوار کو بھٹنڈہ، منڈی گوبند گڑھ اور روپڑ میں اے ایکوائی 400 سے زیادہ انتہائی خراب ریکارڈ کیا گیا۔ امرتسر اور لدھیانہ میں بھی اے کوائی خراب حالت میں پہنچ گیا ہے۔ امرتسر، جالندھر، رکھ، لدھیانہ، منڈی گوبند گڑھ، پٹیالہ اور روپ نگر کا اوسطاً اے کوائی 200 سے زیادہ درج کیا گیا ہے جو کہ خراب کے زمرے میں مانا جاتا ہے۔ اعداد وشمار پر نظر ڈالیں تو گزشتہ پانچ دنوں سے زیادہ تر ضلعوں میں اوسط اے کوائی 200 سے زیادہ ہے۔ راجپورہ، چنڈی گڑھ میں آلودگی بفتہ کے مقابلے میں پھر بڑھ گئی ہے۔ اتوار کو گرین سٹی چنڈی گڑھ کی آلودہ ہوا کی سطح 353 اور دہلی کی 346 درج کی گئی ہے۔ وہیں دوسری طرف راجدھانی دہلی ابھی بھی آلودگی کی لپیٹ میں ہے۔ شہری ہوا سے لوگوں کا دم گھٹنے لگا ہے۔ اے کیو آئی کی سطح میں لگاتار اضافہ ہو رہا ہے، جس سے دہلی والے کافی پریشان ہو گئے ہیں۔ دہلی این سی آر کے علاقے میں ہوا کے معیار میں لگاتار گراوٹ درج کی جارہی ہے۔ مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے مطابق شہر کو بھی ہوا کا معیار انتہائی خراب زمرے میں رہا۔ صبح میں دہلی کا اوسط اے کیو آئی 346 درج کیا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ دہلی میں بڑھتی فضائی آلودگی پر دہلی کی حکومت نے جمعہ کو شہر کے آنند وہار علاقے میں تجرباتی طور پر ڈرون سے پانی کا چھڑکاؤ کیا۔ آنند وہار شہر کے سب سے زیادہ آلودہ علاقوں میں سے ایک ہے۔ اس دوران دہلی کے وزیر ماحولیات گوپال رائے نے کہا کہ سب سے زیادہ آلودہ علاقوں میں اے کیو آئی شہری اوسط سطح سے زیادہ ہے۔

مہاراشٹر، جھارکھنڈ انتخابات کی وجہ سے اپوزیشن لیڈر کا انتخاب نہیں ہوسکا: ہڈا

چنڈی گڑھ، 11 نومبر (یو این آئی) ہریانہ کے سابق وزیر اعلیٰ بھوپندر سنگھ ہڈا نے پیر کو کہا کہ مہاراشٹر اور جھارکھنڈ انتخابات کی مصروفیت کی وجہ سے اپوزیشن لیڈر کے انتخاب کا فیصلہ نہیں ہوسکا ہے لیکن کانگریس ہائی کمان اس بارے میں جلد ہی فیصلہ کرے گا۔ ہریانہ اسمبلی انتخابات کے نتائج کا اعلان ہوئے ایک مہینہ گزر چکا ہے اور اسمبلی کا سہ رائی اجلاس 13 نومبر سے شروع ہونے والا ہے۔ سکھرا ن بی جے پی اس معاملے پر کانگریس کو نشانہ بنا رہی ہے۔ مسٹر ہڈا نے کہا کہ پارٹی اس پر جلد ہی فیصلہ کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ پارٹی آئندہ کے پروگراموں کا خاکہ بھی تیار کرے گی اور جلد ہی ایک حلقہ کی سطح پر کارکنوں کے ساتھ بات چیت اور غور وخوض کیا جائے گا۔ سماجیوں سے بات چیت کے دوران یہ بھی کہا جارہا ہے کہ ہم کانگریس کے کارکنوں کو پاس پالنے میں بھی نظر آجاتے ہیں۔ اسی طرح نئی حکومت کی خامیاں ابتدا میں ہی ظاہر ہوگئی ہیں۔ کسانوں کو کم آمدن اور ادنیٰ قیمت اور کھاد کے لیے لائن میں کھڑا ہونا اور پرالی کے نام پر جرمانے عائد کرنا اس حکومت کی حصولیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت مسلسل عوامی کمی کررہی ہے کہ کھادوں کی قلت نہیں ہے لیکن سچائی یہ ہے کہ اب تک کسانوں کو ضرورت کے مقابلے میں آدھی بھی کھادنہیں مل رہی ہے۔ کھادی کی قلت کے باعث تھانوں میں ڈی اے پی تقسیمی جاری ہے۔

مہایوتی امیدوار نواب ملک نے بی جے پی پر ہی کردیا طنز، یاد دلائی ایودھیا کی شکست

ممبئی۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب میں مہایوتی کی پارٹیاں ایک دوسرے کے خلاف ہی کھڑی دکھائی دے رہی ہیں۔ مہایوتی میں شامل این سی پی (اجیت پوار گروپ) کے لیڈر اور مان خرشیدا ہی نگر سے امیدوار نواب ملک کا تار بی جے پی کو ہدف تنقید بنا رہے ہیں۔ انھوں نے ایک تازہ بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ 'بنٹو گے تو کٹو گے' جیسے بیان انتہائی قابل مذمت ہیں۔ اس طرح کی بیان بازی سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔ نواب ملک کا کہنا ہے کہ اس طرح کی سیاست کے سبب ہی اتر پردیش میں بی جے پی کو بے حد نقصان ہوا ہے۔ ایودھیا میں رام مندر بننے کے بعد بھی بی جے پی کو یوپی میں شرمناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس انتخاب میں ایودھیا میں بی جے پی کو ہوئی شکست کا حوالہ بھی دیا اور کہا کہ مذہب کے نام پر سیاست کو عوام بھی ناپسند کررہے ہیں۔ این سی پی لیڈر نواب ملک نے 1992 کے دور کو بھی یاد کیا اور کہا کہ اس وقت بنگلہ مروج پر تھا۔ بابری مسجد گرائی گئی، پورے ملک میں فسادات ہوئے۔ اتر پردیش بھی اس فساد میں جھلس رہا تھا۔ لیکن مایں نگھ ہی کی حکومت برخاست کردی گئی، لیکن بعد کے اندر انتخاب ہوا اور بی جے پی اکثریت ہوئی۔ سانوں بعد عدالت کے حکم سے مندر تعمیر ہوا۔ مندر تعمیر کے بعد بھی بی جے پی اتر پردیش میں بری طرح سے انتخاب ہار گئی۔ اس سے بی جے پی کو سمجھنا چاہیے کہ مذہب کی بنیاد پر سیاست زیادہ دن نہیں چلتی ہے۔

لوگوں سے جتنے بھی وعدے کئے گئے ہیں انہیں پورا کیا جائے گا: وزیر ستیش شرما

جموں 11 نومبر (یو این آئی) امور صارفین وعوامی تقسیم کاری اور ٹرانسپورٹ کے وزیر ستیش شرما نے پیر کے روز کہا کہ جموں وکشمیر کے لوگ ریاستی درجے کی بحالی چاہتے ہیں اور اس پر جلد از جلد عملدرآمد کو یقینی بنانے کی خاطر منشور کا کانفرنس زینتی سطح پر کام کررہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ سرکار نے انکشاف منشور میں جتنے بھی وعدے کئے انہیں ہر حال میں پورا کیا جائے گا۔ ان باتوں کا اظہار وزیر نے شیر کشمیر بھون جموں میں کارکنوں سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے دوران جموں وکشمیر کے لوگوں نے نیشنل کانفرنس کو منڈیٹ دیا ہے۔ ان کے مطابق جموں صوبے کے لوگوں کو این کی لیڈر شپ کا مشکور ہونا چاہئے کہ اس بار جموں سے تین منسٹر چنے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ موجودہ سرکار نے پچھلی کابینہ میٹنگ کے دوران ہی انکشاف منشور میں کئے گئے

ہمیں امید ہیں کہ مرکز فوری طور پر ریاست کا درجہ بحال کرے گا: فاروق عبداللہ

مشکلات سرنگ پر آجا کریں اور ان کا سدباب کرانے کیلئے اپنا ٹرانسفرسوچ استعمال کریں۔

سری نگر 11 نومبر (یو این آئی) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ کا کہنا ہے کہ نیشنل کانفرنس نے ہمیشہ صاف وشفاف اور منصفانہ انتخابات جمہوریت کی جڑ سمجھ کر ان میں بھرپور انداز میں حصہ لیتی آئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل وکرم اور لوگوں کے بے پناہ تعاون واشتراک سے یہ جماعت اپنے نمائندہ جماعت کو کامیابی اور کامرانی سے ہمکنار کیا کیونکہ اس جماعت نے ریاست کے لوگوں کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی ہے۔ ان باتوں کا اظہار کا اظہار موصوف نے سری نگر میں کارکنان سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس اقتدار میں ہو یا اقتدار کے باہر یہ جماعت ہر وقت عوام کیلئے کام کرتی ہے کیونکہ اس جماعت کے بانی شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے ہمارے لئے یہی اصول اور لائحہ عمل چھوڑے ہیں۔ پارٹی سے وابستہ افراد کو ابھی سے پنچایتی اور بلدیاتی انتخابات کی تیاریوں شروع کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ پنچایتوں اور بلدیاتی اداروں کا مقصد حکومت کو عوام کی دہلیز تک پہنچانا ہوتا ہے۔ یہ پہنچے ہوئے عوامی نمائندے لوگوں کی صحیح معنوں میں خدمت کرتے ہیں۔ انہوں نے زور دیا کہ نوجوانوں، باصلاحیت، پڑھے لکھے، دیانتدار اور عوامی ساکھ والے نمائندوں کو آگے لائیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ اُمید ظاہر کی کہ مرکزی حکومت فوری طور پر جموں وکشمیر کا ریاستی درجہ بحال کرے گی تاکہ یہاں کی حکومت بنا کسی رکاوٹ کے عوامی راحت کے کام انجام دے سکے۔ اس کے علاوہ لوگوں نے انہیں اپنے اپنے مسائل سے آگاہ کیا، اصول وضع کیے جائیں گے۔ محبوبہ مفتی نے اس خط کو اپنے اکاؤنٹ پر پوسٹ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے: 'دوبرادر اللہ کو ان خاندانوں کی افسوسناک حالت زار کے بارے میں لکھا ہے جن کے ارکان کو بغیر کسی مکمل تحقیقات کے من مانی طور پر سرکاری خدمات سے برخاست کردیا گیا ہے محبوبہ مفتی نے امید ظاہر کی کہ عمر عبداللہ ان خاندانوں کے دکھوں کو کم کرنے کے لئے انسانی بنیادوں پر جائزہ لیں گے۔

محبوبہ مفتی کا عمر عبداللہ کے نام مکتوب

بطرف شدہ سرکاری ملازموں کے معاملات کا جائزہ لینے کیلئے کمیٹی تشکیل دینے کی تجویز

سری نگر، 11 نومبر (یو این آئی) پی ڈی پی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی نے جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ سے یونین ٹیری میں برطرف کئے گئے سرکاری ملازموں کے معاملات کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دینے کے لئے ایک مکتوب لکھا ہے محبوبہ مفتی نے مکتوب میں لکھا ہے: 'سال 2019 سے سرکاری ملازموں کی اچانک برطرفی کے انداز نے خطے کے بہت سے خاندانوں کو تباہ کردیا ہے' انہوں نے اپنے خط میں جنوبی کشمیر کے ایک ملازم ضمیر کو دفعہ 311 کے تحت برطرف کیا گیا ہے۔ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: 'ذکورہ ملازم کو ایسے کے تحت برخاست کیا گیا اور کئی برسوں تک بند رکھا گیا جس کے بعد عدالتوں نے اس کو تمام الزامات سے بری کردیا۔ مکتوب میں کہا گیا: 'اس آزمائش سے مذکورہ ملازم کو سخت سے سخت مسائل پیدا ہوئے اور بالآخرہ اپنی بیوی اور پانچ بچوں کو چھوڑ کر انتقال کرگیا' محبوبہ مفتی نے اپنے خط میں تجویز پیش کی کہ ان برطرفی کے مقدمات کو پانچ پرتنال کے دائرے میں لایا جانا چاہئے اور ایسے معاملات کا جائزہ لینے کے لیے ایک کمیٹی قائم کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کو ان خاندانوں کی مالی امداد کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔ انہوں نے تجویز پیش کی کہ کمیٹیل میں اس طرح کی ناانصافیوں کو روکنے کے لیے واضح رہنما اصول وضع کیے جائیں۔ محبوبہ مفتی نے اس خط کو اپنے اکاؤنٹ پر پوسٹ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے: 'دوبرادر اللہ کو ان خاندانوں کی افسوسناک حالت زار کے بارے میں لکھا ہے جن کے ارکان کو بغیر کسی مکمل تحقیقات کے من مانی طور پر سرکاری خدمات سے برخاست کردیا گیا ہے محبوبہ مفتی نے امید ظاہر کی کہ عمر عبداللہ ان خاندانوں کے دکھوں کو کم کرنے کے لئے انسانی بنیادوں پر جائزہ لیں گے۔

دربھنگہ: قتل کیس میں چار قصورواروں کو عمر قید کی سزا

دربھنگہ، 11 نومبر (یو این آئی) بہار کے دربھنگہ ضلع کی ایک عدالت نے قتل کے ایک معاملے میں چار لوگوں کو عمر قید اور 50 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی ہے۔ دربھنگہ سول کورٹ کے تیسرے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج سن کمار دیوا کی عدالت نے پیر کو بہاری تھانہ علاقے کے دلکھون گاؤں میں کشمی منڈل کے قتل کے معاملے میں چار ملزمان کو عمر قید کی سزا سنائی۔ اس کے ساتھ ہی اس کی جوائنٹ سیکرٹری کے جوابی کیس میں دو ملزمان کو پانچ سال قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ عدالت نے پیر کو فریقین کے دلائل سننے کے بعد 21 اکتوبر کو سزا پانے والے ملزمان کی سزا کی مدت کے تعین کے معاملے پر فیصلہ سناتے ہوئے سزا کی مدت کا تعین کیا۔ ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر رینو بھارتی نے کہا کہ بہاری پولیس اسٹیشن کیس نمبر 66/21 بنائے گئے سیشن کیس نمبر 107/23 کی سماعت مکمل کرنے کے بعد اسی گاؤں کے مہیش منڈل، راجیو کمار منڈل، روشن کمار منڈل اور شیو کمار منڈل کو بہیری کے دلکھون گاؤں کے کشمی منڈل کے قتل کا مجرم قرار دیا گیا۔

ہندوستان اور سری لنکا کے کوسٹ گارڈز نے سمندری جرائم سے نمٹنے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی، 11 نومبر (یو این آئی) ہندوستانی کوسٹ گارڈ اور سری لنکا کے کوسٹ گارڈ نے بین الاقوامی سمندری جرائم سے نمٹنے اور علاقائی تعاون کو بڑھانے کے اقدامات پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ دونوں ممالک کی کوسٹ گارڈ وفود نے کے درمیان پیر کو سری لنکا کے دارالحکومت کولمبو میں 7 ویں سالانہ اعلیٰ سطحی اجلاس کے موقع پر بین الاقوامی سمندری جرائم سے نمٹنے اور علاقائی تعاون کو فروغ دینے کی کوششوں کے سلسلے میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ یہ سالانہ میٹنگ ان سال ہی میں دونوں میری ٹائم ایجنسیوں کے درمیان طے پانے والے مفاہمت کی یادداشت (ایم او یو) کے مطابق منعقد کی گئی۔ چار رکنی ہندوستانی وفد کی قیادت ڈائریکٹر جنرل ایس پرمیش نے کی، جب کہ سری لنکا کی طرف سے سری لنکائی فریق کی قیادت ریئر ایڈمرل وائی آر سیرا سنگھے، کوسٹ گارڈ کے ڈائریکٹر جنرل نے کی۔ یہاں سطحی میٹنگ سمندری چیلنجوں سے مشترکہ طور پر نمٹنے کے لیے دونوں کوسٹ گارڈز کے عزم کو اجاگر کرتی ہے۔ میٹنگ میں ان بات پر بھی اتفاق کیا گیا کہ ہندوستانی کوسٹ گارڈ اگلے سال 8 ویں سالانہ اجلاس کی میزبانی کرے گا۔

مہاراشٹر اسمبلی انتخاب

انتخابی مہم کے دوران رتیش دیشمکھ کا بی جے پی پر حملہ، کہا 'مذہب نہیں پارٹی خطرے میں'

ممبئی۔ مہاراشٹر اسمبلی انتخاب کے پیش نظر بابی ووڈا اداکار رتیش دیشمکھ نے بھی انتخابی مہم شروع کردی ہے۔ انہوں نے اپنے بھائی دیھرج دیشمکھ کے لیے ووٹ مانگا ہے۔ ان کے بھائی دیھرج کو کانگریس نے لاتور سے میدان میں اتارا ہے جہاں ان کا مقابلہ بی جے پی کے پیش کردہ امیدوار سے ہونے والا ہے۔ کانگریس کے حق میں انتخابی تشہیر کے دوران انہوں نے کہا کہ لوگ (بی جے پی والے) مذہبی کارت کے ذریعہ ہی کہ ان کا مذہب خطرے میں ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی پارٹی خطرے میں ہے۔" اداکار کی شب کو انتخابی جلسہ سے خطاب کے دوران رتیش دیشمکھ نے یہ بیان دیا۔ انھوں نے بی جے پی پر حملہ آور رخ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ جو اپنی تیمارداری سے کام نہیں کرتے ہیں، انہیں مذہب کی ضرورت پڑتی ہے۔ اپنے چھوٹے بھائی دیھرج دیشمکھ کے حق میں تشہیری مہم کے دوران رتیش دیشمکھ نے کہا ہے۔ "بھگوان شری کرشن کہتے ہیں کہ کام ہی مذہب ہے۔ جو اپنی تیمارداری سے اپنا کام کرتا ہے، وہ مذہب کی پاسداری کررہا ہے۔ مذہب کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جو کام نہیں کرتے ہیں۔" انہوں نے اپنے خطاب میں آگے کہا "جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا مذہب خطرے میں ہے، یہ ان کی پارٹی ہے جو خطرے میں ہے۔ انہیں بول دیجئے کہ ہم اپنے مذہب کی حفاظت کرلیں گے آپ پہلے تری پرات بیٹھے۔" رتیش دیشمکھ نے اپنی تقریر کے دوران مہاراشٹر حکومت پر بھی ہم کرحملہ بولا۔ انہوں نے کہا کہ "ریاست کے پڑھے لکھے نوجوان۔ بے روزگار ہیں۔ انہیں روزگار فراہم کرنا ریاستی حکومت کی ذمہ داری ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ کسانوں کو ان کی پیداوار کی اچھی قیمت نہیں مل رہی ہے۔ خودکشی کے واقعات بڑھتے ہی جارہے ہیں لیکن اس معاملے میں ریاستی حکومت کوئی قدم نہیں اٹھارہی۔

سدارامیا کا وزیر اعظم کے بدعنوانی کے دعوں پر جوابی حملہ

بنگلورو، 11 نومبر (یو این آئی) کرناٹک کے وزیر اعلیٰ سدارامیا نے پیر کو وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کے حالیہ الزامات کو ثابت کرنے کا چیلنج دیا جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست کی کانگریس حکومت ریاست کے محکمہ ایکسائز سے متعلق بڑی بدعنوانی میں ملوث تھی۔ مسٹر سدارامیا نے کہا، میں اس بات سے حیران ہوں کہ ملک کے وزیر اعظم اتنا جھوٹ بولتے ہیں۔ مہاراشٹر میں انتخابی مہم کے دوران، انہوں نے دعویٰ کیا کہ کرناٹک کانگریس محکمہ ایکسائز میں گھوٹالے میں شامل تھی، جس نے مہاراشٹر، جھارکھنڈ کو بھیجنے اور ضمنی انتخابات پر خرچ کرنے کے لئے 700 کروڑ روپے اکٹھے کیے۔ آج تک نریندر مودی کو چیلنج کرتا ہوں، اگر وہ ان الزامات کو ثابت کرسکتے ہیں تو میں سیاست سے ریٹائر ہو جاؤں گا لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے تو انہیں ریٹائر ہو جانا چاہیے۔ کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور نے بھی ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے وزیر اعظم کے اس طرح کے دعووں پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا،" اگر یہ بیان کسی ایک وزیر اعلیٰ سدارامیا نے دیا تو وزیر اعظم نریندر مودی کو ثبوت فراہم کرنا چاہئے۔ یہ کرناٹک کی عزت کا سوال ہے۔ یہ ہماری عزت کا سوال ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرسکتے تو انہیں ریٹائر ہو جانا چاہیے۔ کرناٹک کے نائب وزیر اعلیٰ ڈاکٹر جی پرمیشور نے بھی ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے وزیر اعظم کے اس طرح کے دعووں پر عدم اعتماد کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا،" اگر یہ بیان کسی ایک وزیر اعلیٰ سدارامیا نے دیا تو وزیر اعظم نریندر مودی کو ان کے الزامات کو ثابت کرنے کا چیلنج دیا جس میں کہا گیا تھا کہ ریاست کی کانگریس حکومت ریاست کے محکمہ ایکسائز سے متعلق بڑی بدعنوانی میں ملوث تھی۔ مسٹر سدارامیا نے کہا، میں اس بات سے حیران ہوں کہ ملک کے وزیر اعظم اتنا جھوٹ بولتے ہیں۔ مہاراشٹر میں انتخابی مہم کے دوران، انہوں نے دعویٰ کیا کہ کرناٹک کانگریس محکمہ ایکسائز میں گھوٹالے میں شامل تھی، جس نے مہاراشٹر، جھارکھنڈ کو بھیجنے اور ضمنی انتخابات پر خرچ کرنے کے لئے 700 کروڑ روپے اکٹھے کیے۔ آج تک نریندر مودی کو چیلنج کرتا ہوں، اگر وہ ان الزامات کو ثابت کرسکتے ہیں تو میں سیاست سے ریٹائر ہو جاؤں گا لیکن

قنوج اسپتال میں ڈینگو کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ

قنوج:11 نومبر(پی این ایس) قنوج ضلع میں ڈینگو کے بڑھتے ہوئے کہر کے باعث ضلع اسپتال میں ایک خصوصی ڈینگی وارڈ قائم کیا گیا ہے۔ موسم کی تبدیلی کے ساتھ ہی بیماریوں کی بڑھتی شرح نے اسپتال میں مریضوں کی تعداد میں اضافہ کیا ہے، جس کے پیش نظر صحت کے حکام نے فوری اقدامات اٹھائے ہیں۔ اسپتال کے حکام نے بتایا کہ ضلع اسپتال میں ایک الگ ڈینگی وارڈ بنایا گیا ہے، جس میں مجرد دنوں کا استعمال خاص طور پر کیا گیا ہے تاکہ مریضوں کو ڈینگی وائرس سے بچایا جا سکے۔ اسپتال کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر شفق بسو نے اس بات کی تصدیق کی کہ ایلائزا ٹیسٹنگ شروع ہونے کے بعد 18 سے 20 ڈینگی کے مریض سامنے آئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ فلو کے موسم کا آغاز ہوتے ہی اسپتال میں مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے۔ پہلے او پی ڈی میں 500-550 مریض آتے تھے لیکن اب یہ تعداد 700-800 تک پہنچ چکی ہے۔ ڈاکٹر بسو نے بتایا کہ موسم کی تبدیلی کی وجہ سے بیماریوں کے پھیلاؤ میں اضافہ ہو رہا ہے اور بخار کے مریضوں کے ساتھ ساتھ سانس کی تکلیف میں مبتلا مریضوں کی تعداد بھی بڑھ گئی ہے۔ اسپتال میں مروجہ علامات کے مطابق، مریضوں کو بخار، چکر آنا، پیٹ میں درد اور بخار کی شکایت ہو رہی ہے۔ ایسے مریض روزانہ او پی ڈی میں آ رہے ہیں اور ان کی تمام ضروری طبی جانچ کی جا رہی ہے۔ ڈاکٹر بسو نے بتایا کہ مریضوں کی حالت میں جلدی بہتری دیکھی جاتی ہے جب پلیٹلیٹس کی تعداد کم ہونے کے بعد علاج کیا جاتا ہے۔ اسپتال کے اسٹاف نے کہا کہ تمام مریضوں کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ کچھ ہی دیر میں لڑکی کے بال جھولے میں الجھ گئے۔ جھولا رکتے ہی لڑکی کے بال اکھڑ چکے تھے اور وہ خون میں لت پت تھی۔ لڑکی کو میڈیکل کالج لے جایا گیا اور وہاں سے لکھنؤ ریفر کر دیا گیا۔ لڑکی کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے اس نے سیروگ پہن رکھی ہو۔ علاقے کے گاؤں ماموگنگر میں میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ میلے میں بچوں کے جھولے کے لیے جھولا بھی لگایا گیا تھی۔ جھولے پر بیٹھنے کے بعد انورادھا کے بال جھولے کے لوہے کے پائپ میں پھنس گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی، اس کے پورے بال پھنس گئے۔ جب انورادھا شور مچانے کے بعد آپریٹر نے جھولے کو روکا تو اس کے سارے بال اکھڑ چکے تھے اور وہ خون میں بھیگ چکی تھی۔ یہ دیکھ کر جھولے پر بیٹھے لوگ اور آس پاس موجود لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ گاؤں والوں سے اطلاع ملنے پر اہل خانہ موقع پر پہنچے اور جھولے آپریٹر کی مدد سے انورادھا کو جھولے سے نکالا گیا۔ اس کے سارے بال نکال لیے گئے ہیں۔

قنوج میں المناک حادثہ: جھولے میں پھنس گئی چوٹی

چمڑے کے ساتھ اکھڑ گئے لڑکی کے بال، حالت سنگین

قنوج:11 نومبر(پی این ایس) ضلع کے امرلا میں ایک میلے میں جھولے پر بیٹھی لڑکی کے بال جھولے کی پائپ میں پھنس گئے۔ کچھ ہی دیر میں لڑکی کے بال جھولے میں الجھ گئے۔ جھولا رکتے ہی لڑکی کے بال اکھڑ چکے تھے اور وہ خون میں لت پت تھی۔ لڑکی کو میڈیکل کالج لے جایا گیا اور وہاں سے لکھنؤ ریفر کر دیا گیا۔ لڑکی کو دیکھ کر ایسا لگا جیسے اس نے سیروگ پہن رکھی ہو۔ علاقے کے گاؤں ماموگنگر میں میلے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ میلے میں بچوں کے جھولے کے لیے جھولا بھی لگایا گیا تھی۔ جھولے پر بیٹھنے کے بعد انورادھا کے بال جھولے کے لوہے کے پائپ میں پھنس گئے۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھ پاتی، اس کے پورے بال پھنس گئے۔ جب انورادھا شور مچانے کے بعد آپریٹر نے جھولے کو روکا تو اس کے سارے بال اکھڑ چکے تھے اور وہ خون میں بھیگ چکی تھی۔ یہ دیکھ کر جھولے پر بیٹھے لوگ اور آس پاس موجود لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ گاؤں والوں سے اطلاع ملنے پر اہل خانہ موقع پر پہنچے اور جھولے آپریٹر کی مدد سے انورادھا کو جھولے سے نکالا گیا۔ اس کے سارے بال نکال لیے گئے ہیں۔ اسپتال میں انورادھا کی حالت تشویشناک ہے۔ اس کے سارے بال نکال لیے گئے ہیں۔

اردو رسم الخط کا تحفظ نہ کیا گیا تو زبان کو بچانا مشکل ہوگا: معصوم مرادآبادی

مظفرنگر۔ ۔ رسم الخط کسی بھی زبان کی بنیادی شناخت ہوتا ہے۔ اگر اردو رسم الخط کا تحفظ نہیں کیا گیا تو زبان کو بچانا ممکن نہیں ہوگا اور اردو زبان کی سب سے ابتر حالت اتر پردیش میں ہے، جہاں یہ زبان بستر مرگ پر پڑی ہوئی ہے۔ اس کے لئے حکومت اور اہل زبان برابر کے قصوروار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن مظفرنگر کے زیر اہتمام "یوم اردو" کی تقریب میں مہمان خصوصی سینئر صحافی اور ادیب معصوم مرادآبادی نے اپنے خطاب میں کیا۔ سینئر صحافی معصوم مرادآبادی نے مزید کہا کہ اردو سے ہماری بے تعلقی کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمارے ناموں کی شکلیں بگڑ رہی ہیں اور ہم بے نام ہوتے جا رہے ہیں۔ انھوں نے تقریب کے میزبان بلیم جیا گی اور کاوردھا کی مقابلہ کرانے کے لیے مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اردو رسم الخط کو بچانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن مظفرنگر کے زیر اہتمام شاعر مشرق علامہ اقبال کے یوم پیدائش پر "عالمی یوم اردو" کا انعقاد کمراٹ انٹر کالج مظفرنگر میں کیا گیا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی سینئر صحافی اور ادیب معصوم مرادآبادی، مہمان اعزازی ڈاکٹر سید احمد خان (قومی صدر یوڈی او) اور مہمان مکرم مشفق بن یامین قاضی تھے۔ اس موقع پر تمام مہمانان کا منموندے کر استقبال کیا گیا۔ آرگنائزیشن کی جانب سے سینئر صحافی معصوم مرادآبادی کو "علامہ اقبال ایوارڈ برائے ادبی خدمات" اور ڈاکٹر علی احمد ادیسی کو "مولانا ابوالکلام آزاد تعلیمی و تدریسی ایوارڈ برائے اردو تعلیمی خدمات" دیا گیا۔ ڈاکٹر سید احمد خان صاحب کو چاہدار اردو ایوارڈ سے سرفراز کیا گیا۔ پروگرام میں شوخطبی، مقابلے کے تین فائنلین بالترتیب خدیجہ اکبری (اوّل) کو سائیکل، محمد اقدس (دوم) کو ڈنر سیٹ اور فاطمہ سعید (سوم) کو سوٹ کیس دیا گیا اس کے بنی مونو سٹی (مہمان اعزازی ڈاکٹر سید احمد خان سرٹیفکیٹ دیکر حوصلہ افزائی کی گئی جنہوں نے اردو شوخطبی تحریری مقابلہ میں اعتیازی نمبر حاصل کیے۔ پروگرام کی صدارت ڈاکٹر سید احمد خان نے اور نظامت کلیم جیا گی نے کی۔ مہمان اعزازی ڈاکٹر علی احمد ادریسی نے کہا کہ اطمینان مظفرنگر اور خصوصاً اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن سے وابستہ افراد مبارک باد کے مستحق ہیں جو عرصہ دراز سے اردو کی شمع کو روشن کیئے ہوئے ہیں اور ہر سال "عالمی یوم اردو" کا انعقاد کرتے ہیں اور طلبہ وطالبات کو انعام سے نوازتے ہیں۔ اپنے صدارتی خطبہ میں ڈاکٹر سید احمد خان نے کہا اچھے سماج کی تشکیل کے لیے مذہب میں پیدا ہوئی زبان اردو کا چلن عام کرنے کی سخت ضرورت ہے تاکہ شخصیت میں نکھار آئے اور سلیقے کے ساتھ لوگوں سے برتاؤ کیا جائے۔ یہ تب ہی ممکن ہے جب اردو زبان عام ہوگی۔ اس کے لیے صوبائی حکومتوں اور مرکزی حکومت کا تعاون ناگزیر ہے۔ اردو کی بقا کا انحصار اس کے رسم الخط سے ہی ہے جیسا کہ ہر زبان اپنے رسم الخط کے ساتھ ہی جانی پہچانی جاتی ہے کسی بھی زبان کو دوسری زبان کے رسم الخط میں تلفظ کے ساتھ تحریر کرنا ممکن نہیں ہے۔ کلیم جیا گی صدر یوڈی او نے کہا کہ اردو اتر پردیش کی دوسری سرکاری زبان ہے، لہٰذا ہمیں اردو کے فروغ کے لئے سرکار سے مطالبات تو کرنے چاہئیں لیکن ساتھ ہی ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ اپنی مادری زبان کی حفاظت خود کریں۔ انہوں نے کہا اردو رسم الخط کو اپنے گھروں میں زندہ رکھیں، اور بچے بچیاں اپنی تعلیم میں اردو مضمون کو منتخب کریں۔ اس موقع پر محترمہ شان جبیں ایڈوکیٹ نے بھی اپنے خطاب سے نوازا۔ اس موقع پر اردو ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن کے پروگرام میں شرکت کرنے والے کھجیب اردو کوچی اعزازی اسناد پیش کی گئی۔ پروگرام میں سمراٹ انٹر کالج کے طلبہ وطالبات نے علامہ اقبال کا ترانہ پیش کیا، تحسین علی اساروی نے اردو نظم پیش کی۔ محمد حارث نے اردو کی اہمیت پر محمد تقریر کی۔

شادیوں میں دکھاوے کے لیے اخراجات سے کریں گریز: جلیم اللہ قاسمی

سہریاوں، سنت کبیر نگر (پریس ریلیز) جمعیت علماء ہند ریاست مہاراشٹر کے نومنتخب ریاستی صدر مولانا جلیم اللہ قاسمی کا اپنے اولین مسکن سنت کبیر نگر ضلع کے سہریاوں پہنچنے پر شاندار استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر انہوں نے جمعہ کو مدرسہ تعلیم القرآن سہریاوں میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کیا۔ مہمان خصوصی مولانا جلیم اللہ قاسمی نے عوام و خواص کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شادی، نکاح، عقیقہ وغیرہ کی تقریبات میں غیر ضروری اخراجات تشویش کا سبب ہیں، معاشرے کے کمزور طبقہ کے لئے یہ رسم و رواج ہلاکت خیز اور تباہی کا سامان ہیں، نکاح کے موقع پر سنت کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ ہر طرح کی رسومات کو اپنانا جا رہا ہے۔ شادیاں مالی حیثیت کی بنیاد پر کی جاتی ہیں، جہیز کے لین دین کی بات ہوتی ہے۔ خاندانی سلسلہ نظر آتا ہے۔ جو کہ سراسر نامناسب ہے یہ عمل اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہترین نکاح وہ ہے جس میں کم خرچ ہو۔ دونوں فریقوں کو احترام کی بنیاد پر تعلقات استوار کرنے چاہئیں۔ نکاح غیر اسلامی طریقے سے ہونا گوسنت پر عمل کیے بغیر آپ کو حقیقی خوشی نہیں مل سکتی، جہیز ایک بہت بڑی لعنت ہے۔ معاشرے میں رائج برائیوں کی جڑ شادی بیاہ میں دکھاوے، نام ونمود اور شہرت طلبی میں بے جا خرچ کرنا ہے۔ سفید گاڑی، کالی گاڑی کا مطالبہ، باراتیوں کی پیش وعشرت کے لیے من موافق انتظام، شاندار استقبال کا اہتمام سارا بوجھ لڑکی کے باپ پر ڈال دیا جاتا ہے۔ نکاح عبادت ہے عبادت میں سادگی مطلوب ہے۔ مولانا قاسمی نے کہا کہ موجودہ دور میں اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں کی ضرورت ہے، شادیوں پر غیر ضروری اخراجات کی نہیں۔ جمعیت علماء ہند مہاراشٹر کے نو منتخب صدر مولانا جلیم اللہ قاسمی اور ریاستی خزانچی مولانا اشتیاق احمد قاسمی کا آبائی ضلع میں انتخاب کے بعد پہلی آمد پر تمام اہل علاقہ نے شاندار استقبال کیا۔ مولانا منیر احمد ندوی، غفران احمد ندوی، مجیب بستوی، مولانا کفیل احمد ندوی، ابوبکر چودھری، ظفیر علی کرشی، سراج احمد حمیدی، مولانا محمد ارشد قاسمی، ضلع پنچایت ممبر محمد احمد، فضیل احمد ندوی، نیر ندوی، وسیم احمد، سلیم عرفیہ وغیرہ نے مولانا کو خوش آمدید کہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

اردو زبان ہماری تہذیب اور قیمتی سرمایہ ہے اس کی حفاظت اور ترقی کیلئے جدوجہد لازم: رونق شیر کوٹی

سہارنپور (احمد رضا) سرگرم مقامی ادبی تنظیموں نے اپنے اپنے طور سے عالمی اردو ڈے کے خاص موقع پر بہت سی ادبی تقریب کا انعقاد کیا اسی کڑی میں گزشتہ شب دارالادب لٹریری سوسائٹی اور انجمن عروج ادب کے زیر اہتمام آمنہ نگر واقعی "دانش کمال ہاؤس" میں عالمی اردو ڈے کے خاص موقع پر ایک خوبصورت محفل شعروشعر آراستہ کی گئی پروقار تقریب میں شہر سہارنپور کے استاد شعرا کرام، ادب دوستوں اور قابل قدر صحافی حضرات نے شرکت فرمائی جس نے اردو زبان سے محبت کا اظہار فرمایا سامعین بھی تقریب میں خاصی تعداد میں شرکت رہے اس موقع پر صدارت کرتے ہوئے قاضی قدر صحافی احمد رضا نے کہا کہ اردو ہماری زبان ہی نہیں بلکہ ہماری تہذیب بھی ہے اس تہذیب کی حفاظت ہم سب کی بڑی ذمہ داری ہے ہم آج اپنی اولاد کو اپنی محفلوں اور شعری نشستوں کے ذریعے ہی اپنی اس زبان اور اس تہذیب کو دنیا بھر کے دور دراز واقع صحبوں میں بہ آسانی پہنچا سکتے ہیں اور ہمارا اردو ادب اپنی ایک الگ شناخت اپنی ایک الگ پہچان بنائے ہوئے ہے دنیا کے تمام ممالک میں اردو شعراء اور اردو کے چاہنے والے آسانی سے مل جائیں گے یہ زبان کی قبولیت اور افادیت کی ایک مثال ہے کوئی بھی منظم کوشش کوئی بھی ادارہ بغیر عوامی تعاون کے ترقی نہیں کر سکتا ہے اردو کے فروغ کے لیے ہم جتنی کوشش کر سکتے تھے ہم کر رہیں ہیں مگر اس میں مزید کوشش کرنے کی ضرورت ہے میں مان دارالادب لٹریری سوسائٹی اور انجمن عروج ادب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ تنظیمیں سہارنپور میں اپنے طور پر اردو کی ترقی اور بقا میں اپنا تعاون پیش کر رہی ہیں جو ادبی خدمات کی سنہری تاریخ ہے اس موقع پر بطور مہمان خصوصی ریاض سعودی عرب سے تشریف لائے صاحب دیوان شاعر سجیل اقبال نے کہا کہ علامہ اقبال اح اردو یا فارسی کے ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام زبانوں کے پسندیدہ شاعر ہیں اج اقبال کا کلام ہندوستان یا پاکستان اور برصغیر میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جا چکا ہے جس سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ اقبال کا کلام کتنا پختہ معیاری اور بلند تھا اج علامہ اقبال کا کلام اور ان کے دیوان ہندی اردو کی نہیں بلکہ دنیا کی بیشتر زبانوں شائع ہو چکا ہے جس سے عالمی سطح پر ان کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے پروگرام کی شمع استاد شاعر بارون صابر فریدی نے روشن کی پروگرام کرتا ہوں کہ یہ تنظیمیں سہارنپور میں اپنے طور پر اردو کی ترقی اور بقا میں اپنا تعاون پیش کر رہی ہیں جو ادبی خدمات کی سنہری تاریخ ہے اس موقع پر بطور مہمان خصوصی ریاض سعودی عرب سے تشریف لائے صاحب دیوان شاعر سجیل اقبال نے کہا کہ علامہ اقبال اح اردو یا فارسی کے ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام زبانوں کے پسندیدہ شاعر ہیں اج اقبال کا کلام ہندوستان یا پاکستان اور برصغیر میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا کے تعلیمی نصاب میں شامل کیا جا چکا ہے جس سے اس بات کو سمجھا جا سکتا ہے کہ اقبال کا کلام کتنا پختہ معیاری اور بلند تھا اج علامہ اقبال کا کلام اور ان کے دیوان ہندی اردو کی نہیں بلکہ دنیا کی بیشتر زبانوں شائع ہو چکا ہے جس سے عالمی سطح پر ان کی مقبولیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے پروگرام کی شمع استاد شاعر بارون صابر فریدی نے روشن کی پروگرام کے نظامت نوجوان شاعر خرم سلطان نے بہت خوبصورت انداز سے کیا پروگرام میں سہارنپور پور کے مرحوم شعراء اساتذہ کو با بالخصوص حمید قریشی ارم عمروی واصف عابدی نشتر مظاہری کمل نجیب ابادی ساحل فریدی اور تھاہر اور دیگر شعرا جنہوں نے اردو ادب کی شاندار خدمات میں اپنی زندگیاں وقف کی ہیں ان سبھی کو بڑی شدت سے یاد کیا گیا پروگرام شیک سازھے اٹھ بے آصف شمسی کی نعت پاک سے شروع ہو کر شب 10:30 بجے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اس موقعے پر شہرت یافتہ علمی شخصیت صاحب دیوان سید رونق شیر کوٹی نے کہا کہ۔۔۔۔۔۔۔ اردو زبان ہماری تہذیب اور قیمتی سرمایہ ہے اردو زبان کی حفاظت اور ترقی کیلئے ہم سب کے لئے جدوجہد لازم ہے اردو میں جس قدر اردو خزانہ موجود ہے دیگر کسی زبان خصوصت انداز سے کیا پروگرام میں سہارنپور پور کے مرحوم شعراء اساتذہ کو با بالخصوص حمید قریشی ارم عمروی واصف عابدی نشتر مظاہری کمل نجیب ابادی ساحل فریدی اور تھاہر اور دیگر شعرا جنہوں نے اردو ادب کی شاندار خدمات میں اپنی زندگیاں وقف کی ہیں ان سبھی کو بڑی شدت سے یاد کیا گیا پروگرام شیک سازھے اٹھ بے آصف شمسی کی نعت پاک سے شروع ہو کر شب 10:30 بجے نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اس موقعے پر شہرت یافتہ علمی شخصیت صاحب دیوان سید رونق شیر کوٹی نے کہا کہ۔۔۔۔۔۔۔ اردو زبان ہماری تہذیب اور قیمتی سرمایہ ہے اردو زبان کی حفاظت اور ترقی کیلئے ہم سب کے لئے جدوجہد لازم ہے اردو میں جس قدر اردو خزانہ موجود ہے دیگر کسی زبان میں بھی ہے آئیں عہد لیں کہ اردو زبان کی بہتری کیلئے ایک دوسرے کا تعاون کریں، یہی ہم سب کے لئے کافی ہوگا! آج کی پروقار تقریب میں جن شعرا کرام کے کلام کو زیادہ پسند کیا گیا ان کا ایک ایک شعر اخبار کے باذوق قارئین کی خدمت میں پیش ہے

وہ فلک پہ ہو یا زمین پر یہ مرے خدا کا نظام ہے
جہاں ذکر مولی علی ہے وہاں رحمتوں کا قیام ہے
آصف شمسی

دین پہ چلنے کی توفیق ہوئی جسے جب سے
آپ کو سب ہی گنہگار نظر آنے لگے
سہیل اقبال

تمہارا ہجر منایا ہے اس طرح تابش
کہ شمع کرتی ہے بے نور لطف لیا ہے
عدیل تابش

تم بھی مری آواز میں آواز ملاؤ
اردو کی حمایت میں شرر بول رہا ہے
شرر کامل

کریم ہے وہ گناہوں کے بعد بھی ہم پر
عطائے رزق مسلسل بحال رکھا ہے
دانش کمال

ہم تو حقیقت لکھ کے لائے ہیں
آئینہ گھر ہی بھول آئے ہیں
ہارون صابر

خوشبو مزاج لوگوں کا مسکن گلاب ہے
یعنی تمہارے گھر کا پتا کر چکے ہیں ہم
خرم سلطان

اقبال تیری قوم کا اقبال کھو گیا
ماضی تو سنہرا تھا مگر حال کھو گیا
الیاس الم

چاروں طرف سے جن پہ ہو یلغار ظلم کی
ایماں کی تازگی کا مزہ ان سے پوچھیے
آصف شمسی

مجھے یقیں کہ وہ ہو نہ ہو میں پورا ہوں
اسے وہم ہے میں اسکے بنا ادھورا ہوں
رونق شیر کوٹی

پروگرام کے آخیر میں پروگرام کنوینر رونق شیر کوٹی اور ایڈوکیٹ انیس قریشی نے مہمانان کرام کا شکریہ ادا کیا پروگرام میں شہزاد احمد نذر حسن اخلاق احمد رونق قریشی وغیرہ موجود رہے اس موقع پر دانش کمال کی جانب سے بہترین ضیافت کا اہتمام کیا گیا!

سکھ سماج کے لوگوں نے نکالی پربھات پھیری

دیوبند، 11 نومبر (ایچ ایف خان)۔ شری گرو نانک جی مہاراج کے پرکاش پرو کے موقع پر نگالی جانے والی پربھات پھیری ریلوے روڈ پر واقع گوردوارہ صاحب سے شروع ہو کر سبھاش چوک، برہم پوری کالونی، اوجیت نگر کالونی، کیلاش پورم کالونی، اشٹ وہار اور ریلوے روڈ سے ہوتے ہوئے مدن سنگھ کالونی میں واقع سردار ہردیپ سنگھ اور سنجے رانا کی رہائش گاہ پر پہنچی، جہاں پر گوردوارہ کمیٹی اور سکھ سماج کے لوگوں نے پربھات پھیری کا استقبال کیا اور سیوادارو ں کو سروپا دیکر ان کا اعزاز بھی کیا۔ پربھات پھیری میں شان صاحب کو آگے لے جانے والے پنج پیارے توجہ کا مرکز رہے، پیچھے پیچھے جتھے والی سنگت گوربانی گا رہی تھی۔ گیانی گردیال سنگھ، چندر دیو سنگھ، ہتی بیدی، ہتیش کور، ہتیش کور، ہتیش ہزار اور بھولی چنیندر نے گوربانی کا کرسنگت کو نہال کیا۔ پربھات پھیری میں گوردوارہ کمیٹی کے صدر سیتو کلدیپ کمار، رگجیت سنگھ سنجیا، گوردیپ سنگھ اور شوبھا سنگھ چنیندر وغیرہ شامل تھے۔

جوتم نے ڈھائے ہیں ظلم وستم نہیں بھولا:: ابھی میں غزہ کے شہداء کا غم نہیں بھولا

یوم اردو کے موقع پر بزم رہبر کے زیر اہتمام شعری نشست

دریاباد/بارہ بنکی: یوم اردو کے موقع پر بزم رہبر کے زیر اہتمام مدرسہ معین الاسلام کے ماہدی ہال میں ایک غیر طرحی نشست انعقاد کیا گیا جسکی صدارت شمیر دریابادی نے اور نظامت کے فرائض شارق شاکری نے انجام دیے جبکہ مہمان خصوصی کی حیثیت سے محمد شفیع نے شرکت کی اور آغاز عظیم علی آبادی کی نعت پاک سے ہوا۔ نشست میں پسند کیے گئے اشعار نذر قارئین ہیں۔

زندگی پرندہ ہے موت اک شکاری ہے
آج وہ ہوا رخصت کل ہماری باری ہے
شمیر دریابادی

مانا حریف وقت کو طاقت پہ ناز ہے
لیکن مرا خدا بھی بڑا کارساز ہے
عمران علی آبادی

کہاں سے حوصلہ لائے غریب جینے کا
قدم قدم پہ مصیبت ہے آدمی کے لئے
عقیل ضیاء

جب سے پوچھی ہے خیریت اس نے
ایک وحشت سی دل پہ طاری ہے
شارق شاکری

احباب کی نظروں میں تم قدر اگر چاہو
لہجے میں اثر اپنے لفت جگر رکھنا
جنید علی آبادی

آشیاں کے جلنے پر چل گیا پتہ سب کو
دل اگر جلا ہوتا پھر دھواں نہیں ہوتا
شکیل دریابادی

جو تم نے ڈھائے ہیں ظلم وستم نہیں بھولا
ابھی میں غزہ کے شہداء کا غم نہیں بھولا
عظیم علی آبادی

اس کے علاوہ عرفان فاروقی، ڈاکٹر ایاز، چے پی سونی ایڈوکیٹ، منصور سلمانی، پون چیترے نے بھی اپنا کلام پیش کیا۔

اس موقع پر حافظ محمد عالم، غلام محمد ملک، اسرار بیتا، اظہر علی، اسرار راعین کے علاوہ قصبہ کے ادب نواز لوگ موجود تھے۔ آخر میں بزم کے سکریٹری عقیل ضیاء نے شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا اور آئندہ ماہ کے لیے مصرع طرح "کوششیں تم بھی کرو ہم بھی دعا کرتے ہیں" کا اعلان کیا۔

مشہور شاعر جون ایلیا کو پیش کیا گیا خراج عقیدت

امروہہ۔فرینڈ س آف امروہہ کی جانب سیتاپاب عباسی پی جی کالج میں عالمی شہرت یافتہ شاعر جون ایلیا کی یاد میں ایک خصوصی سیمینار منعقد کیا گیا۔ پروگرام کی صدارت دہلی یونیورسٹی کے شعبہ عربی کے ہیڈ پروفیسر حسنین اختر نے فرمائی۔ مہمان خصوصی معروف شاعر جاوید اکرم ،ڈاکٹر جمشید کمال، کوثر علی عباسی ،تنویر حسن، اقبال خاں مسند پر جلوہ افروز رہے۔ نظامت نوجوان شاعر سید شیمان قادری نے کی۔ اس موقع پر بولتے ہوئے۔ جاوید اکرم نے کہا کہ جون ایلیا کی شاعری میں اُن کی منفرد سوچ اور ایک بالکل مختلف اور معاشرے میں قائم شدہ ہر روایات کی نفی کرنے والے خیالات کی جھلک بھی خوب پائی جاتی ہے۔ ڈاکٹر جمشید کمال نے کہا کہ جون ایلیا ہمارے عہد کے بڑے شعراء میں سے ایک ہیں۔ جون ایلیا کا گھرانہ ایک علمی اور ادبی گھرانہ تھا۔ ان کے والد سید شفیق حسن ایلیا ایک شاعر اور عالم تھے اور ان کے بھائی رئیس امروہوی اور سید محمد تقی پاکستان کے بڑے صحافیوں میں شمار ہوتے تھے۔ اس علمی اور ادبی ماحول کا جون پر بہت اثر ہوا کہ انہوں نے 8 سال کی عمر میں اپنا پہلا شعر کہا۔ تنویر حسن نے کہا کہ جون ایلیا کا اصل نام سید جون اصغر تھا اور وہ 14 دسمبر 1931 کو امروہہ میں پیدا ہوئے تھے۔ جون کے وصال کے بعد ان کی شائع ہونے والی تصانیف میں یعنی ، گویا، لیکن اور گمان شعری مجموعے ہیں جب کہ ان کی معرکتہ العرا نثری تحریریں فرفوذ کے نام سے شائع ہو چکی ہیں۔ اقبال خاں نے کہا کہ جون ایلیا کی نثری تحریروں سے نخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ جون صاحب ایک مشاق انشا پرداز اور مطبعے ہوئے نثر نگار تھے۔ سید شیمان قادری نے کہا کہ اردو شعر و ادب میں جون ایلیا اپنے لہجے اور اسلوب کے نئے پن کا ایسی مزاج کے ساتھ حق جوت جگانے کیلئے اپنے داخلی شعور کو سامنے لائے ہیں اور زندگی کی معنی خیز ترجمانی کرتے ہیں۔ اور ان کی اپنی زندگی کی یہ ترجمانی آفاقی صداقت بن جاتی ہے۔ جون ایلیا کی شاعری خون تھوکنے اور اندر سے پاش پاش ہونے کے بعد وجود میں آئی ہے۔ صدارت فرما رہے پروفیسر حسنین اختر نے کہا کہ جون ایلیا کی شاعری کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم کہہ سکتے ہیں کہ اردو ادب میں اکثا نام ایک اہم اور بڑا نام ہے۔ جون ایلیا کے یہاں کلاسیکی شعری روایت کے لہجے میں جو کیفیات حسن وعشق اور تازگی ہے وہ اس عہد کے شعراء میں کم نظر آتی ہے۔ ان کے علاوہ کوثر علی عباسی، عدنان مسرور، قیصر نجفی ،امداد عابدی، خرم خاں فیض صدیقی ،احمد رضا، فرحان حیدر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس موقع پر مرغوب صدیقی، اجمد علی، یاسر انصاری، محمد قاسم، وسیم اکرم، خالد صدیقی، سیف صدیقی، شاہنواز پاشا، انس عباسی، شاہ نوخان، کاشف خان کے علاوہ بڑی تعداد میں لوگ موجود رہے۔

بابا صدیقی کو جس نے ماری تھی گولی، وہ شوٹر شیو کمار یوپی کے بہرائچ سے ہوا گرفتار

بہرائچ:11 نومبر (پی این ایس) ممبئی میں بابا صدیقی پر گولی چلانے والا شوٹر شیو کمار آخر کار پکڑا گیا ہے۔ یوپی ایس ٹی ایف اور ممبئی کرائم برانچ نے ایک مشترکہ آپریشن میں اسے یوپی کے بہرائچ سے گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق وہ بہرائچ بارڈر سے نیپال فرار ہونے کا منصوبہ بنا رہا تھا۔ شیو کمار کو پناہ دینے اور نیپال فرار ہونے میں مدد کرنے کے الزام میں انوراگ کشیپ، گیان پرکاش تریپاٹھی، آکاش سریواستو، اکھلیش پرتاپ سنگھ کو گرفتار کیا گیا ہے۔ سب ایک ہی گاؤں کنڈارا کے رہنے والے ہیں اور سب دوست ہیں۔ یہ شیو کمار ہی تھا جس نے بابا صدیقی کو دو گولیاں ماری تھیں، جس کی وجہ سے ان کی موت ہو گئی تھی۔ شیو کمار نے یوپی پولس کی پوچھ گچھ کے دوران بڑا انکشاف کیا ہے۔ اس نے لارنس بشنوئی گینگ سے وابستہ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ یہ بھی انکشاف ہوا کہ یہ قتل بیرون ملک بیٹھے انمول بشنوئی کی ہدایت پر کیا گیا تھا۔ شیو کمار نے پوچھ گچھ کے دوران بتایا کہ شمم لونکر نے انمول بشنوئی سے اس کی بات چیت کروائی تھی۔ بابا صدیقی کے قتل کے بعد شوٹر شیو کمار فرار ہو گیا تھا، جبکہ اس کے دو ساتھی دھرم راج اور شوٹر کرمیل سنگھ کو اسی وقت میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ دونوں شوٹروں نے بھی لارنس بشنوئی کے کہنے پر قتل کا اعتراف کیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا کہ مہاراشٹر کے رہنے والے شمم سونکر اور جالندھر کے رہنے والے محمد یاسین اختر نے انہیں لاجسٹکس اور بابا صدیقی کی لوکیشن کے بارے میں معلومات دی تھیں۔

ادا کارہ پرتینیتی چوپڑا شوہر راگھو چڈھا کے ساتھ بنارس پہنچیں، گنگا آرتی دیکھی، پوجا بھی کی

وارانسی:11 نومبر (پی این ایس) اداکارہ پرتینیتی چوپڑا ایم پی کے شوہر راگھو چڈھا کے ساتھ بنارس پہنچ گئیں۔ ان دونوں نے دشاسامیدھ گھاٹ پر گنگا سیوا ندھی کے زیر اہتمام ماں گنگا کی عالمی مشہور آرتی دیکھی۔ گنگا کی پوجا بھی کی۔ اس دوران رکن اسمبلی کی والدہ اور خاندان کے دیگر افراد بھی موجود تھے۔ راگھو اور پرتینیتی گنگا آرتی کو دیکھ کر جذباتی نظر آئے۔ کاشی میں شام کے وقت منعقد ہونے والی دنیا کی مشہور گنگا آرتی سب کی توجہ بائی طرف کھینچتی ہے۔ اس سے متاثر ہو کر ظفر ادا کارہ پرتینیتی چوپڑا اور راگھو چڈھا بے نیاز اہل خانہ کے ساتھ بنارس پہنچ گئیں۔ انہوں نے اپنے خاندان کے ساتھ اس مشہور آرتی میں شرکت کی۔ اس دوران انہوں نے کہا کہ یہ ایک شاندار لمحہ ہے۔ زندگی میں جب بھی ہمیں موقع ملے گا، ہم اس لمحے کو دہرا دینا چاہیں گے۔ دریں اثنا گنگا سیوا ندھی کے صدر سوشانت مشرا نے راگھو نے اپنے خاندان کے افراد کے ساتھ گنگا کی پوجا کی۔ ان دونوں کا اصرار تھا کہ وہ مرکزی نشست سے گنگا آرتی دیکھیں گے۔ اس کے بعد وہ دونوں وہاں بیٹھ کر ماں گنگا کی آرتی دیکھتے رہے۔ اس دوران میاں بیوی محو نظر آئے۔ متواتر اور شوق سے پڑھتے رہے۔ اس دوران لوگوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔ ادا کارہ نے مداحوں کو مبارکباد بھی دی۔ گنگا سیوا ندھی کے صدر سوشانت مشرا نے انہی

علاج کراوئیں اسپتال کا خرچہ حکومت دے گی

جنتا درشن میں وزیر اعلیٰ یوگی نے 150 لوگوں سے کی ملاقات

لکھنؤ۔ بہت سے لوگ جنتا درشن پر آئے تھے اور سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست کر رہے تھے۔ سی ایم یوگی نے سب کو یقین دلایا کہ ان کی حکومت فنڈز کی کوئی بھی ضرورت مند کے علاج میں رکاوٹ نہیں بننے دے گی۔ اس دوران ایک خاتون نے اپنے خاندان کا میڈا نتا اسپتال میں علاج کروانے کے لیے اپنی مالی مجبوریوں کا ذکر کیا۔ سی ایم یوگی نے اسے روحانی سہارا دیا اور کہا، اسے اسپتال میں داخل کروائیں اور ڈاکٹر سے اندازہ لگائیں۔ جنتا درشن پر آئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی امداد کا مطالبہ کرتے ہوئے لوگوں کو دل سے یقین دلایا کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے بہترین اسپتال میں علاج کرائیں گے۔ علاج پر جو بھی رقم خرچ ہوگی اس کا انتظام حکومت کرے گی۔ اس دوران سی ایم یوگی نے افسران کو ہدایت دی کہ جن لوگوں کے پاس آیشمان کارڈ نہیں ہے اور انہیں اپنے علاج میں مالی مدد کی ضرورت ہے۔ تحقیقی کا عمل جلد از جلد مکمل کر کے حکومت کو فراہم کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے ہر ضرورت مند کو مناسب امداد فراہم کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اسمبلی ضمنی انتخابات کی تشہیر کے بعد اتوار کی شام گورکھپور پہنچے تھے۔ گورکھناتھ مندر میں رات بھر قیام کرنے کے بعد پیر کی صبح جھارکھنڈ اسمبلی انتخابات کی مہم کے لیے روانہ ہونے سے پہلے، انہوں نے گورکھ ناتھ مندر میں منعقدہ صبح جنتا درشن میں تقریباً 150 لوگوں سے ملاقات کی۔ مندر احاطے کے مہنت وگ دیو ناتھ نے سمرتی بھون کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے لوگوں سے ایک ایک کر کے مسائل سنے اور ان کے حل کی یقین دہانی کراتے ہوئے ان کے درخواست فارم متعلقہ حکام کو سونپے۔ انہوں نے سب کو یقین دلایا کہ گھبرانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر مسئلہ حل ہو جائے گا۔ انہوں نے افسران کو ہدایت کی کہ وہ پوری سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ عوام کے مسائل پر توجہ دیں اور انہیں معیار اور تسلی بخش طریقے سے حل کریں تاکہ کسی کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہر مظلوم کے ساتھ حساس رویہ اپنایا جائے اور اس کا مسئلہ حل کیا جائے اور اسے مطمئن کیا جائے۔ اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں ہونی چاہیے۔

وزیر اعلیٰ نے کہا کہ اگر کوئی زمین پر قبضہ کر رہا ہے یا دھمکی دے رہا ہے تو اس کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ خاندانی معاملات طے کرنے میں دونوں فریقوں کو ایک ساتھ بیٹھ کر بات چیت کرنے کو ترجیح دی جائے۔ جنتا درشن میں ہر بار کی طرح اس بار بھی کئی لوگ سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی مدد کی درخواست لے کر پہنچے تھے۔ سی ایم یوگی نے سب کو یقین دلایا کہ ان کی حکومت فنڈز کی کمی کو کسی بھی ضرورت مند کے علاج میں رکاوٹ نہیں بننے دے گی۔ صوابدیدی فنڈز سے مدد فراہم کی جائے گی۔ اس دوران ایک خاتون نے اپنے خاندان کا میڈا نتا اسپتال میں علاج کروانے کے لیے اپنی مالی مجبوریوں کا ذکر کیا۔ سی ایم یوگی نے اسے روحانی سہارا دیا اور کہا، اسے اسپتال میں داخل کروائیں اور ڈاکٹر سے اندازہ لگائیں۔ جنتا درشن پر آئے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے سنگین بیماریوں کے علاج کے لیے مالی امداد کا مطالبہ کرتے ہوئے لوگوں کو دل سے یقین دلایا کہ وہ بغیر کسی پریشانی کے بہترین اسپتال میں علاج کرائیں گے۔ علاج پر جو بھی رقم خرچ ہوگی اس کا انتظام حکومت کرے گی۔ اس دوران سی ایم یوگی نے افسران کو ہدایت دی کہ جن لوگوں کے پاس آیشمان کارڈ نہیں ہے اور انہیں اپنے علاج میں مالی مدد کی ضرورت ہے۔ تحقیقی کا عمل جلد از جلد مکمل کر کے حکومت کو فراہم کیا جائے۔ وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی فنڈ سے ہر ضرورت مند کو مناسب امداد فراہم کی جائے گی۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ اسمبلی ضمنی

مدد تعاون گائیڈنس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام

وقار رضوی کی یاد میں میڈیکل کیمپ

لکھنؤ۔ اردو/ہندی اخبار اودھ نامہ کے بانی وقار رضوی کو حسین آباد میں رئیس منزل میں لگائے گئے میڈیکل کیمپ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس کیمپ میں ڈاکٹر رانو سنگھ (کیونٹی نیوٹریشن، چیف پروگرام آفیسر۔ کیونٹی نیوٹریشن گورو گروپ، آئی اے پی این انڈیا) مہمان خصوصی کے طور پر اور جمال احمد (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) اور تقدیس فاطمہ (جیئر پرسن اودھ نامہ نیوز پیپر) تھے۔ موجود کیمپ میں تقریباً 305 مریضوں کا مفت معائنہ کیا گیا اور انہیں ادویات فراہم کی گئیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر رانو سنگھ نے کہا کہ اس طرح کے میڈیکل کیمپ لوگوں کے لیے بہت مفید ہیں۔ ڈاکٹر عظمیٰ علی، ڈاکٹر ماریہ پرویز، ڈاکٹر ضیاء اللہ، ڈاکٹر زویا جمیل، ڈاکٹر روزی جمیل، ڈاکٹر صبا آفرین، ڈاکٹر فیض احمد منصوری، ڈاکٹر تنظیم بانو اور ڈاکٹر ایکیت چودھری سمیت بہت سے لوگوں نے اس میڈیکل میں حصہ لیا۔ کیمپ میں ڈاکٹروں نے اپنی خدمات فراہم کیں۔ اس موقع پر ایم این جی فاؤنڈیشن کی پوری ٹیم بھی موجود تھی۔ دی مدار ہوگ گائیڈنس کے بانی محمد صادق نے پروگرام کے بعد لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس کے زیر اہتمام یوم آزاد/یوم تعلیم منایا گیا

لکھنؤ: نئی دہلی: ہر سال 11 نومبر کو مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش پر ان کے اعزاز میں قومی یوم تعلیم منایا جاتا ہے۔ مولانا آزاد ایک اہل بصیرت اور ممتاز اسکالر، آزادی پسند، اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم تھے۔ 2008 میں فروغ انسانی وسائل کی وزارت (موجودہ وزارت تعلیم) نے مولانا ابوالکلام آزاد کے یوم پیدائش 11 نومبر کو قومی یوم تعلیم منانے کا فیصلہ کیا۔ اس سال مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس کے زیر اہتمام یوم آزاد/ یوم تعلیم منایا گیا۔ اس سال پروگرام کا موضوع "مولانا آزاد کے ادبی و صحافتی کارنامے" تھا۔ پروگرام کے مہمان خصوصی اور کلیدی خطیب پروفیسر سراج اجمل (شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) تھے۔ انہوں نے مولانا آزاد کے ادبی اور صحافتی کارنامے کے بارے میں مختصر خلاصہ پیش کیا۔ ڈاکٹر ہما یعقوب (انچارج، لکھنؤ کیمپس) اور ڈاکٹر عمیر منظر (کوارڈینیٹر) نے بھی مولانا آزاد کے ادبی اور صحافتی کارنامے کے بارے میں مختصر خلاصہ پیش کیا۔ پروگرام کے کنوینر ڈاکٹر ریاض احمد گنائی نے vote of thanks کے ساتھ پروگرام کا اختتام کیا۔

گھر میں گھس کر قتل

بجنور: 11 نومبر (پی این ایس) ضلع کے کساڑی منصور عرف بھورا، اس کی بیوی زبیدہ اور بیٹے یعقوب کو ان کے گھر میں گھس کر قتل کرنے سے سبھی حیران ہیں۔ متوفی کا خاندان انتہائی غربت کی زندگی گزار رہا تھا۔ پولیس ذرائع کی مانیں تو تفتیش کے دوران ان کے گھر سے کوئی آنا، دال یا تیل نہیں ملا۔ ایسے میں پولیس یہی اندازہ لگا رہی ہے کہ ان کی زندگی صرف روزمرہ کے کھانے پینے پر ہی چل رہی تھی۔ منصور کی والدہ حسینہ روتے ہوئے بتایا کہ پوتا یعقوب رات 9 بجے ان کے پاس گیا تھا۔ یعقوب کے محلے میں بجانے والے ڈی جے پر رقص کرتے ہوئے بھی آئے تھے۔ بتایا کہ وہ بہت زیادہ پریشانی لایا ہے۔ اس کے بعد وہ یہ پریشانی لے کر گھر چلا گیا۔ کساڑی اس کی بیوی اور بیٹے یعقوب نے پریشانی کھائی اور سو گئے۔ دوسری طرف منصور پیر کو ساگ بنانے کی تیاری تھی۔ کھلے آسمان تلے لکڑی سے بنی پلیٹ میں رکھی گئی تھیں، اس معاملے میں ناموزمرکزی ملزم فرقان عرف پہیا پولیس کے ریڈار پر ہے، جو تقریباً دس روز قبل میرٹھ کے اپنا مکان پیچ کر کاشی رام کالونی میں شفٹ ہوا ہے۔ پولیس کی ابتدائی تفتیش میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس نے جلد بازی میں گھر بیچ دیا جس میں تقریباً لاکھ روپے کا نقصان ہوا۔ گھریلو سامان اٹھانے کے دوران بھی اس نے کساڑی کے خاندان کو تنہا کرنے کی دھمکی دی تھی۔

’مولانا آزاد آخری وقت تک تقسیم ہند کے خلاف تھے‘

مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ ایک سو چھتیسویں یوم ولادت کے موقع پر یادگار خصوصی لیکچر

لکھنؤ۔ مولانا آزاد میموریل اکادمی لکھنؤ نے مولانا کے ایک سو چھتیسویں یوم ولادت کے موقع پر کسلی اعظمی اکادمی نشان گنج لکھنؤ کے آڈیٹوریم میں ایک یادگار خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا، جس کے لیے دہلی سے معروف ملی قومی اہمیت کی حامل شخصیت، انٹرفیتھ ہارمنی فاؤنڈیشن آف انڈیا کے بانی اصدر ڈاکٹر خواجہ افتخار احمد صاحب کو مدعو کیا گیا۔ آپ ایک مشہور ماہر تعلیم، مصنف اور سماجی کارکن ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی تعلیم، سماجی ہم آہنگی اور قومی یکجہتی کے فروغ کے لیے وقف کر دی ہے۔ آج کے لیکچر کا موضوع تھا "مولانا آزاد آخری وقت تک تقسیم ہند کے خلاف تھے"۔ اس موقع پر مضمون نویسی مقابلہ میں اول، دوم، سوم آنے والے طلبا مطالبات کی سرٹیفکیٹ اور انعامی چیک مہمان خصوصی ڈاکٹر شرن شاہی کے ہاتھوں تقسیم کیے گئے۔ شکریہ شارق علوی نے ادا کیا۔ جلسہ میں جمال نصرت، نہال عشرت چودھری محمد مسیح، جمال اعجاز امتیاز خان محمد خالد، حسنین ہاشمی، مجتبیٰ خان عالمین انصاری، رحمت اللہ، ثناء عباسی، درشان چاندی، ولی اللہ جاوید، سہیل خان، عبید الرحمٰن، عایشہ علوی، کے علاوہ دیگر معززین شہر نے شرکت کی۔ جلسہ کا اختتام قومی ترانے سے ہوا۔

لکھنؤ۔ اردو/ہندی اخبار اودھ نامہ کے بانی وقار رضوی کو حسین آباد میں رئیس منزل میں لگائے گئے میڈیکل کیمپ میں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اس کیمپ میں ڈاکٹر رانو سنگھ (کیونٹی نیوٹریشن، چیف پروگرام آفیسر۔ کیونٹی نیوٹریشن گورو گروپ، آئی اے پی این انڈیا) مہمان خصوصی کے طور پر اور جمال احمد (چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ) اور تقدیس فاطمہ (جیئر پرسن اودھ نامہ نیوز پیپر) تھے۔ موجود کیمپ میں تقریباً 305 مریضوں کا مفت معائنہ کیا گیا اور انہیں ادویات فراہم کی گئیں۔ مہمان خصوصی ڈاکٹر رانو سنگھ نے کہا کہ اس طرح کے میڈیکل کیمپ لوگوں کے لیے بہت مفید ہیں۔ ڈاکٹر عظمیٰ علی، ڈاکٹر ماریہ پرویز، ڈاکٹر ضیاء اللہ، ڈاکٹر زویا جمیل، ڈاکٹر روزی جمیل، ڈاکٹر صبا آفرین، ڈاکٹر فیض احمد منصوری، ڈاکٹر تنظیم بانو اور ڈاکٹر ایکیت چودھری سمیت بہت سے لوگوں نے اس میڈیکل میں حصہ لیا۔ کیمپ میں ڈاکٹروں نے اپنی خدمات فراہم کیں۔ اس موقع پر ایم این جی فاؤنڈیشن کی پوری ٹیم بھی موجود تھی۔ دی مدار ہوگ گائیڈنس کے بانی محمد صادق نے پروگرام کے بعد لوگوں کا شکریہ ادا کیا۔

مزدوروں کی اندیکھی کر رہی ہے یوگی حکومت: راہل نگم

جونپور: 11 نومبر (یو این آئی) سماج وادی پارٹی مزدور سبھا کے صدر راہل نگم وارثی نے کہا کہ موجودہ حکومت میں بدعنوانی، جرائم، مہنگائی شباب پر پہنچ گیا ہے۔ بڑھتی مہنگائی سے مزدور پریشان ہیں۔ مزدوروں کے مسائل کی اندیکھی ریاستی حکومت کر رہی ہے۔ عوام کو ذات۔ مذہب میں تقسیم کا کام حکومت کر رہی ہے۔ جونپور شہر کے ایک ہوٹل میں پیر کو قومی صدر راہل نگم نے سماج وادی مزدور سبھا سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بڑھتی مہنگائی کی مار سیدھے مزدوروں پر پڑ رہی ہے۔ حکومت میں مزدور سب سے زیادہ پریشان ہے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ منریگا مزدور کو بڑھایا جائے اور مزدور کو کام ملے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی حکومت میں فوراً وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے مزدوروں کے لئے کافی اسکیمات لائی لیکن موجودہ حکومت مزدوروں کو اندیکھی کر ان کے ساتھ ناانصافی کر رہی ہے۔ آنے والے دنوں میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) حکومت کو مزدور لانے کا کام کریں گے۔ جس میں ان کا ہر مطالبہ پورا کیا جائے گا۔ اور ایس پی سربراہ اکھلیش یادو نے بھی مطالبہ ہوگا کہ آنے والے اسمبلی الیکشن میں پورا انچل سماج وادی مزدور سبھا سے ایک امیدوار اتارا جائے۔ سبھا کے قومی سکریٹری امت یادو نے کہا کہ مزدور آنے والے دنوں میں عوام کو جوڑ کر ایس پی کو مضبوط کریں گے اور 27 میں حکومت بنوانے کا کام کرے گی۔

کیا یوپی کی سیاست پر نیا رنگ چڑھنے والا ہے؟

اعظم خان کے بیٹے سے آزاد تو اہلیہ سے ملے اکھلیش

ہردوئی: اتر پردیش میں ہونے والے ضمنی انتخابات کے درمیان سیاسی پارٹیوں کو اچانک اعظم خان کے خاندان کی یاد آنے لگی ہے۔ کیا یوپی کی سیاست میں کوئی نیا رنگ آنے والا ہے؟ ہوٹ نیک کی وجہ سے سیاسی پارٹیاں اعظم خان کے اہل خانہ سے ملاقات کر کے مسلم ووٹروں کو اپنا پیغام دینا چاہتی ہیں۔ اکھلیش یادو جب مرادآباد ڈویژن کی کندرکی اسمبلی میں جلسہ عام کرنے کے بعد رام پور پہنچے تو وہ اعظم خان کے اہل خانہ سے ملنے کے گھر پہنچ گئے۔ ان کے ساتھ مرادآباد کی ایم پی روچی ویرا اور رام پور کے ممبر پارلیمنٹ عبد اللہ ندوی بھی تھے۔ وہیں گنیمنہ سے لوک سبھا ممبر پارلیمنٹ اور آزاد سماج پارٹی کے قومی صدر چندر شیکھر آزاد نے جیل پہنچ کر اعظم خان کے بیٹے عبداللہ اعظم سے ملاقات کی۔ ضمنی انتخاب کے دوران اچانک اعظم خان کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرنے آئے اکھلیش یادو نے میٹنگ کے بعد کہا کہ اعظم خان کے ساتھ ناانصافی ہوئی ہے کیونکہ ان کے خلاف جھوٹے مقدمات بنائے گئے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ عدالت ان کے ساتھ انصاف کرے گی۔ ہماری حکومت آنے پر جھوٹے مقدمات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ سب سے پہلے میں رام پور کے لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ رام پور اور آس پاس کے علاقوں کے لوگوں نے پی ڈی اے اور انڈیا الائنس کی سخت محنتی کو تاریخی جیت دلائی ہے۔ وہیں دوسری طرف آزاد سماج پارٹی کے سربراہ چندر شیکھر آزاد نے جیل میں بند عبداللہ اعظم سے ایک گھنٹے تک ملاقات کی۔ اس ملاقات کے بعد انہوں نے کہا کہ ہمارے درمیان کوئی سیاسی رشتہ نہیں خاندانی رشتہ ہے۔

سناتن بورڈ کی تشکیل کے مطالبے کے لیے دہلی میں ہوگا دھرم سانسد کا انعقاد

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) سناتن نیاس فاؤنڈیشن کے صدر اور مشہور کہانی کار دیوکی نندن ٹھاکر پیر کو شہر میں تھے۔ حضرت گنج پریس کلب میں ایک پریس کانفرنس میں انہوں نے اعلان کیا کہ سناتن نیاس فاؤنڈیشن 16 نومبر کو شاہدرہ، دہلی میں ایک دھرم سنسد منعقد کرنے جا رہا ہے جس میں حکومت سے سناتن دھرم کے تحفظ کے لیے سناتن بورڈ بنانے کا مطالبہ کیا جائے گا۔ 75-75 سال تک صرف ایک کمیونٹی کے لوگوں کے مفادات کی خدمت کی گئی جو اب ہمارے مندروں پر اپنا دعویٰ کر رہے ہیں۔ کل ہم ملک پر دعویٰ کریں گے، اس لیے حکومت سناتن بورڈ بنائے۔ گرشتا مندر بنائیں، پجاریوں اور مندر میں بھگوان کی خدمت میں لگے تمام کارکنوں کو 15000 روپے تنخواہ دیں۔ تمام مندروں میں صرف دھرما چاریہ کو پجاری مقرر کیا جانا چاہیے۔ سناتن بالا جی مندر کے پرساد میں ملاوٹ کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ یوگی پر انہوں نے الزام لگایا کہ یوگی جی کی حکومت ہے۔ یہاں سے بہتری آتی ہے تو اور بھی بہتر ہے۔ تو قیر رضا کے بیان پر انہوں نے کہا کہ ان کے الفاظ غیر اخلاقی ہیں اور یوگی حکومت کو ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہیے۔ 15 منٹ کی نماز کے بیان پر انہوں نے کہا کہ اگر ہندوؤں کو 5 منٹ کی بھی نماز ملے تو وہ اپنی حفاظت کریں گے۔

وقف ترمیمی بل سے مسلمانوں کا مستقبل خطرے میں: عمران مسعود

سہارنپور: اتر پردیش کے سہارنپور سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے وقف ترمیمی بل 2024 کو لے کر بڑا بیان دیا ہے۔ عمران مسعود نے صرف مسلمانوں کے مستقبل پر تشویش کا اظہار کیا ہے بلکہ وقف ترمیمی بل کو مسلمانوں اور ملک کے آئین پر حملہ قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقف بل کا نفاذ نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ ملک کے آئین پر براہ راست حملہ ہے، جس کے بعد ملک میں ایک الگ بحث چھڑ گئی ہے۔ آپ کو بتا دے چلیں کہ جیسے جیسے موسم سرد ہوتا جا رہا ہے، یوپی میں ہونے والے ضمنی انتخابات کو لے کر سیاسی پارہ گرما رہا ہے۔ سہارنپور سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ اور جے پی سی کے رکن عمران مسعود نے ضمنی انتخاب کی مہم کے دوران کہا کہ وقف بل کو لا کر نہ نہ صرف مسلمانوں پر بلکہ ملک کے آئین پر بھی براہ راست حملہ ہے۔ جب وقف بورڈ بھی حکومت کے ماتحت ہو جائے گا تو ہمارے پاس کیا بچے گا؟ ایم پی عمران مسعود نے انتخابی مہم کے دوران میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت نے ملک میں عجیب ماحول بنا رکھا ہے۔ آج پورے ملک میں مسلمانوں کی املاک کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ وقف ترمیمی بل کا نفاذ آئین کی خلاف ورزی ہے۔ ایسے میں ہمارے پاس کیا بچے گا؟ قبرستان کہاں جائیں گے اور مدارس اور مساجد کی املاک بھی تباہ و برباد کی جائیں گی۔ اسی طرح مستقبل میں بی جے پی بورڈ بنا کر قدیم مندروں کی املاک کو بھی تباہ کرے گی۔ عمران مسعود نے بی جے پی پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت نے مندروں کے لیے بورڈ بنانا شروع کر دیا ہے۔ یہ ملک نفرت پر نہیں بھائی چارے پر چلے گا، لیکن بی جے پی ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان دراڑ پیدا کر رہی ہے لیکن کانگریس ایسا نہیں ہونے دے گی۔ ہندوستان پوری دنیا میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی ایک مثال ہے۔ کانگریس فرقہ وارانہ ہم آہنگی کو ختم نہیں ہونے دے گی۔ لوگوں کو اپنی حقیقت کو جاننا چاہیے اور اپنے اختلافات بھلا کر مل جل کر رہنا چاہیے۔

یوپی میں پوسٹر وار، بی ایس پی سے جڑیں گے تو آگے بڑھیں گے اور محفوظ بھی رہیں گے

لکھنؤ: 11 نومبر (پی این ایس) اتر پردیش کی نو اسمبلی پر ہونے والے ضمنی انتخابات میں وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کے بنیش کو گوکشیں کے نعرے کے بعد اب بہوجن سماج پارٹی نے نیا نعرہ دیا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ بی ایس پی سے جڑیں گے تو آگے بڑھیں گے اور محفوظ بھی رہیں گے۔ ایک بڑا پوسٹر لکھنؤ میں بی ایس پی کے دفتر کے آگے لگایا گیا ہے، جس کے ذریعے بی جے پی اور سماج وادی پارٹی دونوں کو جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ بڑی ہورڈنگ بی ایس پی ایڈوکیٹ محمد سرور ملک نے لکھنؤ میں بہوجن سماج پارٹی کے دفتر کے سامنے لگایا ہے۔ اس میں بی ایس پی سپریمو مایاوتی اور ان کے جانشین آکاش آنند کی بڑی تصویر لگی ہے۔ جب کہ نیچے محمد سرور اور لکھنؤ سے بی ایس پی کی سابق میئر امیدوار شاہین بانو کی تصویر لگی ہیں۔ جس کے بعد اب یہ ہورڈنگ بحث کا موضوع بنی ہوئی ہے۔ بی ایس پی دفتر کے آگے لگے اس ہورڈنگ پر نعرہ لکھا ہے کہ بی ایس پی سے جڑیں گے تو آگے بڑھیں گے اور محفوظ بھی رہیں گے"۔ اس سے پہلے بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے ایک سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے یہ نعرہ دیا تھا۔ مایاوتی نے کہا کہ بی جے پی اور اس پی عوام کی توجہ اہم مسائل سے ہٹانے کے لیے اس طرح کے بیانات دے رہے ہیں۔ ان کے دوہرے معیار سے بچنے کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ لوگ بی ایس کے ساتھ جڑیں۔ "بی ایس پی سے جڑیں گے تو آگے بڑھیں گے اور محفوظ بھی رہیں گے۔ یوپی کی ضمنی انتخابات میں بہوجن سماج پارٹی جنمار ہی ہے، مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی کے ایکشن لڑنے سے ایس پی۔ بی جے پی کی نیندیں اڑ رہی ہیں۔ اسی لیے بی جے پی لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے ایسے نعرے دے رہی ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ 20 نومبر کو یوپی کی 9 اسمبلی سیٹوں کے لیے ووٹنگ ہونی ہے۔ انتخابات کے نتائج کا اعلان 23 نومبر کو کیا جائے گا۔

احتجاج کرنے والی خاتون کا غنڈوں نے کیا پیٹ پیٹ کر زخمی

کاکوری لکھنؤ۔ اتوار کی صبح ڈیگہ تھانہ علاقے کے جنیتوا چوکی کے تحت ملہا گاؤں میں غنڈوں نے خاتون کے گھر کے سامنے دیوار بنانا شروع کر دی، جب خاتون نے احتجاج کیا تو غنڈوں نے اس پر لاٹھیوں سے حملہ کر کے اسے زخمی کر دیا۔ حملے میں خاتون کے سر پر چوٹ لگی جس سے وہ شدید زخمی ہو گئی۔ خاتون کی چیخ و پکار سن کر آس پاس کے لوگ بھاگنے لگے اور بڑھتے ہوئے ہجوم کو دیکھ کر بدمعاش بھاگنے لگے۔ اہل خانہ اور آس پاس کے لوگوں نے زخمی خاتون کو علاج کے لیے نجی اسپتال بھیج دیا۔ متاثرہ نے دیگہ پولیس اسٹیشن میں تحریری شکایت دی ہے۔ متاثرہ کی شکایت پر پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ مرسلہ اطلاعات کے مطابق ملہا گاؤں کا رہنے والا گڈو کھتی باڑی کرتا ہے۔ گڈو کے مطابق وہ اتوار کی صبح سبزی بیچنے کے لیے دیوگا منڈی گیا تھا، اس کی بیوی انیتا گھر میں اکیلی تھی۔ یہی محلے کا رہنے والا لالا گنڈو کے گھر کی طرف اپنے گھر کی دیوار بنا رہا تھا۔ جب اس کی بیوی انیتا نے احتجاج کیا تو لالا اپنے بیٹوں اکھیشک، سورج، سچن اور بیوی رادھا کے ساتھ گھر میں گھس گئے اور اسے لاٹھیوں سے مارا۔ سورج نے انیتا کے سر پر ڈنڈے سے حملہ کیا جس کی وجہ سے انیتا کا سر پھٹ گیا جس سے وہ خون بہہ کر نیچے گر گئی۔ واقعہ کے بعد گاؤں والوں کو جمع ہوتے دیکھ کر بدمعاش بھاگ گئے۔ اہل خانہ نے زخمی انیتا کو علاج کے لیے نجی اسپتال میں داخل کرایا جہاں اس کا علاج جاری ہے۔ انسپکٹر لکھنو کمار ورما نے کہا کہ متاثرہ کی شکایت پر رپورٹ درج کرنے کے بعد تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔